
من یطع الرسول فقد اطاع اللہ
(النساء ۸۰)
اہلحدیث کے
دس (۱۰) مسئلے
www.KitaboSunnat.com
حضرت مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی رحمہ اللہ
مکتبہ نذیریہ لاہور

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار — مت دیکھ کسی کا قول و کردار

(مولانا خرم علی بلہوری رح)

اہلحدیث کے دس (۱۰) مسئلے

از

حضرت مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی رح

المتوفی ۲۳ رمضان ۱۳۸۶ھ ۔
۱۶ جنوری ۱۹۶۶ء بعمر پچھتر سال

مؤلف

مکالمات نبوی، حضرت عمرؓ کے سیاسی نظریئے، اہل حدیث کی علمی خدمات

مکتبہ نذیریہ

جامع مسجد قبا، چناب بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

قیمت -/۱۲ روپے

اہلحدیث کے دس مسئلے

مصنف ۔ مولانا ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی ۔ مرحوم

ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۲ر جولائی ۱۹۸۵ء

مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی مرحوم اہل حدیث مکتبۂ فکر کے بلند پایہ عالم اور برصغیر پاک و ہند کے جانے پہچانے مصنف تھے ۔ ان کی تصانیف میں زیادہ تر اہل حدیث نقطۂ نگاہ کی ترجمانی ہوتی تھی ۔ ان کی بیشتر کتب تو خالص اہل حدیث مسائل پر مشتمل ہیں ۔ ان کی ضخیم کتابیں " تراجم علمائے اہلحدیث ہند" اور " تذکرۂ علمائے اہلحدیث" عظیم المرتبت یادگار تصانیف ہیں ۔ ان کے علاوہ حضرت عمرؓ کے سیاسی نظریے، مکالماتِ نبویؐ خاصے کی چیزیں ہیں ۔ مولانا نہایت کثیر التصانیف تھے ۔ بیشتر مضامین سے قطع نظر ان کی غیر مطبوعہ کتب بھی ایسی ہیں جو منصۂ شہود پر نہیں آسکیں ۔ خدا کرے کہ وہ بھی کسی طور شائع ہو کر ملت کے علمی حلقوں میں اپنا مقام متعین کریں ۔

زیرِ نظر کتاب " اہل حدیث کے دس مسئلے" مولانا موصوف کے قلم کی شگفتگی اور ہمہ گیری کی مظہر ہے ۔ مولانا نے اس کو سوال و جواب کی صورت میں ایک دلچسپ مکالمے کی حیثیت دے دی ہے جو قاری کے لیے حلم و شفقت لیے ہوئے ہے جس سے ایک تو مسئلہ سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے دوسرے اُسے کوئی اکتاہٹ محسوس نہیں ہوتی ۔ اور یہ پند و نصیحت کا کوئی خشک سا وعظ معلوم نہیں ہوتا ۔ انھوں نے جن دس مسائل پر گفتگو فرمائی ہے وہ نماز، اذان، جمعہ، امام کی شرطیں، روزے، وضو اور طہارت، زکوٰۃ، حج، نکاح اور جنازے کے مسئلے ہیں ۔ مولانا نے ان سب کو کتاب و سنت کی روشنی میں بیان کیا ہے ۔ اور اہلحدیث کا نقطہ نظر نہایت شرح و بسط سے بیان کر دیا ہے جو معمولی پڑھے لکھے آدمی کی سمجھ میں بھی بخوبی آجاتا ہے ۔ ہمارے خیال میں یہ کتاب زیادہ سے زیادہ گھروں تک پہنچنی چاہیئے تاکہ یہ روزمرہ کے اہم مسائل ہر ایک مسلمان کو صراطِ مستقیم دکھا سکیں ۔

مولانا حنیف یزدانی اس کی اشاعت پر مبارکباد کے مستحق ہیں جزاہ اللہ خیراً !!

ناشر: مکتبہ نذیریہ چناب بلاک، اقبال ٹاؤن ۔ لاہور ۱۸

مصنف کتاب ہذا کی دیگر تصنیفات

حضرت عمرؓ کے سیاسی نظریے

مولانا ابویحیٰ امام خاں نوشہرویؒ

زیر تبصرہ گراں قدر اور بے مثل تالیف معروف اہل قلم اور جماعت اہلحدیث کے عالم دین مولانا ابویحییٰ امام نوشہروی مرحوم کی زندہ جاوید کتابوں میں شمار کی جاتی ہے مکتبہ نذیریہ کے مہتم اور فاضل عالم مولانا محمد حنیف یزدانی نے اس کمیاب کتاب کا نیا ایڈیشن حال ہی میں بڑی آب وتاب سے شائع کیا ہے مولانا نوشہروی کی مطبوعہ تصانیف وتراجم کی تعداد پچپن ہے ان میں مختلف النوع علمی ودینی کتب شامل ہیں اور بعض کتب کئی کئی ضخیم جلدوں میں ملتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عظیم الشان شخصیت اور اسلامی حکومت وسیاست کے ضمن میں ان کے لازوال کارناموں کا اس کتاب میں تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے حضرت عمرؓ کے بارے میں متعدد احادیث وکتب سیر وتاریخ میں جو کچھ موجود ہے وہ بجائے خود اتنا وسیع وقیع ہے کہ اس پر ایک کیا سینکڑوں کتابیں لکھی جاسکتی ہیں اور لکھی گئی ہیں حقیقت یہی ہے کہ ان کی ذات گرامی میں بہت سی صفات کاملہ تھیں" اور ان پر وہ احادیث گواہ ہے۔ جسمیں فرمایا گیا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتا اور انہی ملکات واوصاف کے مقدمات تقویٰ وطہارت باطنی اور ظاہری ہیں اس مقدس گروہ میں خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین شامل ہیں مذکورہ بالا حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تطہیر قلب کے اعتبار سے بھی بلند ترین مقام پر فائز تھے اور ان کی سیاسی بصیرت اور مومنانہ حکمت عملی کی مثالیں اس قدر بے نظیر ہیں کہ پندرہ صدیاں گزرنے کے باوجود ان کی حقانیت اور لازوال روشنی

برابر دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور پھیلتی جارہی ہے خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کے بعد جن نازک حالات میں حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خلافتِ اسلامیہ کا بڑا اپنے شانوں پر سنبھالا اور پورے دس سال عہد خلافت تک انہوں نے حکمت و تدبیر، عمل صالح و تقویٰ اور سیاست و حکمرانی کی جو عدیم النظیر مثالیں قائم کیں انہی کے زریں تذکرے سے زیر نظر کتاب کے اوراق جگمگا رہے ہیں فاضل مؤلف نے مستند ترین ماخذوں کے حوالے سے ہر واقعہ درج کیا اور اس پر سطحی انداز سے بحث کرنے کے بجائے مدلل اور واضح طور پر گفتگو کی ہے پوری کتاب میں کہیں ابہام و تشکیک کی فضا نظر نہیں آتی اور نہ کسی جگہ انگلی رکھنے کی گنجائش موجود ہے ضرورت ہے کہ وہ عمدہ کتاب ایم اے اسلامیات کے نصاب میں داخل کی جائے کتاب کے آغاز میں مؤلف مرحوم کے مختصر سوانح درج ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی ساری زندگی کس طرح علم دین کی خدمت و اشاعت میں گزاری۔ (روزنامہ امروز ۲۲ر اکتوبر ۱۹۸۲ء ۶ر محرم ۱۴۰۳ھ بروز جمعہ)

مکالمات نبوی

رسول برحق صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو ہمارے لئے نمونہ قرار دیا گیا ہے اور آپ کے اقوال و افعال سنت کی تعریف میں داخل ہیں۔ حضورؐ کی زندگی کے ایک اہم پہلو کو واضح کرنے کے لئے یہ ایک اچھوتا موضوع ہے۔ رسول خدا کو دعوت دینے کے مرحلے سے لے کر اسلامی ریاست کو چلانے کے مرحلے تک صدہا بار لوگوں سے مذاکرات و مکالمات کی ضرورت پیش آئی۔ کبھی معترضین و مخالفین کے جواب دیئے اور کبھی محبتوں اور متبعین سے تبادلۂ خیال فرمایا۔ زیادہ تر صورتوں میں سوال و جواب کا پیرایہ ہے۔ انسانی کلام کی مختلف قسموں میں سے ایک مکالمہ ہے جو دو فریقوں میں ہوتا ہے اور حقیقتوں کی وضاحت کے لئے بہت اچھا پیرایہ ہے جناب مولانا امام خاں نوشہرویؒ نے حضورؐ کی زندگی (سنت اور سوانح) کے ریکارڈ سے ایسے مکالمے [illegible] مرتب کر دیتے ہیں۔ جن سے دین کی بہت

سی حقیقتیں سمجھ میں آتی ہیں، نیز ان مکالموں کے بیان میں سیرتِ پاک کے بہت سے اوراق کی جھلک بھی ہے۔ (ترجمان القرآن ماہ صفر ۱۴۰۳ھ دسمبر ۱۹۸۲ء)

تحریر: مولانا ابو علی اثری، دار المصنفین اعظم گڑھ (بھارت)

مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہری ؒ

تراجم علمائے اہل حدیث کے مصنف مولانا ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی سے جماعت اہل حدیث کا شاید ہی کوئی فرد ناواقف ہوگا۔ وہ اپنی اس کتاب کی تالیف کے سلسلے میں دار المصنفین بھی آئے تھے اور کئی روز تک تمام رفقاء مصنفین کے ساتھ اس طرح گھل مل کر رہے کہ گویا وہ بھی یہاں کے ایک فرد ہیں۔ یہاں کے تمام لوگوں میں وہ سب سے زیادہ ہم عمری، ہم سنی، ہم ذوقی اور ہم مسلکی کی بناء پر مولانا عبد السلام ندوی مصنف "اسوۂ صحابہ ؓ" سے بے تکلف تھے۔

مولانا عبد السّلام ندوی

عبد السلام خاندانی اہلحدیث تھے ان کی شادی بھی چاند پارے کے ایک اہل حدیث خاندان میں ہوئی تھی۔ ان کے خسر جن کی زیارت کا شرف راقم سطور کو بھی حاصل ہے، مذہب اہل حدیث کے ایک اچھے اور ممتاز عالم تھے۔ اس دیار کے مشہور اہل حدیث عالم مولانا سلامت اللہ جیراجپوری سے بھی ان کی قرابت ہے۔ وہ خود بھی اسی مسلک کے تھے۔ سینے پر ہاتھ باندھتے تھے۔ اہلحدیثوں کے مسلک کے مطابق آٹھ رکعت تراویح کے قائل تھے۔ اور اسی کو صحیح سمجھتے تھے اور اسی پر ان کا عمل بھی تھا۔ دار المصنفین میں آٹھ رکعت تراویح کے ختم ہو جانے کے بعد جب ۲۰ رکعت تراویح پڑھی جانے لگی تو یہ آٹھ ہی رکعت پڑھ کے چلے آتے تھے۔ زندگی کے آخر تک شاید اس معمول میں کبھی فرق آیا ہو۔ لیکن اہلحدیث

مسلک کو پسند کرتے۔ اور اس کے مہاتِ مسائل کو صحیح اور قابل عمل سمجھنے کے باوجود رفعیدین نہیں کرتے تھے جو اہل حدیثوں کی آمین بالجہر کے بعد سب سے بڑی پہچان ہے۔ مولانا ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی یہاں آتے تو جب تک ان کا دار المصنفین میں قیام رہتا مولانا عبد السلام صاحب سے زبردستی رفع یدین کراتے اور آمین بالجہر بلواتے رہے لیکن جب وہ چلے گئے تو یہ دونوں چیزیں ترک ہو گئیں۔ سینے پر ہاتھ باندھنے کا التزام البتہ قائم رہا۔ ان کا خاندان اب تک اہل حدیث ہے۔ جس کے ایک نمایاں فرد مولانا عبد الحبیب صاحب اصلاحی استاذ مدرسۃ الفلاح بدما گنج ہیں۔

مولانا کی ابتدائی تعلیم مدرسہ چشمۂ رحمت غازی پور میں ہوئی تھی۔ جہاں کے معلمی اشاف میں اہل حدیث اساتذہ بھی تھے ندوہ میں مولانا شبلیؒ کی ترغیب سے آئے۔ اور اپنی ذاتی صلاحیتوں کی بدولت بہت جلد مولانا شبلیؒ کے مقرب بارگاہ ہو گئے۔ لیکن اس تقرب واختصاص کے باوجود انہوں نے مولانا کا مسلکی اثر قبول نہیں کیا۔ سید صاحب ہمیشہ ان کو "دبیرے" کہہ کر مخاطب کرتے تھے جس مسئلے میں بھی وہ ان سے تبادلہ خیالات فرماتے تھے۔ اس میں وہ ہمیشہ اہل حدیث مسلک ہی کے مطابق رائے دیتے تھے۔ یہ مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی کا خلوص اور کمال تھا کہ مولانا عبد السلام ندوی جیسے نظریاتی اہل حدیث کو کچھ دنوں کے لئے صحیح معنیٰ میں اہل حدیث بنا دیا۔ اسی وقت سے مجھ پر مولانا ابو یحییٰ امام خاں کی عظمت وجلالت اور علم وکمال پر جو نقش بیٹھا تو بحمد اللہ اب تک قائم ہے۔

سید صاحب کا یہ معمول تھا کہ دار المصنفین میں جو بھی صاحب علم، مصنف مضمون نگار، فن کار، استادِ فن، اسکالر، صحافی، غیر معمولی فضل وکمال کا آدمی آتا تھا اس کو اپنا عظیم الشان کتب خانہ دکھانے کے ساتھ مجھ ناچیز کو بھی اس سے ضرور ملاتے تھے۔ جس کی داستان میں، سید صاحب پر اپنے ایک مضمون میں، جو "سب رس" حیدر آباد ماہ مئی ۱۹۷۹ء میں چھپ بھی گیا ہے، لکھ چکا ہوں لیکن مجھے

تعجب ہے کہ انہوں نے مولانا ابو یحیٰی امام خاں نوشہروی جیسے مشہور و معروف عالم اور مصنف سے کیوں نہیں ملایا۔ میں دفتر کے اوقات میں ظہر و عصر کی نماز جماعت کے ساتھ روزانہ ہی ان کے ساتھ پڑھتا تھا اور ان پر میری نگاہ خاص طور سے پڑتی تھی۔ لیکن تعارف اور ملاقات کی نوبت نہیں آئی۔ شاید سید صاحب کا خیال رہا ہو کہ خاں موصوف کا کتابوں کی مراجعت کے سلسلہ میں زیادہ وقت کتب خانہ ہی میں صرف ہوتا تھا، ناظر کتب خانہ کی حیثیت سے آپ سے آپ ان سے تعارف اور جان پہچان اچھی طرح ہو گئی ہوگی۔ اس لئے انہوں نے رسمی تعارف کی ضرورت نہیں سمجھی۔ اور یہ واقعہ بھی ہے کہ بڑے سے بڑا آدمی بھی جو اس کتب خانہ سے استفادہ کے لئے آتا تھا۔ اس سے میرا تعارف ضرور ہو جاتا تھا لیکن یہ میری بدقسمتی تھی کہ صرف یہی ایک مہمانِ جلیل تھے جن سے میرا تعارف تو درکنار ان کے نام سے بھی واقف نہ ہو سکا۔ نہ ہی ان کے دوران قیام میں کسی سے دریافت کر سکا کہ یہ کون بزرگ ہیں۔ وہ ایک ہفتہ سید صاحب کے ساتھ حد درجہ مشغول رہ کر واپس چلے گئے۔ اس کے بہت دنوں کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ جو صاحب مولانا عبد السلام ندوی سے زبردستی آمین بالجہر بلواتے اور رفع یدین کراتے تھے وہ جماعت اہل حدیث کے مشہور مصنف اور مقالہ نگار مولانا ابو یحیٰی امام خاں نوشہروی تھے۔ اس وقت نہ پوچھئے کہ اتنے قریب آکر ان سے متعارف نہ ہونے کا مجھے کتنا غم ہوا۔ اس کے بعد بھی بحمد اللہ وہ بہت زمانہ تک زندہ رہے اور علمی مجالس میں اہل حدیث مذہب کے کسی نہ کسی پہلو پر مقالے پڑھتے اور علمی رسائل میں مضامین لکھتے رہے لیکن ان سے تعارف تو الگ رہا۔ ان کا دیدار تک میرے لیے خواب و خیال ہو گیا۔

ایک عرصہ کے بعد ان کی زندگی کی مایہ ناز کتاب "تراجم علمائے اہل حدیث" تبصرہ کے لئے سید صاحب کے پاس آئی۔ اور مجھ کو ملی۔ تو میں نے اس کا ایک ایک حرف بڑے ذوق و شوق سے پڑھا۔ وہ اردو کے صف اول کے مصنفوں میں تھے۔

مولانا عبد الحلیم شرر، مولانا عبد الرزاق کانپوری مصنف "البرامکہ"، مولانا عبد السلام ندوی، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا عبد الماجد دریا بادی وغیرہ کے معاصر تھے بڑی بڑی علمی مجالس میں مدعو ہوتے تھے اور پر مغز مقالے پڑھتے تھے۔ اور داد حاصل کرتے تھے۔ میں ان سے ملاقات کا خواب بھی کبھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ لیکن مولانا ابو المکارم محمد علی موجد روغن احمر مئو پر میری ہفوات کی پہلی قسط الاعتصام لاہور میں ان کی نظر سے گزری تو ان کو بہت پسند آئی اور مجھ کو تحسین آمیز خط لکھا جس کا میں کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ شاید میری ان ہفوات سے انہوں نے سمجھا کہ رجال پر لکھنے کی مجھ میں بڑی صلاحیت ہے۔ اور ان کی کتاب "تراجم علمائے اہل حدیث" کی بقیہ جلدوں کی تدوین و تالیف میں ان کا بہت اچھا معاون ثابت ہو سکتا ہوں۔ لیکن یہ ان کا محض حسن ظن تھا۔ میں بھلا کب اس قابل تھا کہ اردو کے ان جیسے صاحب قلم، مسلّم مضمون نگار اور مصنف کے کسی علمی کام میں کوئی مدد دے سکتا۔ بہت دنوں تک تو میری سمجھ میں نہیں آیا کہ اردو کے ایسے جلیل القدر مصنف کو کیا جواب دوں۔ جب بھی جواب کے لئے قلم اٹھاتا تھا، میری ہمت چھوٹ جاتی تھی۔ بالآخر ڈرتے ڈرتے ایک چھوٹا سا معذرت نامہ لکھ کر میں شیخ الحدیث مولانا عبید اللہ صاحب رحمانی شارح مشکوٰۃ کی معیت میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے نوگڑھ روانہ ہو گیا۔ اسی درمیان میں مولانا ابو المکارم محمد علی پر میری ہفوات کی دوسری قسط بھی آگئی۔ جس کی بشارت نوگڑھ پہنچ کر انھی شیخ الحدیث نے دی، خیال آیا کہ یہ قسط بھی مولانا نوشہروی کی نظر سے ضرور گذری ہوگی۔ نوگڑھ سے واپس آیا تو میں نے ان کے پاس بھیجنے کے لئے ایک بہت لمبا چوڑا خط جس میں نوگڑھ کے جلسہ کی پوری رُوداد بھی تھی، لکھا پھر میں نے خیال کیا کہ ان جیسے معروف اہل قلم کے لئے یہ بہت ہی مخل ہوگا۔ اس لئے میں نے اس کا اختصار کیا اور وہی بھیج دیا۔ اب میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ ان تک پہنچ سکا یا نہیں، اس لئے کہ کچھ ہی دنوں کے بعد معلوم ہوا کہ ان کا اپنے وطن سوہدرہ میں انتقال ہو گیا۔ اور تراجم

علمائے اہل حدیث کی بقیہ جلدوں کی تکمیل و اشاعت کی حسرت وہ اپنے ساتھ لے گئے۔ مرحوم کا وہ شرف نامہ اور اپنا جواب بطور یادگار کے آج ناظرین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

مکرمی اثری صاحب

السلام علیکم

سال گذشتہ بھی ایک خط لکھا تھا۔ آج مولانا ابوالکلام صاحب پر آپ کا مضمون دیکھ کر پھر تجدید کرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ جلد اول میں جن اصحاب کے نام دیئے گئے ہیں اور جو اس کے بعد مسند علم و افتاء و تدریس پر فائز ہوں۔ ان کے حالات آپ پہلی جلد کے انداز میں لکھ کر بھجوائیں۔ ویزا کی پابندی سے میں آنہیں سکتا۔ ان دنوں صرف دوسری جلد مرتب کر رہا ہوں۔ ۔ ۔ ۵۰ صفحے کا مضمون ہو چکا ہے۔ آپ کے سوا کس کو لکھوں۔ آپ کا خط آنے پر اپنی کتاب جو محمد امین نے چھپوائی ہے۔ بھجوا دوں گا۔

ابویحیٰی امام خاں

دی مال روڈ۔ لاہور

پہلے تو میں نے اس کرامت نامہ کے جواب میں معذرت نامہ لکھا۔

مخدوم محترم

سلام مسنون

مکرمت نامہ موصول ہوا جسے پڑھ کر میں فرطِ ندامت سے عرق عرق ہو گیا آپ نے الاعتصام میں میرے ہفوات پڑھ کر جو توقعات قائم کی ہیں۔ کاش کہ میں ان کا اہل ہوتا اور آپ کے ’’تذکرۂ علمائے اہل حدیث کی بقیہ جلدوں کی ترتیب و تالیف میں مدد دے سکتا اور آپ کے کوئی کام آسکتا۔ جس کی مجھ کو خود بڑی تمنا ہے آپ نے اس سلسلے میں جو شاندار خدمات انجام دی ہیں، اور آپ نے جو بیش بہا لٹریچر اکٹھا کر دیا ہے وہ اردو کے سوانحی ادب اور فنِ رجال میں ایک قابلِ فخر

اضافہ ہے۔

دار المصنفین کے کتب خانہ میں تراجم علمائے اہل حدیث کے علاوہ جس پر مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اُردو کے عظیم مصنف، محقق اور اسلامیات کے فاضل کا مقدمہ ہے۔ آپ کے قلم کی اور متعدد یادگاریں ہیں جن سے کوئی محقق بھی جس کو اس موضوع سے دلچسپی ہو بے نیاز نہیں رہ سکتا۔ یہ تمام کتابیں برابر میرے مطالعہ میں رہی ہیں، میں ان سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔ آپ کی تمام تحریریں عام آدمیوں کے برخلاف حشو و زوائد سے بالکل پاک ہوتی ہیں آپ کا اسلوب بھی خالص علمی اور محققانہ ہے۔ قریب قریب یہی اسلوب دبستان شبلی کا بھی ہے جس کے گل سرسبد مولانا عبد السلام ندوی ہیں۔ جنہوں نے دو جلدوں میں اُسوۂ صحابہ لکھ کر، صحابہ کرام کی زندگی کا پورا مرقع کھینچ کر رکھ دیا ہے۔

ہماری جماعت اہل حدیث میں آپ سے بڑھ کر اس کام کو اور کوئی انجام نہیں دے سکتا۔ اللہ تعالٰے اس کے لئے آپ کی عمر دراز فرمائے۔ اور آپ کی زندگی کا یہ اہم کام جس کے لئے آپ نے ہندوستان کے ایک ایک شہر، ایک ایک قصبہ اور ایک ایک گاؤں کی خاک چھانی ہے۔ اور زندہ دور کے علمائے اہلحدیث کے حالات معلوم کئے ہیں۔ پورا ہو جائے۔ ابو علی بخت روزہ الاعتصام۔ لاہور

۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ یکم فروری ۱۹۸۵ء

یقیہ جلد یعنی دوسرا حصہ تراجم علماء اہلحدیث کا مسودہ مکمل صورت میں مولانا مرحوم کے صاحبزادہ جناب ملک عبدالباقی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور کے پاس موجود ہے محققین وناشرین ان سے رابطہ قائم کریں۔ حنیف یزدانی

توحید یہ ہے

خدا فرما چکا قرآں کے اندر — میرے محتاج ہیں پیر و پیمبر

نہیں طاقت سوا میرے کسی میں — جو کام آوے تمہاری بے کسی میں

جو خود محتاج ہو وہ دوسروں کا — بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا

خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا — یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا

خبر قرآن میں ہے یہ محقق — نہ بخشے گا خدا شرک کو مطلق

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو

اب آگے چاہے تم مانو نہ مانو

حدیث شریف

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے — دُرِ (موتی) دانۂ دُرجِ (لڑی) مصطفیٰؐ ہے
ہوتے ہوئے مصطفیٰؐ کی گفتار — مت دیکھ کسی کا قول و کردار

جب اصل ملے تو نقل کیا ہے — یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے

ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہے

قرآن و حدیث تجھ کو بس ہے

انتساب

اہلحدیثوں کے مشہور دینی دار العلوم اوڈاں والہ (ضلع لائلپور) کے بانی

صوفی عبداللہ کے نام

رنگینیوں کی جان ہے وہ پائے نازنین
میری نگاہِ شوق جہاں سر کے بل گئی

اگرچہ سنہ ۱۹۱۲ء سے انہیں دیکھا تک نہیں!

عبدالغنی معروف امام خاں (ابو یحییٰ)

۶ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء

فہرست

اہل حدیثوں کے دس مسئلے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حدیث نبوی پر چلنے کے معنی

زید نے عمر سے دریافت کیا حدیث نبوی پر چلنے کے کیا معنی ہیں؟

عمر نے جواب دیا حدیث نبوی پر چلنے کے معنی ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر قائم رہنا اور یہ طریقہ دین میں سنت کہلاتا ہے یہ بات ہمیں قرآن مجید سے معلوم ہوتی اللہ تعالیٰ فرماتے ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (اے نبی! اپنی امت کو ہمارا یہ حکم کھلے طور پر بتا دو کہ اگر تمہیں اللہ پاک سے محبت ہے تو تم میرے راستے پر چلو اس سے خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ محبت کرے گا) آنحضرت صلعم نے اپنی پیروی کرانے کے لئے جیومیٹری کے قاعدے پر اس طرح (←——) ایک سیدھی لکیر اور اس کے ادھر ادھر دو لکیریں کھینچ کر قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی اِنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ (یہ سیدھی لکیر تو میرا راستہ ہے اور اس راستے کے سوا جو لکیریں ہیں ان پر چل کر تم منزل سے بھٹک جاؤ گے)

زید: اس آیت اور حدیث دونوں کے یہ معنی ہوئے کہ ہم صرف رسول اللہ کے طریقے پر چلیں!

عمر: مرحبا اے زید! تم خوب سمجھے آیت اِنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا..... کا یہ مطلب تھا کہ اللہ پاک تعالیٰ نے آنحضرت کو یہ مرتبہ بخشا کہ ان بے گنتی اماموں اور مجتہدوں کے مقابلے میں ایک ہی راہ مستقیم ہے اور وہ محمد رسول اللہ کی راہ ہے

عمر: یہی تو! دیکھو قرآن مجید میں نماز کا حکم ہے مگر نماز میں کیا کرنا اور کیا پڑھنا ہے یہ قرآن نے نہیں بتایا مگر حدیث نبوی سے نماز کا پورا دستور معلوم ہو گیا عزیز زید! نماز کی یہ صورت اور اس کی دعائیں رسول اللہ کے عمل کے مطابق کرنا بہتر ہے یا رسول اللہ کو چھوڑ کر کسی امام کے حکم کے مطابق کرنا اچھا ہے!

زید نے کہا قسم ہے حضرت رسول اللہ پر قرآن اتارنے والے کی آپ کی یہ بات میرے دل میں اتر گئی ہے جزاک اللہ مولوی صاحب اسی طرح آپ روزہ، وضو، حج، زکوٰۃ، نکاح، جنازہ، ہر ایک کے اور نماز کے بھی پورے مسئلے حدیث کے مطابق بیان کر دیجئے کیونکہ مسلمان کی روزمرہ زندگی میں یہی مسئلے چاروں طرف گھومتے رہتے ہیں آپ بیان کرتے جائیے میں لکھتا جاؤں چھوٹی سی کتاب بن جائے تو سب اہل حدیثوں کے واسطے بے نام سے چھاپ دیں، مرد عورت، بچہ جو پڑھے اسے سنت اور حدیث کا صحیح انداز معلوم ہو جائے اور سب کو ثواب ہو۔

عمل: ثواب بھی ہو گا اور اللہ تعالیٰ ہم سب سے محبت بھی کرے گا آیت قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کے مطابق ہم سب خدا کے پیارے ہو جائیں گے جس سے خدا پیار کرے؎

نیند اس کی ہے دماغ اس کا ہے راتیں اس کی   جس کے بازو پہ تیری زلفیں[1] پریشاں ہو گئیں

جس کسی سے خود خدا تعالیٰ محبت کرے۔ قیامت کے روز اُسے اصحاب الیمینؓ سے بھی زیادہ قرب حاصل ہو گا۔ وہ اَلسَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُقَرَّبُوْنَ کے درجے پر ہو گا اس سے بڑا کوئی مرتبہ نہ ہو گا جو اس امت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہو گا

اے عزیز! پوچھیے دریافت کیجئے اور لکھتے جائیے؎

ذرا دیکھ لیں جبیں کو چلو لالہ زار تک
کیا جانے جئیں یا نہ جئیں ہم بہار تک

بسم اللہ! شروع کیجئے ——

---

[1] یہیں لفظ مائیل کے بیکار معنوں "کالی کالی زلفوں والے" کو صحیح کر دیا گیا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نماز کے مسئلے

۱۔ سوال: نماز کس پر فرض ہے

جواب: نماز ہر مومن مرد اور عورت پر فرض ہے

فرض ہونے کا وقت دونوں کے بالغ ہونے کا ہے۔ بالغ ہونا یا نہ ہونا لڑکے اور لڑکی کے ماں باپ انہیں سمجھا سکتے ہیں۔

۲۔ سوال: اور نماز کا فرض ہونا کیا ہے

جواب: فرض شریعت میں وہ کام ہے جس کے نہ کرنے سے گناہ ہو اور قیامت میں اس پر عذاب ہو

۳۔ سوال: نماز کے ساتھ اور فرض بھی ہیں

جواب: رمضان کے پورے مہینہ کے روزے فرض ہیں

سال بھر میں ایک مرتبہ زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

عمر میں ایک مرتبہ حج کرنا بھی فرض ہے۔

اور ان سب مسئلوں کا پورا پورا ذکر ہر ایک مسئلے کے ساتھ آگے چل کر بیان ہوگا انشاءاللہ

نماز کی شرطیں:

۴۔ سوال: نماز کی شرطیں کیا ہیں

جواب: بدن لباس اور جگہ کا پاک صاف ہونا

قبلہ کی سمت صحیح ہونے کا یقین

جنگل میں امام یا نمازی کے سامنے سترہ ہونا سترہ کے لئے لاٹھی کافی ہے اسے زمین میں سیدھا ٹھونک دیجئے سترہ ہو گیا (متفق علیہ[1])

جس نے یہ کتاب حنفی فقیہوں کی کتابوں کے مطابق نہیں لکھی۔

[1] متفق علیہ وہ حدیث ہے جو بخاری مسلم نسائی ابوداؤد ابن ماجہ سب میں آئی ہو۔

عورت کو ستر ڈھانکنا ہے دوپٹہ ہو یا چادر برابر ہے مگر ہمارے زمانہ میں جو اس
قدر باریک کپڑے آ گئے ہیں انہیں پہن کر بدن کا بال بال نظر آتا ہے ان سے نماز نہ ہوگی
اور مرد کے لئے ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک چھپانا ضروری ہے لیکن ایسی
صورتیں پیش نہیں آتیں یہ صرف علمی طور پر لکھنا رہ گیا ہے بدن ڈھانک لینا کافی ہے
اگر چادر ہے تو دونوں طرف کے کندھے ڈھانکئے مرد کے لئے ایک کندھا ڈھانکنا
اور سر ننگا رکھنا درست نہیں

مرد اور عورت دونوں کو نماز میں منہ نہ ڈھانکنا چاہیئے اور مرد کو ٹخنے سے نیچے کوئی
کپڑا لٹکتا ہوا نہ چھوڑنا چاہیئے۔ سردی کے موسم میں کمبل یا لوئی کی اور بات ہے۔ شلوار، پاجامہ، پتلون
تہ بند سب کا ایک ہی مسئلہ ہے

۵۔ سوال: نماز کا ثواب کس مسجد میں زیادہ ہے؟

جواب: اپنے محلے کی مسجد ہو اور محلے سے علیحدہ غیر آباد مسجد کو آباد کرنے کے لئے جانا
بہتر ہے مسجدوں کو برباد رکھنا ان کی بد دعائیں لینا ہے

بیت اللہ میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے
مسجد نبوی مدینہ منورہ میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار کے برابر ہے
مسجد اقصیٰ جو بیت المقدس میں ہے وہاں بھی ثواب زیادہ ہے مگر وہاں کون
جائے! صرف لکھنا باقی رہ گیا ہے

جس مسجد میں سنت کے مطابق نماز پڑھی جائے، وہ یہ مسجدیں اہل حدیث کی ہیں ان
میں نماز بہت عمدہ طریقے پر پڑھائی جاتی ہے

حنفیوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز تو ہے مگر یہ امام جلدی کرنے میں غضب
ڈھاتے ہیں۔ اہلحدیث مقتدی کے لئے سورت الحمد پڑھنا واجب ہے۔ مگر حنفی اماموں کے
ساتھ فرشتے بھی یہ سورت پوری نہیں کر سکتے الحمد ادھوری رہ جانے سے رکوع جانے میں دیر
ہو جاتی ہے پھر رکوع کی تسبیح پوری نہیں ہوتیں گویا ان کے ہاں تسبیح کی تعداد کے ساتھ جلدی
جلدی پڑھنا بھی لازم ہے

۶۔ سوال: کس مسجد میں نماز جائز ہے مگر ثواب زیادہ نہیں

جواب: وہ مسجد جسے عجائبات سمجھ لیا ہو جیسے لاہور کی شاہی مسجد ہے وزیر خاں کی

مسجد ہے یا جامع مسجد ہے ان میں نماز تو ہو جاتی ہے مگر ثواب زیادہ نہیں ہوتا یہ سب رسمیں اور عجائب پرستی ہے

۷۔ **سوال:** کس مسجد میں نماز پڑھنا ناجائز ہے

جواب: جو مسجد کسی پیر کہلانے والے شخص کی قبر کے پاس بنائی گئی ہے یہ مسجد خدا کے لئے نہیں بلکہ پیر صاحب کے لئے ہے اس میں نماز نہ پڑھیئے

۸۔ **سوال:** تو پھر کسی پیر کی قبر بھی مسجد میں نہ بنانا چاہیئے

جواب: ہرگز ہرگز نہ بنانا چاہیئے مسجدیں گورستان نہیں کہ ان کے اندر کسی کو دفن کر دیا جائے یہ تو اللہ کی عبادت کرنے کے لئے ہیں اور وقف ہیں وقف وہ ہے جو اصل غرض کے سوا کسی اور کام میں نہ لایا جائے ۔۔۔۔۔ آپ لوگ دیکھتے نہیں کہ بیت اللہ (کعبہ) کے اندر کسی نبی اور رسول کو بھی دفن نہیں کیا گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضہ کے رہائشی گھر میں دفن ہوئے عربی میں گھر کے کمرہ کو حجرہ کہتے ہیں، یہ حجرہ مسجد کے ایک طرف ہے۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو کعبہ یا مسجد نبوی میں دفن نہیں کیا گیا تو پیر صاحب یا مولوی صاحب آپ سے بڑے ہو گئے نہ کسی کو مسجد میں دفن کیجئے اور نہ ان مسجدوں میں نماز پڑھیئے جو کسی پیر کی قبر کے پاس اس قبر میں دفن ہونے والے کی بڑائی کے لئے بنائی گئی ہو۔

۹۔ **سوال:** نماز کن وجہوں سے باطل ہو جاتی ہے

جواب: یہاں باطل کے معنی ہیں ٹوٹ جاتی ہے جیسے وضو فلاں وجہ سے ٹوٹ جاتا ہے تو نماز ان وجہوں سے باطل ہو جاتی ہے

وضو نہ رہنے سے

غشی، نکسیر، قے لانے اور پیشاب پاخانے کی راہ سے ہوا یا بول یا براز آ جانے سے نماز باطل ہو جائے گی (رتے آنے اور لانے میں فرق ہے)

نماز پڑھتے پڑھتے اتنی نیند آ گئی کہ ہوش نہ رہا یہ بھی نماز باطل ہونے کی وجہ ہے

سجدہ میں گئے جہاں سجدہ کرنا ہے وہاں کانٹا یا کوئی اور غلیظ شے ہے اگر وہ ایک مرتبہ ہاتھ سے دور کی جائے تو اس سے نماز باطل نہ ہوگی لیکن ادھر سے اٹھا کر ادھر پھینکنا نماز کو باطل کر دے گا!

ماؤں کو دودھ پیتے بچوں کو بھی نماز کی حالت میں گود میں نہ اٹھانا چاہیئے

نماز میں چھینک آنے پر خود اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا جائز ہے اور اگر قریب میں سے کوئی شخص اپنی چھینک پر الحمد للہ کہے تو دوسرے کی نماز چھینک کا جواب یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنے سے باطل ہو جائے گی

گر نماز کی حالت میں آگے سے عورت یا سانپ یا کوئی اور جانور گذر جانے سے نماز باطل نہ ہوگی یہ موقعہ گھروں میں بھی آجاتا ہے مسجدوں اور جنگل میں بھی آسکتا ہے۔

نماز کی حالت میں بات کرنے سے بھی نماز نہیں رہتی!

نماز میں بال سنوارنا، کپڑے کی شکن دور کرنا، بٹن کھولنا یا لگانا، ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرنا، وغیرہ سب خرافات ہیں ان سے نماز باطل نہیں ہوتی تب بھی ان سے بچنے رہیئے

۱۰۔سوال: نماز کا پڑھنا کسی وقت میں منع تو نہیں

جواب: جب سورج نکل رہا ہو یا ڈوب رہا ہے یہ دوسری بات ہے کہ آپ نے (نماز کیئے بغیر نماز شروع کر دی اور سورج ڈوبنا یا نکلنا شروع ہو گیا آپ نے غلطی تو کی مگر یہ نماز پوری کر دیجئے تو گناہ نہ ہوگا

دوپہر کے وقت جب سورج سوا نیزے پر ہو یہ ہماری زبان کا جملہ ہے جسے عربی میں قبل زوال کا وقت ہوتے ہیں جب سورج عین مین سر پر آجاتا ہے اس وقت بھی نماز پڑھنا منع ہے ــــــ اور یہاں منع کے معنے حرام[1] کے ہیں

۱۱۔ سوال: نماز کی کتنی قسمیں ہیں

جواب: نماز کی (۵) قسمیں ہیں

۱۔فرض اور ان کا چھوڑنا کفر ہے

۲۔سنت مؤکدہ اور ان کا چھوڑنا کفر کے قریب ہے

۳۔نفل ان کا چھوڑنا گناہ نہیں مگر پڑھنا بہت ثواب ہے

۴۔وتر بہت ضروری ہیں ان کا چھوڑنا اچھا نہیں

۵۔نماز فجر کی دو سنتیں قریب قریب فرضوں کے سمجھیے

دونوں عیدوں اور بارش اور گرہن کی نمازیں فرض نماز کے بعد اونچے والی کسی ایک

---

[1] یہ استدلال اس حدیث کے مجوزاتہ انطلع بین قرنی الشیطان نماز فی لنہی عن ؟ از (؟) العصر سے ہے

قسم میں آجاتی ہیں عبادت میں قسموں کی تلاش نہ کی جایا کرے جب کہ اللہ نے ہمیں عبادت ہی کے لیے پیدا کیا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (میں نے جن اور انسان دونوں گروہوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے) یہی مرتبہ اشراق کی نماز چاشت اور تہجد وں کا ہے۔ البتہ تہجد کی تاکید تمام نفلوں سے زیادہ ہے اور یہ نماز تمام نفلی نمازوں سے نفس کی اصلاح کے لئے فائدہ مند زیادہ ہے اور نفس کی اصلاح کرتی ہے اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيلًا (رات کا اٹھنا نفس کو خوب زیر کرتا ہے اور اس وقت دعا بھی ٹھیک سے نکلتی ہے)

۱۲۔ سوال : فرض نمازیں تو سمجھ لی گئیں۔ مگر نفلی نمازیں کون سی ہیں اور نفلی کے کیا معنی ہیں

جواب : ان کا نام نفل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد میں رکھا گیا ان کا نام مستحب ہوتا تو بہتر تھا۔ مستحب کے معنے ہیں جس کے کرنے سے ثواب ہو گر نہ کرنے میں گناہ نہ ہو ــــــ یہ نمازیں کون کون سی ہیں اور کیا یہ بھی اسی درجہ پر ہیں کہ ان کے نہ پڑھنے سے گناہ نہ ہوگا؟

بات یہ ہے کہ جہاں فرض ترک کرنا کفر ہے وہاں ہر قسم کی نماز کا سدا ترک کئے رہنا بھی ایک قسم کا کفر ہی ہے۔ ایمان کی مانند کفر کی بھی کئی کلاسیں یا

کے بعد دو سنتیں اور ہیں

نمازِ عصر: عصر کے فرضوں سے پہلے اور بعد میں کوئی ایسی سنتیں نہیں جیسی ظہر کے فرضوں سے پہلے اور بعد میں ہیں اگر فرضوں سے پہلے دو یا چار رکعت پڑھ لی جائیں تو بہت اچھا ہے لیکن ان کا چھوڑنا کفر نہیں

نمازِ مغرب: مغرب کے فرضوں سے پہلے بھی کوئی ایسی سنتیں نہیں ان کے بعد میں دو سنت مسنون ہیں

نمازِ عشا: عشا کی نماز کے بعد بھی مسنون سنت دو ہی ہیں

پانچوں نمازوں میں سنتوں کے مسئلے ختم ہوئے

اب رہیں وہ سنتیں جو ایسی سنت کی بجائے مستحب کے درجے میں ہیں نوافل سب کے ادا کرنے میں ثواب ہی ثواب ہے گناہ کا ایک حرف نہیں۔

۱۳۔ سوال: جن ایسی نمازوں کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ ان کے سوا اس قسم کی اور نمازیں بھی ہیں؟

جواب: ایسی (۸) نمازیں اور ہیں

۱۔ دونوں عیدوں پر۔

۲۔ بارش کے لئے جس کا عربی نام استسقاء کی نماز ہے۔ یہ نماز جنگل میں ہی پڑھی جائے

۳۔ گرہن کی ایک نماز مسجد میں ادا کی جاتی ہے

۴۔ اشراق: ۲یا ۴ رکعت ہیں دن نکلنے سے تقریباً ایک گھنٹہ بعد وقت ہے

۵۔ چاشت: ۴ رکعتیں جو اشراق کے ایک گھنٹہ بعد پڑھی جائیں

۶۔ تراویح: ماہ رمضان میں عشاء کی نماز کے بعد آٹھ رکعت ہیں

۷۔ تہجد: نصف شب گذرنے کے بعد آٹھ رکعت ہیں۔ تراویح اصل میں یہی تہجد ہیں جو باجماعت ادا کرنے کی بجائے اپنے اصل وقت پر بھی ادا کئے جا سکتے ہیں

۸۔ نماز جنازہ: صرف ایک رکعت ہے (اس کا پورا بیان میت اور جنازے کے مسئلے میں کیا جائے گا)

۱۴۔ سوال: نمازی کے آگے سے گذرنے میں بھی گناہ ہے اور جس کمرے میں تصویریں لٹک رہی ہوں اس میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: نمازی کے آگے سے گذرنا بہت نامناسب ہے اس کام سے رکنے کے لئے حدیث میں آیا ہے کہ چالیس دن تک انتظار کرتا رہے (نسائی)

لیکن پڑھنے والے کی نماز باطل نہیں ہوتی گذرنے والے پر گناہ کا بوجھ ضرور ہے

تصویر کا مسئلہ: اگر جس کمرہ یا دیوار پر تصویر قبلہ کی طرف ہو اس میں نماز نہ پڑھنا چاہیئے۔ ان دنوں تصویر کا شوق اس قدر عام ہو گیا ہے کہ شاید کوئی گھر اس سے خالی ہو یہی حالت عورتوں کے فیشنی لباس کی ہے جن میں جانوروں کی تصویریں ہیں۔ یوں تو مسلمان اپنی رسم و رواج کا نعرہ لگاتے ہیں مگر کتاب و سنت کے نزدیک ان کے یہ نعرے

له التشدید فی المرور بین یدی المصلی ربیعه ستره

حلق کے اوپر سے نکلتے ہیں اگر دل سے نکلیں تو گھروں میں معتکے ہی مصلے جہاں ہو تصویر ایک نہ ہو ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں

میرے گھر میں ایک تصویر دار کپڑا آگیا اور مجھے مسئلہ معلوم نہ تھا میں نے اسے طاق پر پھیلا دیا یہی قبلہ کی سمت تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس حجرہ میں نفل پڑھا کرتے یہ تصویر دار کپڑا دیکھا تو فرمایا بی بی! یہ کپڑا یہاں سے ہٹا دو! تب میں نے اسے پھینکے کے گدے میں لگا دیا[1]

مگر تصویر کا مطلب جانداروں کی شکل ہے درخت اور پھول کی تصویر سے غرض نہیں

۱۵۔ سوال: کسی کے پاس ایک ہی لمبی قمیض یا ایک چادر ہی ہے اور وہ شخص اسی ایک میں نماز پڑھنا چاہے تو اس کا کیا مسئلہ ہے؟

جواب: ایک ہی کپڑا سہی مگر پورا ہو رکوع یا سجدہ میں ادھر اُدھر سے کھل بھی نہ سکے تو اس میں نماز جائز ہے مگر آج کپڑے کی کمی کس گھر میں ہے

۱۶۔ سوال: ۱۔ نماز کے لئے امام کیسا ہونا چاہیئے؟

۲۔ اور نماز کس کس امام کے ساتھ ادا ہو جاتی ہے

۳۔ نابینا اور کم عمر لڑکا بھی امام ہو سکتا ہے

جواب: پہلے تو امام کا تقویٰ دیکھنا ہے پھر اس کی کم حرصی کا اندازہ کرنا ہے اس کا علم بھی دیکھو تاکہ وقت پر نماز کے مسئلے تو بتا سکے قرآن صحیح پڑھنا بھی دیکھا جائے آواز بھی سن لی جائے ورنہ شیخ سعدی کی حکایت والا معاملہ آجائے گا کہ جو تہی اس نے ایک بد آواز موذن کی اذان سنی تو کہا ایسے اسلام سے میری توبہ ہے سعدی نے اس پر یہ شعر لکھا ہے ؎

گر تو قرآں بدیں نمط خوانی   ببری رونق مسلمانی

امام کو لباس اور شکل میں بھی سنت کا پابند ہونا چاہیئے ورنہ لوگ نفرت سے بھاگ جائیں گے اس میں کوئی ایسا مرض بھی نہ ہو جس سے لوگ کراہت کریں! ——— یہ تو مستقل امام مقرر کرنے کا مسئلہ ہوا

---

[1] نسائی بصلوۃ الی ثوب فیہ التصاویر سے نسائی الصلوۃ فی قمیص واحد

۲۔ نماز ہر اس شخص کے پیچھے ادا ہو جاتی ہے اگر وہ قرآن صحیح پڑھتا ہے اور نماز میں جلدی نہیں مچاتا۔ افسوس ہے کہ بعضوں نے اس حدیث پر غور کیے بغیر جلدباز اماموں کے ساتھ نماز پڑھنے کا فتویٰ دے رکھا ہے

وہ حدیث یہ ہے ـــــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے کہ ایک شخص مسجد نبوی میں نماز کی نیت باندھ کر جلدی جلدی رکوع و سجود اور قیام و سلام کے بعد جانے لگا تو حضرت نے اُسے بلا کر فرمایا صَلِّ إِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ (ارے تو نے نماز نہیں پڑھی اٹھ اس کا ثانی ہے پھر نماز ادا کر) تین مرتبہ اس نے اسی طرح جلدی جلدی نماز پڑھی اور تینوں مرتبہ رسول اللہ نے اس سے کہا پھر نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی (متفق علیہ یعنی حدیث کی سب کتابوں میں ہے)

جن اماموں کی اپنی نماز نہیں ہوتی ان کے ساتھ نماز پڑھنا اپنے اپنے سر سے بوجھ اتارنا ہی ہوا

دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ ایک امام کے شرک کرنے اور اس کے دوسروں کو بھی مشرک بنانے کا حال جانتے ہیں تو اس امام کے ساتھ ہرگز نماز نہ پڑھئے إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ (شرک بہت بڑا ظلم ہے) ایسے شخص کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے نہ پڑھنا اگر یہ امام جانور ذبح کرتے ہیں تو ان کے ہاتھ کا ذبح کردہ جانور بھی حرام ہی سمجھئے بکرے کی مزے دار بوٹی سے ایمان کی حفاظت میں زیادہ مزہ ہے لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (اگر آپ ایمان کے لطف اور ذائقے سے واقف ہیں) محلے کا چودھری و کھ بھال کر مقرر کرنا، اگر ایک سے زیادہ امیدوار ہوں تو ان میں ووٹ لینا لیکن نماز کے لئے امام مقرر کرنے میں ذرا خیال نہ کرنا! یہ دیکھئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری بیماری میں گھر گئے تو حضرت بلال جو موذن بھی تھے حاضر ہوئے یا رسول اللہ نماز پڑھانے کے لئے تشریف لے چلئے۔ رسول اللہ بہت ماندے ہو چکے تھے بلال سے فرمایا۔ ابوبکر سے کہو وہ امامت کرا دیں[1]

اور ایسا ہی ہوا

اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں

---

[1] یہ حدیث کی بہت سی کتابوں میں ہے

ایک تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تمام صحابہ کے مقابلے میں امام ہونے کی شرطوں میں کامل ہونا ہے

دوسرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد دوسروں کے ہوتے ہوئے خلافت کے لئے ابوبکرؓ کا زیادہ مناسب ہونا ہے

(اور ایسا ہی ہوا!)

امت محمدی ہی کیا پہلی امتوں میں بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا کوئی نہیں۔ اس لئے کہ ایمان میں بھی کمی اور بیشی ہے کسی کا ایمان جیسے ذرہ ہو اور کسی کا ایمان جیسے پہاڑ! اگر تمام نبیوں کی امتوں کا ایمان ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور حضرت ابوبکرؓ کا ایمان اس کے دوسرے پلڑے میں ہو تو ابوبکرؓ کے ایمان والا پلڑا قطعاً بھاری ہو جائے گا۔

یہ مرتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا   آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی

ایمان میں کمی اور بیشی

ہمارا سوال: ہمارے صاحب! ایمان کے وزن میں بھاری ہونے کی ایک ہی رہی اللہ جیتوں میں بھی وزن ہے؟

جواب: قرآن مجید میں قیامت کے روز ناپ تول کا ذکر ملتا ہے سورۂ رحمٰن پڑھیئے وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ (اللہ تعالیٰ نے آسمان کو اوپر اٹھا رکھا ہے اور ترازو قائم فرمادی ہے)

قیامت کے روز تول کے متعلق حدیث میں آیا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا قیامت کے روز اللہ کے سامنے ایک ایسا شخص پیش ہوگا جس کے گناہوں کا دفتر جہاں تک دیکھا جاسکتا ہے پڑا ہوگا ملزم سے کہا جائے گا! دیکھو اپنے گناہوں کے دفتر کی طرف اور بتاؤ ہمارے مقرر کردہ فرشتوں نے ان دفتروں کے اندر تمہارے خلاف یونہی تو نہیں لکھ مارا؟

ملزم: یا اللہ یہ دفتر میرے ہی گناہوں سے بھرے ہیں فرشتوں نے ان میں ایک بات غلط نہیں لکھی

فرمان: اپنی صفائی میں کوئی بات ہو تو بیان کرو!

ملزم: یا اللہ! میں تو سدا گناہ کرتا رہا صفائی کہاں سے لاؤں!

فرمان: ایسا مت کہو تمہارے ان دفتروں کے ساتھ تمہاری نیکی کا ایک پرچہ سا بھی رکھا ہے دونوں کا وزن ہو گا

فرشتوں سے حکم ہوگا کہ ترازو کے ایک پلڑے میں سب رجسٹر اور دوسرے پلڑے میں وہ پرزہ کاغذ رکھ دیا جائے

اس وقت تمام مخلوق یہ مقدمہ دیکھ رہی ہوگی

ملزم کہے گا یا اللہ! کہاں یہ دفتر اور کہاں یہ کاغذ کا ایک پرزہ وزن کر کیا ہوگا مجھے جہنم میں بھیج دیجئے

فرمان: آج بغیر تول کے فیصلہ کرنا ظلم ہے

اور تول پر دفتروں کے مقابلے میں پرزے والا پلڑا بھاری ہوگا یہ دیکھ کر مخلوق حیران رہ جائے گی جب پرزہ پڑھا جائے گا تو اس پر یہ کلمہ لکھا ہوگا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ[1]

اور ملزم کو دوزخ کی بجائے جنت میں بھیج دیا جائے گا

اے برادر! کہاں سے بات نکلی تھی کہاں پر بات جا پہنچی

۳۔ کیا نابینا اور نابالغ بھی امام ہو سکتا ہے

حضرت عتبان بن مالکؓ نابینا اور حضرت عمرو بن سلمہؓ نابالغ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام نماز مقرر فرمایا[2]

عمرو بن سلمہؓ فرماتے ہیں ہمارے ہاں مسلمان قافلے اترتے ہم لوگ ان سے قرآن یاد کرتے میرے والد رسول اللہ کے ہاں گئے اور امام کے لئے عرض کیا حضرت نے فرمایا جس کو قرآن زیادہ حفظ ہو اسے امام بنا دو مجھے ان سب میں زیادہ سورتیں حفظ تھیں اور میری عمر بھی ۸ سال تھی

---

[1] یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ دونوں میں ہے مشکوٰۃ کے صفحہ ۴۸۶ پر بھی ملتی ہے

[2] نسائی امامۃ الاعمیٰ و امامۃ الصغیر [3] امامۃ الغلام قبل ان یحتلم

گر سب نے میری امامت منظور کر لی

یہ بات نابالغ کی امامت میں ہے امامت کی شرائط میں حسن وجمال اور پہلوانی نہیں بلکہ دینداری، تقویٰ، کتاب وسنت کا علم شکل وصورت مومنانہ و رچال چلن میں وہ خوبی ہو جسے سب پسند کریں یہ خوبی اندھے اور نابالغ میں بھی ہو سکتی ہے اور دیدوں والے بھی اس سے محروم رہ سکتے ہیں

۱۸۔ سوال: امام کو امامت کے موقعہ میں کیا کیا کرنا چاہیئے

جواب: نمازیوں کی طرف اپنا رخ پھیر کر صف سیدھی کرائے اور کہے میرے قریب اہلِ علم ودانا لوگ کھڑے ہوں[1]۔

امام سے اتفاقی غلطی ہو جائے تو اہلِ علم اور دانا لوگ ایسے وقت پر لقمہ دے سکیں گے یہ مسئلہ بڑا ضروری ہے

۱۹۔ سوال: اس موقعہ پر اگر آپ صرف نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کر دیں تو اچھا ہو گا۔ کیا مرد اور عورت دونوں کی نماز میں فرق ہے ؟

جواب: آپ کا منشا اس سے نماز کے افعال ہیں

۱۔ عورت اور مرد دونوں کے لئے نماز کے ہر رکن میں ایک ہی صورت ہے جنھوں نے جو دو تین ارکان ہیں عورت کی نماز میں علیحدہ شکل بنا رکھی ہے تو یہ بالکل غلط ہے مثلاً ان حضرات کے نزدیک

(۱) مرد ناف سے نیچے ہاتھ باندھے — مگر عورت سینے پر ہاتھ باندھے

(۲) مرد سجدہ میں جاتے ہوئے اپنے دائیں پاؤں کا سہارا رکھے — عورت رکوع کے بعد سجدے میں جاتے ہی دونوں پاؤں زمین پر پھیلا دے جو کسی حدیث میں نہیں

(۳) مرد پہلے اور دوسرے دونوں التحیات میں دایاں پاؤں پھیلا کر رکھے — عورت دونوں التحیاتوں میں دونوں پاؤں پھیلائے رکھے!

پس سنت نماز یہ ہے

---

[1] نسائی مایقول الامام اذا تقدم فی تسویۃ الصفوف

۲۔ نماز میں قبلہ رو کھڑے ہونا

۳۔ دونوں پنڈلیاں سیدھے رکھنا پیروں کی انگلیوں کا رخ کعبہ کی طرف رکھنا

۴۔ تکبیر کے وقت دونوں ہاتھ کندھوں تک یا ذرا اوپر اٹھانا

۵۔ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا جس میں دونوں ہاتھ پہلی تکبیر کی مانند کندھوں تک یا ان سے ذرا اوپر اٹھیں

۶۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں کے پہنچے گھٹنوں پر پھیلا دینا

۷۔ پشت سیدھی رکھنا

۸۔ سجدہ میں ہاتھ زمین پر رکھنا جس میں دونوں کلائی زمین سے اونچی رہیں اور کلائیاں پسلیوں سے بھی دور رہیں

۹۔ سجدہ میں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ رکھنا اور ان کا زمین سے لگائے رہنا

۱۰۔ سُرین زمین پر بچھانے کی بجائے اٹھائے رکھنا

۱۱۔ دونوں سجدوں کے درمیان دایاں پاؤں کھڑا رہے اور بایاں پیر بچھا کر رکھنا

۱۲۔ اب دوسری رکعت کے لئے اٹھنا ہے ۔۔۔۔ تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر پہلے اپنے سرین اٹھانا تب دونوں ہاتھ اٹھا کر سیدھا کھڑا ہونا ہے

۱۳۔ یہ دوسری رکعت شروع ہو گئی جو پہلی رکعت ہی کی طرح ہے دوسری رکعت کے بعد ۱۴۔ اب تشہد آگیا یہ التحیات میں بیٹھنا ہوا جو جلسہ استراحت کی مانند ہے۔ اس میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رہیں بائیں ہاتھ کی ہتھیلی بھی بچھی ہوئی ہو دائیں ہاتھ کی مٹھی بندھی ہو اور شہادت کی انگلی اٹھائے رکھئے تیسری رکعت کے لئے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر پہلے سرین اٹھایئے تب دونوں ہاتھ زمین سے اٹھا کر کھڑا ہونا اور اسی حالت میں رفع الیدین کر کے سینے پر ہاتھ باندھ لینا ہے

آخری رکعت میں دایاں پیر اٹھا کر رکھئے اور بایاں زمین پر بچھا دیجئے سُرین زمین سے چپٹی رہیں۔

نماز میں آخری عمل دائیں اور بائیں دونوں طرف سلام کرنا

۲۰۔ سوال : جماعت میں مقتدی ہونے کے لئے صرف اوپر کے مسئلے کافی ہیں یا کچھ اور

بھی مسئلے ہیں

جواب: مقتدی کے لئے یہ مسئلے اور ہیں :

۱۔ تمام مقتدی صف ایسی سیدھی رکھیں جیسے تیر !

۲۔ ایک دوسرے سے کندھا اور پیر ملا رہے جیسے چونہ گچ دیوار

۳۔ امام رکوع میں جائے تو مقتدی ابھی ذرا دیر کے بعد جائیں اسی طرح سجدہ اور دوسرے تمام رکنوں میں امام کے پیچھے پیچھے چلیں امام کے ساتھ ساتھ اور برابر نہ چلنا چاہیئے اگر امام سے آگے بڑھنے کی عادت ہوگی تو غضب ہو جائے گا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا مقتدی کہیں گدھے کی شکل اختیار نہ کرلے

مردوں کے ساتھ عورتوں کا نماز میں شریک ہونا

(ساتھ ہونے کے معنی کندھوں سے کندھا ملانا نہیں) !

۲۱۔ سوال : عورتیں نماز کے لئے جماعت میں کس طرح شامل ہوں !

جواب : عورتوں کو مسجدوں اور عید کی نماز دونوں میں مردوں سے علیحدہ صفیں بنانا چاہئیں

اور عورتوں کو عورتوں ہی کے ساتھ مقتدی کے تمام مسئلوں پر چلنا چاہیئے

وہ عید اور مسجد کی نماز میں عطر لگا کر نہ جائیں اور مردوں کی واپسی سے پہلے ہی چلی آئیں

ان دو ایک باتوں کے سوا دونوں کے مسئلے ایک ہی ہیں !

رفع الیدین

۲۲۔ سوال : اگر رفع الیدین بھی نماز کے عمل سے ہے تو اس کی بات کھول کر بیان کیجئے یہ ضرور بتایئے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رفع الیدین کی یا کبھی کی اور کبھی نہ کی ؟

جواب : رفع الیدین ایسا فعل ہے جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل ہمیشہ رہا۔ حدیث کی مشہور کتاب ابوداؤد میں یہ حدیث اسی طرح سے آئی ہے اور اس حدیث کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں جو فرماتے ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز فرض شروع کرتے

۱۔ پہلے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر کندھوں تک لے جاتے یہ نیت باندھنا ہوا اور

۲۔ رکوع جاتے ہوئے بھی دونوں ہاتھ اٹھا کر کندھوں تک لے جاتے اور جھک پڑتے یہ رکوع ہوا

۳۔ اور رکوع سے کھڑے ہونے ہوتے بھی دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور ساتھ ہی کھڑے ہو جاتے یہ قیام ہوا

۴۔ اسی طرح دوسری رکعت میں رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت یہ عمل فرماتے (رفع الیدین کرتے)

۵۔ اگر تیسری رکعت کے لئے اٹھنا ہوتا تو اٹھتے اٹھتے اسی طرح ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے (اور یہ بھی رفع الیدین ہی ہے

۴۳۔ **سوال:** کتاب ابوداؤد کے سوا حدیث کی کسی اور کتاب میں بھی رفع الیدین کا ذکر ہے؟

جواب: آپ کیا فرماتے ہیں حدیث کی جس جس کتاب میں نماز کے مسئلے ہیں اس اس کتاب میں رفع الیدین کرنے کا مسئلہ بھی ہے۔

حدیث کی ہر ایک کتاب میں رفع الیدین کی حدیثیں ہیں

۴۴۔ **سوال:** اگر حدیث کی ہر ہر کتاب میں رفع الیدین کا مسئلہ ہے تو حنفی مذہب میں اسے کیوں چھوڑا گیا

جواب: اس کا جواب تو ان کا خود کو حنفی کہلانے ہی میں آ گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک امام جن کا نام ابوحنیفہ صاحب ہے ان کا کہا ہوا مسئلہ بیان کرتے اور اسی پر عمل کرتے ہیں اور تو اور خود کو انہی کے نام سے پکارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم حنفی ہیں اور اس پر فخر بھی کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ رفع الیدین کرنے کراتے کے خلاف ہیں حنفیوں نے یہ گانٹھ لگا رکھی ہے کہ جو کچھ امام صاحب فرمائیں گے ہم وہی کریں گے وہ بڑے عالم تھے اور وہ ہمیں رفع الیدین اور آواز سے آمین کہنے سے منع کر گئے اس لئے ہم یہ دونوں کام خود بھی نہ کریں گے اور دوسروں کو بھی منع کریں گے!

۴۵۔ **سوال:** یہ تو امام ابوحنیفہ صاحب کو رسول اللہ کے برابر ہی نہیں آنحضرت صلعم

سے بڑا سمجھا ہوگیا! توبہ! توبہ!

جواب: اے بھائی! اس بارے میں کیا کہوں آپ بات سمجھ ہی گئے ہیں کہ ایک طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ اور عمل ہے اور دوسری طرف کسی اور شخص کا فتویٰ ہے تو رسول اللہ کا فتویٰ چھوڑ کر اس شخص کے فتویٰ پر عمل کرنے کا مطلب ہی کیا ہوا۔ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں فتویٰ بھی آپ کا ہونا چاہیئے

۲۶ سوال: اب سمجھ میں آیا کہ اہل حدیث حضرات خود کو اہل حدیث کیوں کہتے ہیں! وہ کسی امام کے فتویٰ پر عمل کرنے کی بجائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فتویٰ پہ چلتے ہیں یہی بات ہے نہ! اگر یہی بات ہے تو اس میں تو بڑی عمدگی ہوئی دوسرے لوگ انہیں خواہ مخواہ بدنام کرتے ہیں

جواب: جی ہاں! ہم لوگ مسئلے کیلئے پہلے قرآن مجید دیکھتے ہیں پھر حدیث شریف میں تلاش کرتے ہیں بس انہی دونوں سے ہمیں کام ہے رہے امام صاحبان تو ہمیں ان کے حکم یا فتویٰ سے کیا مطلب ہے، قیامت کے دن ہماری شفاعت رسول اللہ علیہ وسلم کریں گے نہ امام صاحبان اس وقت کام آئیں گے قبر میں بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر ہونے نہ ہونے کا پوچھا جائے گا نہ کہ امام صاحبان کے راستے پر چلنے نہ چلنے کے مطابق دریافت ہوگا تو جس کے طریقے پر چلنے میں نجات ہے اس کے طریقے پر چلنا اور اس کے فتویٰ پر رہنا بہتر ہے یا اس کا طریقہ اور فتویٰ بہتر ہے جس کے متعلق نہ تو قرآن میں کچھ فرمایا اور نہ حدیث میں کوئی حکم دیا گیا؟ آسان لفظوں میں ہمارا مذہب ہے

ع کسی کا ہو رہے کوئی نبیؐ کے ہو رہیں گے ہم

اہل حدیث لفظ کیوں اختیار کیا گیا

۲۷ سوال: تو اچھا آپ لوگ اسی لئے خود کو حنفی نہیں بتاتے

جواب: بیشک ہم خود کو حنفی نہیں کہلاتے کہ ہم فتویٰ تو مانتے ہیں محمد رسول اللہ صلعم کا اور خود کو دین میں ماتحت بتائیں کسی اور کا! یہ تو رسول اللہ سے بغاوت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنی بغاوت کے ساتھ رسول اللہ کی بغاوت کو بھی جرم قرار دیا اور اسے جہنمی ٹھہرایا ہے سورہ جن کی یہ آیت پڑھیئے

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا (جو شخص

اللہ اور اس کے رسول کا ہے فرمان ہے وہ صدا دوزخ میں جلتا رہے گا،

۲۸۔سوال: حنفی نہ کہلانے کے معنی تو سمجھ میں آگئے بے شک شریعت کا لانا اور اس کے مسئلے بیان کرنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور کے لئے نہیں مگر! یہ تو فرمائیے کہ آپ لوگوں کا خود کو اہلحدیث کہلانے سے کیا مقصد ہے؟

جواب: ہمارے آس پاس رہنے والے خود کو حنفی کہلانے پر اس لئے فخر کرتے ہیں کہ وہ امام ابو حنیفہ کے مقلد اور ان کے فتوے پر چلتے ہیں ان کو یہ فخر مبارک ہو ہمیں اس سے کیا غرض اسے ہمارے یہاں تو!

ع کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہیں گے ہم

والا معاملہ ہے ہمیں فخر ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ وسلم کی حدیث پر عمل کرتے اور اسی وجہ سے خود کو اہل حدیث کہلواتے ہیں

۲۹۔سوال: آپ لوگوں کا ان معنوں میں خود کو اہل حدیث کہلوانا بے شک ضروری ہے آج مجھے قرآن کی اس آیت کے معنی سمجھ میں آ گئے ہیں مَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ (کسی مومن مرد اور عورت کو یہ اختیار نہیں کہ خدا اور اس کے رسول کے فتویٰ کے سوا کسی اور کے فتویٰ پر عمل کرے) اسے صاحب! قرآن مجید کے اندر رسول اللہ کی فرمانبرداری کی اور بھی تو کئی آیتیں ہیں ذرا ان آیتوں کا مطلب اور معنی بھی سمجھا ہی دیجئے

جواب: قرآن مجید میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی تمام آیتوں پر آخیر وقت میں روشنی ڈالی جائے گی. پہلے آپ رفع الیدین کی اور اور حدیثوں کا ترجمہ سن لیجئے گا! تاکہ یہ مسئلہ پوری طرح ذہن میں بیٹھ جائے

ابو داؤد کی حدیث جو حضرت علیؓ نے روایت کی اس کے سوا اور حدیثیں یہ ہیں

دوسری حدیث: بخاری میں حضرت عمرؓ کے بیٹے عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ کو نماز پڑھتے دیکھا رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک لے جاتے یہ رفع الیدین ہوتی

تیسری حدیث: صحیح مسلم میں ہے حضرت مالک بن الحویرث فرماتے ہیں

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب بھی میں نے نماز پڑھتے دیکھا رکوع جاتے اور اس سے اٹھتے وقت کانوں کے برابر اپنے ہاتھ لے جاتے اور اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے یہ بھی رفع الیدین ہی ہے

چوتھی حدیث: حضرت ابوحمید ساعدی دس صحابیوں کی مجلس میں تشریف فرما تھے ابو حمید نے فرمایا:

میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کا حال جانتا ہوں مجلس والوں نے جب سنا پا تب ابوحمید نے فرمایا

آنحضرت پہلی تکبیر کے لئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک لے جاتے رکوع کے لئے تکبیر کہتے ہوئے بھی دونوں ہاتھ کندھوں تک لے جاتے اور سجدے کے لئے اللہ اکبر کہتے ہوئے بھی دونوں ہاتھ کندھوں تک لے جاتے

برادر! ہم نے اس حدیث کا خلاصہ سنا دیا ہے

ع آگے آگے دیکھئے آتا ہے کیا

ابوحمید بات ختم کر چکے تو سب حاضرین نے کہا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ

دوست ابوحمید آپ نے سچ کہا واقعی رسول اللہ اسی طرح نماز ادا فرماتے اور ہم بھی دیکھا کئے

پانچویں حدیث: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم زلف بھی تھے ان کی بیوی حضرت اسماء تھیں اور یہ حضرت ابوبکر کی صاحبزادی ہیں زبیر رسول اللہ صلعم کے حواری بھی تھے حواری کہتے ہیں مددگار کو! سمجھ لیجئے کہ حضرت زبیر جناب رسول اللہ صلعم کے کتنی دیر قریب رہتے تھے حواری ہی جو تھے

برادر من! ذرا قرآن مجید میں حضرت عیسٰے علیہ السلام اور ان کے حواریوں کے اس معاملہ پر غور تو کیجئے

اِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ مریم کے بیٹے عیسٰی نے جب اپنے حواریوں سے کہا وقت آن پڑا ہے کون اللہ کے دین کا مددگار ہے تو حواریوں نے عرض

کیا ہم دین الٰہی کے نامر ہیں اے نبی گواہ رہیئے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور ہم مسلمان ہیں

حضرت زبیرؓ نے حدیث بیان کی کہ میں نے حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے نماز پڑھی تو میری مانند ابوبکرؓ بھی رکوع میں جانے اور اس سے سر اٹھاتے وقت بھی رفع الیدین کرتے

چھٹی حدیث، حضرت وائل ابن حجرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ نے پہلی تکبیر کے بعد اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر، اور دونوں ہاتھ اپنی بغل میں لپیٹ لئے رکوع کے وقت اللہ اکبر کے ساتھ دونوں ہاتھ بغل سے نکال کر رفع یدین کی اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے بھی رفع یدین کی

(یہ حدیث ابوداؤد میں ہے تو رفع الیدین ہی ہوئی)

۳۰۔ سوال: ان حدیثوں میں رفع یدین کا مسئلہ تو صاف ہے مگر یہ نہیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سینے پر باندھے یا ناف پر باندھے یا ناف سے نیچے باندھے؟

جواب: آپ نے یہ بات خوب پیدا کی کہ حضرت وائل کی بات میں ہاتھ باندھنے کا ذکر نہیں وائل صاحب نے جس قدر بیان کیا راوی کو اسی قدر تو لکھنا اور بتانا تھا نہ اس سے زیادہ نہ اس سے کم دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح حضرت وائلؓ سے ہاتھ باندھنے کا ذکر رہ گیا اور آپ نے رفع الیدین کا ذکر کر دیا اسی طرح اگر کسی روایت میں اور سب باتوں کا ذکر آگیا ہے مگر رفع الیدین کا ذکر نہیں آیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان صاحب نے وائل کی طرح اور باتوں کا ذکر تو کر دیا مگر رفع الیدین کی بات کہنا رہ گئی بھائی کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے؟

۳۱۔ سوال: اگر یہ کہا جائے کہ حضرت وائل بھولے نہیں بلکہ ہاتھ باندھنا غیر ضروری سمجھ کر بیان نہ کیا

جواب: یہی فہم اور عقل کہ ہمارا سلام ہے کہ نماز میں ہاتھ باندھنا ضروری نہیں جیسے باندھ دیئے تو واہ واہ! اور نہ باندھے تو واہ واہ! رفع یدین کے مخالف بھی تو کہہ سکتے ہیں کہ رفع یدین کرلی تو واہ واہ! اور نہ کی تو واہ واہ! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو دونوں طریق سے نماز پڑھی! اگر ایسا ہی ہے تو حنفیوں کو بھی دونوں طریقوں سے پڑھنا چاہیئے مگر اس طرح وہ پکے حنفی نہ رہیں گے! جناب من! اگر ہمارے لئے حدیث رسول پر چلنا واجب ہے تو ان کے ہاں امام ابوحنیفہ کے فتویٰ پر چلنا فرض ہے سد

کردی زبانِ شوق نے سب شرحِ آرزو
الفاظ میں اگرچہ صراحت نہ ہو سکی

۷ ویں حدیث۔ یہ حدیث حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کی ہے جن حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حنفیوں کی کتابوں میں فقہ سے کورا لکھ دیا گیا ہے تاکہ ان کی وہ روایتیں نہ مانی جائیں جو امام ابو حنیفہ کے فتویٰ سے خلاف ہوں ——— لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ جن کی فقہ پر حنفی مذہب کا دارومدار ہے وہ انسؓ کو "لبیب" کہتے ہیں اور لبیب کے معنی دانش ور کے ہیں۔ تو کیا حنفی اصول کے مطابق فقیہ کو دانش ور نہ ہونا چاہیئے؟ ——— ہوا یہ کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت انسؓ کو بحرین پر خالد و صولنے کے لئے تحصیلدار مقرر فرمانا چاہا۔ تو ابو بکرؓ نے عمرؓ سے اس بارے میں مشورہ کیا عمر نے کہا

ابعثہ انہ لبیب کاتب[1]

(ضرور بھیجئے۔ انس دانش ور اور پڑھنا لکھنا بھی جانتے ہیں)

یہی حضرت انسؓ دس سال کی عمر سے لے کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتگاری میں آنحضرت صلعم کی وفات تک رہے۔ غزوۂ بدر میں انسؓ نابالغ تھے۔ تب بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتگاری کے لئے بدر میں ہمراہ رہے (اصابہ نمبر ۲۷۵)

کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمر بھر رہنے سے بھی حضرت انسؓ فقہ نہ جان سکے؟ اور مندرجہ ذیل حدیث بھی جیسے انہوں نے حنفی فقہ کی دشمنی سے بیان کی۔ انسؓ کا انتقال ۹۱ھ میں بصرہ کے اندر ہوا جب کہ امام ابو حنیفہ ابھی تک پیدا بھی نہ ہوئے تھے (امام صاحب کی پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی)

حضرت انس کی حدیث یہ ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے اور اٹھتے ہوئے دونوں ہاتھوں میں

---

[1] قال محمد بن عبد اللہ الانصاری حدثنا ابن عون عن موسیٰ بن انس (راوی ۳۳ پر) ان ابا بکر لما استخلف بعث الیٰ انس یوجھہ الیٰ البحرین علی السعایۃ فدخل علیہ عمر فاستشارہ فقال ابعثہ فانہ لبیب کاتب قال فبعثہ

اصابہ جلد اول صـ ۲۷۵

رفع الیدین کرتے

(یہ روایت بخاری کے لفظ "کان" سے ہے۔ جو "کان" سدا فعل کے لئے آتا ہے)

(اور یہ حدیث کتاب صحیح ابن خزیمہ کی ہے)

۸۔ ویں حدیث: یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔ تمام صحابہؓ سے زیادہ حدیثیں انہوں نے ہی بیان کیں ان کی زیادہ تر حدیثیں امام ابوحنیفہ کے خلاف ہیں اس لئے حنفیوں نے ان پر بھی غصہ سے جاہل رہنے کا فتویٰ پھینک دیا ہے

یہ روایت بھی "کان" سے ہے۔ جو "کان" ہمیشہ کے معنوں میں ہے

اور حدیث یہ ہے کہ رسول اللہ نماز کے وقت پہلے تکبیر کہہ کر ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے پھر رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے بھی اسی طرح دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ پھر دوسری رکعت سے تیسری رکعت کے لئے اٹھتے ہوئے بھی اسی طرح دونوں ہاتھ اٹھاتے

(یہ روایت ابوداؤد میں ہے)

۹۔ ویں حدیث: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جو حضرت عمرؓ کے زمانہ سے لے کر حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد تک کوفہ میں قاضی اور مفتی دونوں عہدوں پر تھے (قاضی جج ہے اور مفتی فتویٰ دیتا ہے) یہ حدیث ان کی روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں

"میں تمہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بتاتا ہوں

آپ نے پہلی تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ جو اٹھائے تھے تو اسی طرح ہر ایک تکبیر کے ساتھ اٹھاتے گئے مگر دونوں سجدوں کے درمیان جو اللہ اکبر کہا تو اس میں ہاتھ نہیں اٹھائے"

(یہ روایت سنن دارقطنی میں ہے)

۱۰۔ ویں حدیث: حضرت براء ابن عازب مشہور صحابی ہیں اور مدینہ کے انصار قبیلہ اوس میں سے ہیں فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس طرح سے نماز پڑھتے دیکھا پہلی تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے

(اور یہ روایت مستدرک حاکم اور سنن بیہقی میں ہے)

اذان

۳۲۔سوال: اور اذان کے ضروری مسئلے کیا ہیں اس کے ساتھ نماز کی اقامت کا بھی ذکر بھی کر ہی دیجئے کہ اقامت اذان ہی کی مانند ہے یا دونوں میں کچھ فرق ہے اور یہ کہ رمضان کی سحری میں بھی اذان کا کوئی مسئلہ ہے؟

جواب: پہلے ماہ رمضان کی سحری میں اذان کا مسئلہ سنیئے

اے جناب! اذان تو سب کی ایک ہی جیسی ہے مگر رمضان کی سحری کے لئے ایک مسئلہ اور بھی ہے یہ کہ

لوگوں کو سحری کی اطلاع کے لئے ایک اذان چاہیئے اور دوسری اذان فجر کی نماز کے لئے علیحدہ چاہیئے

اور دونوں کے لئے علیحدہ علیحدہ موذن ہوں جن کی آواز میں فرق ہونا چاہیئے ان دنوں شہروں کے اندر سحری کے وقت جگانے کے لئے کچھ اور طریقے جاری کر دیئے گئے ہیں جن میں ڈھول اور تاشہ بجانے کا طریقہ تو ہماری طبیعت کے بھی خلاف ہے کچھ لوگ گا گا کر بھی اطلاع کرتے ہیں یہ بھی اچھا طریقہ نہیں اگر اللہ اکبر، اللہ اکبر، سن کر جاگئے تو اس میں کتنا لطف ہے ڈھول تاشے کی دھوں دھوں! دھوں سے جاگئے تو طبیعت تنگ بوجھل ہو جاتی ہے

معلوم نہیں آج کل گاؤں میں سحری سے جاگنے کا کیا طریقہ ہے ——

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اللہ اکبر! اللہ اکبر! سن کر جاگتے ہیں: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَوْمِ الْجَاھِلِیْنَ

اذان سن کر یہ دعا پڑھے اور موذن خود بھی یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ

(اے اللہ! تو جو اس پوری تبلیغ کا مالک اور نماز کا سبب ہے۔ محمد ﷺ کو وسیلہ اور محمود نام مقام عطا فرمائیں کا تو نے ان سے وعدہ کیا)

اور ایک دعا یہ بھی ہے: رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ

بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّاہ

(یا اللہ میں خوش ہوں تیرے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر)

جب مغرب کے وقت دن رخصت ہوتا ہے اور رات کی آمد آمد ہو تو رسول اللہ نے اس اذان کے لئے دو نہایت عمدہ فقرے اور بڑھا دیئے

اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِيْ (یا اللہ یہ گھڑی تیری رات کی آمد آمد اور دن کی روانگی کی ہے تجھے پکارنے والوں کی آوازیں بلند ہونے کا وقت بھی ہے خدایا مجھے بخش دے)

اقامت

اقامت کا مسنون یہ ہے کہ اقامت اذان کی مانند دوہری دوہری نہیں۔ بلکہ یوں ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایک مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ایک ہی مرتبہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ایک ہی بار قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس اقامت کی دعا امام اور نمازی دونوں اقامها اللہ وادامها (اللہ اس نماز کو ہمیشہ ہمیشہ جاری رکھے) ذرا آواز سے کہیں

۲۳ سوال: اگر امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا واقعی فرض ہے۔ تو اسے ذرا کھول کر بیان کر دیجئے

جواب: سورہ فاتحہ کی سات آیتیں ہیں۔ جس کا ہر نماز میں اور ہر ایک رکعت میں پڑھنا فرض ہے فرض نماز ہو سنت ہوں نفل اور وتر ہوں جنازہ ہو ہر ایک نماز میں پڑھنا چاہیئے ایک ثبوت قرآن مجید کی یہ آیت ہے

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ (سورہ حجر پ)

ترجمہ: اور اے پیغمبر ہم نے تم کو سورت فاتحہ یعنی الحمد کی سات آیتیں عطا فرمائیں جو نماز کی ہر رکعت میں بار بار پڑھی جاتی ہیں اور وہ قرآن کی ایک بڑی عمدہ سورت ہے (ڈپٹی نذیر احمد کا ترجمہ)

یہ اسی سورت فاتحہ کی سات آیتیں ہیں اور یہی سورت ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے

اور قرآن مجید کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے
کوئی نماز سورت فاتحہ کے بغیر نہیں ہو سکتی (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی ترمذی
ابن ماجہ ہر ایک کتاب)
ظاہری طور پر اس حدیث کے عربی الفاظ میں حرف "لا" جو آیا ہے تو اس لا
کے معنی وہی ہیں جو اہل حدیث اور حنفی دونوں مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کے خلاف
برتتے ہیں۔ اس حدیث میں بھی لفظ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ——— ہے حنفی لوگ قادیانیوں
کے خلاف لا کے یہ معنی کرتے ہیں (یعنی میرے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہوگا) لیکن یہاں پر
حنفی لوگ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ کو عجیب طرح بتاتے ہیں کہ اس میں حسب تحقیق
پہونے کے سوا ہر حالت میں سورت فاتحہ پڑھنا چاہیئے کیونکہ امام جو ہمارا وکیل ہے تو ہماری
طرف سے اس کا سورۃ فاتحہ پڑھنا کافی ہو گیا! سبحان اللہ! حنفی صاحبوں کی اس دلیل پر
——— کیا نماز میں امام صرف سورت فاتحہ اور اس کی ساتھ کی سورت ہی میں وکیل ہے
ان دو قلی کے سوا دوسری چیزوں کے پڑھنے میں اس کی وکالت ختم ہو گئی۔ پہلا اللہ اکبر ہے
سبحانک ہے رکوع کا اللہ اکبر ہے رکوع میں تسبیح ہے رکوع سے اٹھنے کا سمع اللہ لمن
حمدہ ہے پھر اللہ اکبر ہے سجدہ کی تسبیح ہے ——— التحیات ہے۔ درود ہے۔ السلام
علیکم ورحمۃ اللہ ہے ——— ان سب میں جناب امام کی وکالت کہا ہوئی؟

ع ستم اے دوست بے حساب نہ کر

اگر امام صاحب دام اقبالہ نماز کے وکیل ہیں۔ تو وہ جو چاہیں پڑھیں۔ ہم ان کے حوالے
ہو گئے ہمارا یہی فرض تھا تکبیریں تسبیحیں التحیات اور درود وسلام کی کیا ضرورت ہے؟
کہنا یہ تھا کہ لا نبی بعدی (حدیث) ہے ——— میرے بعد کسی قسم کا ظلی یا اصلی
نبی نہ ہوگا۔ اس لَا سے مرزا صاحب کی نبوت کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں۔ مگر لَا
صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ کے لفظ لَا کو امام نماز کے ساتھ نماز میں رد کر دیا گیا
چلئے لَا میں آپ کی خوشی سہی۔ مگر حضرت ابوہریرہؓ کے اس جملہ پر کیا کہیئے گا؟ کہ!
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس
کی نماز ناتمام ہے ——— حضرت ابوہریرہؓ کے اس فرمانے پر
ایک صاحب نے آپ سے پوچھا

امام کے پیچھے بھی سورۃ فاتحہ پڑھی جائے؟

حضرت ابو ہریرہؓ: ہاں صاحب امام کے پیچھے بھی سورۃ فاتحہ دبی زبان سے پڑھتے جاؤ (مسلم)

اور اگر یہ حدیث بھی کافی نہ ہو تو ع

امتحاں اور بھی باقی ہوں تو یہ بھی نہ سہی

تیسری حدیث حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے۔ اور آنحضرت صلعم پر نماز کچھ گراں سی ہو رہی تھی۔ سلام کے بعد آنحضرت صلعم نے ہم سے فرمایا۔

تم لوگ میرے ساتھ کچھ پڑھ رہے تھے نا؟

عرض کیا یا رسول اللہ یہی بات ہے جو آپ فرما رہے ہیں

رسول اللہ: سورۃ فاتحہ کے سوا رکعت کے قیام میں اور کچھ نہ پڑھو۔ کیونکہ الحمد کے بغیر نماز نہیں ہوتی

اور یہ حدیث ابو داؤد میں ہے

۴۳-**سوال**: اس حدیث نے تو امام کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھنا دن کی طرح روشن کر دیا!

جواب: ہمارے لئے تو لفظ لا ہی کافی تھا اور تیسری حدیث میں تو کسی کو بات کرنے کی مجال نہیں رہی۔ مگر جھگڑا بڑھانے کے لئے یہ بات گھڑ رکھی ہے کہ ظہر، عصر میں سورۃ فاتحہ پڑھ ہی لی سہی۔ لیکن فجر مغرب اور عشا کی پہلی دو رکعتوں میں جب امام آواز سے فاتحہ پڑھتا ہے تو اس وقت مقتدی کا الحمد پڑھنا خواہ مخواہ کی بات ہے۔ اس صورت میں بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے جو نافع ابن محمود نے بیان کیا اس طرح سے کہ ایک مرتبہ حضرت عبادہ ابن صامت نماز میں امام تھے اور آواز سے پڑھنے والی نماز تھی۔ عبادہ کے ساتھ ابو نعیم بھی کچھ پڑھ رہے تھے ...... نافع نے عبادہ سے کہا آپ کے ساتھ ساتھ ابو نعیم بھی تو سورۃ فاتحہ پڑھتے جا رہے تھے؟

عبادہؓ نے فرمایا انہوں نے اچھا کیا۔ ہم بھی ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے۔ تب ہم میں سے دو ایک صاحبوں نے سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ پڑھنا بھی شروع کر دیا۔ وہ ذرا آواز سے بھی پڑھ رہے تھے رسول اللہ نے سلام پھیر کر فرمایا

کیا بات ہے مجھ پر یہ بات گراں کیوں گذری ؟ تم لوگوں میں سے کوئی صاحب فاتحہ کے بعد سورہ بھی پڑھ رہے تھے کیا ؟

عرض کیا : یا رسول اللہ یہی بات ہے جو آپ فرما رہے ہیں

رسول اللہ : میرے ہمراہ جہری نمازوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ بعد کی سورت نہ پڑھا کرو۔ یہ حدیث سنن دار قطنی کے ص ۲۲۳، ۲۲۴ پر ہے۔

اس مضمون کی اور حدیثیں بھی ہیں، جو ہم بعد میں عربی ہی عربی میں آپ کو سنائیں گے۔

پھر دیکھئے، شد آنکہ گل از تنگ نئی گفتار :: رکھ دے کوئی سنن او جوامع میرے آگے[1]

۳۵۔ سوال : ان حدیثوں سے آپ نے کیا سمجھا ؟

جواب : یہ کہ امام کے ساتھ نماز میں بھی سورت فاتحہ پڑھنا اسی طرح فرض ہے جس طرح اپنی اکیلی نماز میں الحمد کا پڑھنا فرض ہے۔ خدا آپ کو دین و دنیا میں برکت والا رکھے۔ یہ مسئلے اندروں کو بھی بتانا چاہئیں خاص کر حنفی لوگوں میں ان کا ذکر ہونا ضروری ہے۔ اسے جناب! پہلے ہم بھی تو حنفی ہی تھے اور امام کے پیچھے نیت باندھ کر چپ چاپ دم سادھ کر کھڑے رہتے گر جب ہم نے بلوغ المرام اور مشکوۃ سے اس مضمون کی حدیثیں پڑھیں چودہ طبق روشن ہو گئے اور نماز میں رفع الیدین آمین اور سورت فاتحہ پڑھنا شروع کر دیا ہے

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے :: دُر، دانہ دُرج مصطفےٰ ہے

{ دُرج موتیوں کی لڑی ہے
اور دُر موتی ہے }

۳۶۔ سوال : نماز میں ہاتھ باندھنے میں جو فرق ہے دلائل سے بھی حل کر دیجئے

جواب : یہی مسئلہ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کا ہے اور بلوغ المرام کے اندر یہ حدیث موجود ہے۔ جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں کی مانند کتاب صحیح ابن خزیمہ کی حدیث ہے

حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

---

[1] بعد میں یہ ارادہ ترک کر دینا پڑا۔

ہمراہ نماز ادا کرتے ہوئے آپ کو دیکھا۔ تو دایاں ہاتھ بائیں پر تھا اور آپ دونوں کو سینے پر رکھے ہوئے تھے۔

۳۷۔ **سوال:** مولانا صاحب ایسے مسئلے اور رہ گئے ہیں جن کی تحقیق حدیث کی رُو سے ضروری ہے

ان میں دو مسئلے فجر کی نماز میں سنتوں کے متعلق ہیں

پہلا مسئلہ: اگر جماعت کھڑی ہو اور ہم گھر سے آئیں تو یہ دو سنتیں پڑھنے کے بغیر نماز میں شریک ہو جائیں یا مسجد کے اِدھر اُدھر کسی کونے میں سنتیں پڑھ کر جماعت میں شامل ہوں؟

دوسرا مسئلہ: فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے لیٹ جانے کا کیا مسئلہ ہے؟

جواب: حدیث میں ہے کہ جب فرضوں کی جماعت کھڑی ہو۔ تو اس جماعت کے ہوتے ہوئے اِدھر اُدھر پڑھنے یا مسجد سے گھر جا کر کوئی نماز پڑھنے سے ادا نہیں ہوتی (مسلم) جماعت کے ساتھ یہ فرض پڑھنے کے بعد دو سنتیں ادا کر لی جائیں اور اس کے لئے کوئی وقفہ بھی نہ ہو فوراً پڑھنی چاہئیں۔

یہ حدیث ابوداؤد میں ہے کہ صبح کے وقت ایک صاحب مسجد میں آئے جماعت ہو رہی تھی انہوں نے جماعت میں شامل ہونے کی بجائے مسجد کے ایک کونے میں جا کر سنتیں پڑھنا شروع کر دیں اور پھر جماعت میں شریک ہو گئے رسول اللہ صلعم نے معلوم کر لیا جب یہ شخص نماز سے جانے کو ہوا تو آنحضرت صلعم نے اُسے بلا کر پوچھا تم نے ایک حصہ نماز کا علیحدہ ادا کیا ہے اور دوسرا حصہ ہمارے ساتھ ادا کیا ہے تمہاری فرض نماز کون سی تھی (ابوداؤد) اس کا مطلب یہ تھا کہ فرض جماعت کے وقت علیحدہ کوئی نماز قبول نہیں ہو سکتی!

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فجر کی سنتوں کے بعد ذرا دیر کے لئے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے اور دوسروں کو بھی حکم فرماتے۔

خود لیٹنے کی حدیث حضرت عائشہؓ نے بیان کی ہے اور ترمذی شریف میں ہے مَا جَاءَ فِي الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔ اور حکم کی حدیث حضرت ابوہریرہ نے

بیان کی ہے اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ رَکْعَتَی الْفَجْرِ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی یَمِیْنِہٖ (ترمذی)
(جب کوئی فجر کی دو سنتیں پڑھ لے تو اپنے دائیں پہلو پر ذرا دیر لیٹ جائے) اور لیٹتے وقت
یہ دعا بھی پڑھے: بعد میں یہ دعا نہ لکھی جا سکی!

۳۷۔ سوال: ایک امام دو مسجدوں میں نماز پڑھا سکتا ہے۔ گر ایسا ہے ظاہر میں یہ
مسئلہ کچھ عجیب سا معلوم ہوتا ہے اس کا ثبوت یا انکار دونوں میں سے کوئی ایک بات
حدیث سے بتائیے (تاکید کی وجہ سے یہ مسئلہ دوبارہ لکھا گیا)

جواب: جی ہاں! ایک شخص دو مسجدوں کی امامت کرا سکتا ہے۔ حضرت معاذ بن
جبلؓ خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ کر ایک اور مسجد میں جا کر
امامت کراتے تھے[1]

۳۸۔ سوال: سجدہ تلاوت کا مسئلہ کیا ہے اور قرآن مجید کی کس کس آیت پر ہے
یہ سجدہ واجب ہے یا مستحب ہے اچھی طرح سے بیان کیجئے

جواب: سجدہ تلاوت نماز میں ہو یا نماز سے باہر تلاوت میں ہو۔ اللہ اکبر کہہ کر
سجدہ میں جائے۔ قرآن مجید ادب سے ایک طرف رکھ دے اور سجدہ سے اٹھ کر پھر پڑھنا
شروع کر دے یا نہ کرے یہ اور بات ہے۔ اور نماز میں جہاں سجدہ کی آیت آ جائے وہاں
بھی اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جائے۔ اس کی دعا ایک ہی ہے

سجدہ تلاوت کی دعا: سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ[2] (میرا چہرہ اس کے حضور سجدہ کرتا ہے جس نے اسے پیدا کیا اس میں کان اور
آنکھیں لگائیں یہ اسی کی امداد سے ہے)

اگر تانگے، گھوڑے یا ریل وغیرہ میں تلاوت کر رہا ہے۔ یہ سجدہ تب بھی کیا جائے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز اپنی سواری پر یہ سجدہ کیا تھا (بخاری)

اور اس کو تعبیر سجدہ تلاوت پر آنحضرت صلعم نے فرمایا
صاحبان یہ سجدہ فرض نہیں جو نہ کرنے والے پر گناہ ہو البتہ سجدہ کرنے پر
ثواب ضرور ہے (بخاری)

---

[1] متفق علیہ: مشکوٰۃ (عربی) مع اپنا خانہ فاروقی دہلی صفحہ ۱) میں دیکھیں [2] مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی

رسول اللہ وعظ فرما رہے تھے۔ آیتِ سجدہ آ گئی آپ نے اور آپ کو دیکھ کر وعظ میں شریک تمام حاضرین نے سجدہ ادا کیا (ابوداؤد)

یہ دیکھو کہ وہ مسلمان رسول اللہ کی پیروی کس طرح کرتے تھے۔

نماز میں یہ سجدہ: اگر نماز میں امام سجدہ کرے تو مقتدیوں پر بھی سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی فرماتے ہیں۔ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہمیشہ یہ عمل جاری رکھا (ابوداؤد)

یہ سجدے ۱۴ ہیں: حضرت عمرو ابن العاص کی حدیث میں قرآن کے پندرہ سجدے ہیں

(۱) سورہ اعراف نمبر سورہ ۷ کے آخری لفظ پر (یہ لفظ اس لئے نہیں لکھے گئے کہ انہیں پڑھنے پر بھی سجدہ کرنا پڑے گا

۲۔ سورہ رعد نمبر ۱۳ کے دوسرے رکوع میں لفظ اصال والی آیت پر

۳۔ سورہ نحل نمبر ۱۶ پانچویں رکوع کی آخری آیت میں لفظ ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ والی آیت میں

۴۔ سورہ بنی اسرائیل نمبر ۱۷ کے آخر کی دو آیت چھوڑ کر ان سے پہلی آیت کے لفظ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا والی آیت پر

۵۔ سورہ مریم نمبر ۱۹ کے تیسرے رکوع میں لفظ اِذَا تُتْلٰى والی آیت پر

۶۔ سورہ حج نمبر ۲۲ میں دو سجدے ہیں
پہلے رکوع میں آیت فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ کے بعد والی آیت پر ہے

۷۔ اسی سورت کے ۸ ویں رکوع کی آیت پر يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا والی آیت کے آخری رکوع کے شروع میں سجدہ ہے۔

۸۔ سورہ فرقان نمبر ۲۵ لفظ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ میں چوتھے رکوع کے اندر سجدہ ہے

۹۔ سورہ نمل نمبر ۲۷ کے دوسرے رکوع کی آخری آیت سے ذرا پہلے اور لفظ يَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ سے ذرا بعد میں سجدہ ہے

۱۰۔ سورہ الم تنزیل سجدہ نمبر ۳۲ کے دوسرے رکوع کی آیت اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ والی دوسرے رکوع میں آیت مآب سے پہلے آیت میں سجدہ ہے۔

۱۱۔ سورہ حم سجدہ نمبر ۴۱ کے ۵ ویں رکوع کے لفظ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ میں سجدہ ہے

۱۲۔ سورہ النجم کے آخری لفظ پر سجدہ ہے

۱۳۔ (میں بھول گیا)

۱۴۔ سورہ انشقاق نمبر ۸۴ میں لفظ واذا قری علیہم القرآن میں سجدہ ہے

۱۵۔ سورہ علق نمبر ۹۶ کے آخری لفظ کلا لا تطعہ میں بھی سجدہ ہے

یہ سجدے نماز سے باہر بھی بغیر وضو کے بھی ادا کئے جا سکتے ہیں

آمین آواز سے کہنا

۳۹۔ سوال: اہل حدیث کی طرف سے نماز میں رفع الیدین کی صداقت تو سمجھ میں آ گئی ہے اب ذرا آمین آواز سے کہنا کو کھول کر بیان کیجئے

جواب: نماز میں آواز سے آمین کہنا اسی طرح سنت ہے جس طرح ایک معنوں میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین پر چلنا سنت ہے۔ آنحضرت صلعم نے ہمیں دین بتایا اور ہم نے اس دین کی پیروی کی۔ آنحضرت نے ہمیں آمین سنائی۔

ع تیری آواز مکے اور مدینے

آمین میں اپنی آواز کھینچی کی اور ہم نے بھی آپ کی یہ سنت اسی طرح ادا کی جس طرح آنحضرت صلعم نے اس پر عمل فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آمین سے یہودی جلتے ہیں۔ ہم نے بھی ان کو جلانے کی غرض سے آمین کا ورد جاری رکھا۔ یہ حدیث بھی ہم ابھی آپ کو سنائیں گے پھر رفع الیدین کی مانند آواز سے آمین کہنے کی روایتیں حدیث کی ہر کتاب میں موجود ہیں کیا ان تمام حدیثوں کو جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہدایت کرتی ہیں اور وہ آمین آواز سے کہنے پر ہیں سب کو ایک امام کے کہنے پر چھوڑ دیا جائے!

ع محبت کا یہ بھی ہے کوئی قرینہ!

سب اماموں کا قول یا فتویٰ اور حکم یا فیصلہ ایک طرف اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اشارہ ایک طرف: بخدا! ہم اماموں کے صاف فتویٰ کو آنحضرت صلعم کے ذرا

سے انکار سے پرچھوڑ دیں گے آخر قیامت کے روز ہماری شفاعت رسول اللہ فرمائیں گے یا امام صاحبان کریں گے! یا اللہ تو اس پر گواہ رہیو! کہ!

ع تیرے رسول سے کرلی ہے دوستی ہم نے

آواز سے آمین کی ۱۲ احادیث ان کی کتابوں کے نام کے ساتھ

۱۔ حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آنحضرت صلعم نے نماز کے اندر آواز سے آمین پکاری (ابوداؤد)

۲۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم جب بھی نماز میں غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ پڑھتے تو اس قدر سے آمین پکارتے کہ پہلی صف والے تمام نمازی سُن لیتے (ابوداؤد)

۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کسی ایسی جگہ گئے جہاں کے باشندوں کو آواز کے ساتھ آمین کہنے کا مسئلہ نہ پہنچا تھا آپ نے فرمایا۔ یہ لوگ آواز سے آمین نہیں پکارتے حالانکہ رسول اللہ ولا الضالین کے بعد اتنی آواز سے آمین پکارتے کہ پہلی صف کے لوگ سن کر اس آواز میں اپنی آواز ملاتے تو مسجد نبوی گونج اٹھتی (ابن ماجہ)

۴۔ حضرت عطا فرماتے ہیں میں نے ایسے دو سو صحابہ کو پایا جو جماعت میں امام کے ولاالضالین کہنے کے بعد آواز سے آمین پکارتے بیہقی اور ابن حبان)

۵۔ حضرت عطا (اوپر والے) فرماتے ہیں ہم نے حضرت زبیر ابن العوام کے ساتھ مسجد نبوی میں نماز پڑھی تو زبیر کے ساتھ مقتدیوں نے بھی اسی طرح آواز سے آمین پکاری کہ مسجد گونج اٹھی

اور حضرت ابوہریرہ آمین کہنے کے لئے لوگوں سے فراخدلی کی تاکید کرتے۔

نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر کے متعلق فرمایا۔ وہ خود بھی آواز سے آمین کہتے اور دوسروں کو بھی یہ تاکید کرتے (بخاری)

۶۔ عطا جن کا ذکر نمبر (۵) میں ہے۔ فرماتے ہیں میں نے مسجد نبوی میں دو سو صحابہ کو ولاالضالین کے بعد اس آواز سے آمین پکارتے سنا کہ مسجد گونج اٹھتی (بیہقی)

اگر دو سو صحابہ کا آواز سے آمین پکارنا بھی کوئی بات نہیں تو کیا ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو دوبارہ دنیا میں لاکر آپ سے مسئلہ دریافت کریں؛

۷۔ نعیم مجمر فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ نماز پڑھی وہ امام تھے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پوری پڑھی بسم اللہ کے بعد الحمد پڑھی اور ولا الضالین کے بعد آمین پکاری۔ ہر رکن میں وہ اللہ اکبر کہتے۔ اور نماز پوری کرنے کے بعد ہم سے فرمایا۔ یہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھی ہے (نسائی)

۸۔ حضرت علی فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم کو میں نے ولا الضالین کے بعد آمین پکارتے سنا (ابن ماجہ)

۹۔ عبد الجبار ابن وائل نے اپنے والد وائل سے سُنا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ کئی نمازیں پڑھیں۔ آپ ہر دفعہ ولا الضالین کے بعد اس زور سے آمین کہتے کہ ہم سے سُن پاتے (ابن ماجہ)

۱۰۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ یہودی تمہارے دین میں سے آمین پر زیادہ جلتے ہیں (ابن ماجہ)

۱۱۔ حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا یہودی تمہارے تمام اعمال میں سے آمین پر زیادہ جلتے ہیں (ابن ماجہ)

۱۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے فرمایا (امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کرے۔ تب تم بھی آمین پکارو؛ دیکھو جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے ہم آواز ہو جائے۔ اس کے پہلے اور پچھلے تمام گناہ معاف ہیں (بخاری)

سوال کرنے والے: اے صاحب! ہم تو اب تک بھول ہی میں رہے یہ لوگ ہمیں آمین رفع الیدین سے اس طرح ڈراتے رہے جیسے وہ شیر ببر ہے۔ اور یہ خونخوار چیتا خدا آپ کا بھلا کرے ان دونوں مسئلوں میں ہماری تسلی کر دی۔ لوگ باپ دادوں کی یہ رسمیں نہ چھوڑیں کہ وہ ایسا نہ کرتے تھے تو ہم کیا کریں۔ مگر ہماری تو یہ ہے جو آج سے اس بارے میں مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَآءَنَا کبھی زبان پر لائیں

۴۰۔ سوال: نماز کے اندر کیا کیا دعائیں ہیں اور ان سب دعاؤں میں بہتر اور افضل کون کون سی دعا ہے

جواب: معاف کیجئے۔ ہر دعا اس کے موقعہ پر بتانے سے بہتر ہے کہ ہم آپ کے لئے ایک انمول نماز مترجم مہیا کر دیں جس میں ہر دعا کا ترجمہ بھی ہوگا۔ مگر اس موقعہ پر ہم نماز کی ہر دعا کا شروع بتا دیتے ہیں۔

۱۔۱ اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ سینہ پر باندھ لیجئے (مسند امام احمد و صحیح ابن خزیمہ)

۱۔۲ اب حضرت ابراہیم علیہ السلام والی یہ دعا پڑھیئے: إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

اس کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

اور کبھی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھے

۴۱۔ سوال: آپ نے پہلی اور دوسری دعائیں اتنی طویل بتادیں کہ اگر ہم حنفی اماموں کے پیچھے نماز ادا کریں تو ان دعاؤں کے ساتھ الحمد شریف اور الحمد کے بعد سورۃ تو ایک طرف یہی دعا اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ ۔۔۔۔۔ بھی نہیں پڑھ سکتے اور نماز میں دل جمعی ضروری ہے

جواب: بے شک جو لوگ نماز کو ایک قسم کا معراج سمجھتے ہیں انہیں ایسے اماموں کے ساتھ نماز پڑھنے میں اوپر اڑنے کی بجائے زمین میں دھنس جانے کا ڈر رہتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گھر میں نماز ادا کرنے کے بعد اگر مسجد میں آسکیں تو ایسے اماموں کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیں لیکن کون سی جگہ ہے جہاں گھر سے دوسرا دور اہل حدیث کی مسجد نہ ہو۔ اگر نہیں تو اس کی فکر کیجئے کہ ایسی مسجد اور ایسا امام دو نعمتیں میسر ہوں تب تو دو تمنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِينَ (نماز مومن کا معراج ہے) پوری ہو جائے۔ پھر حنفی لوگ اپنی مسجدوں میں اہل حدیث کا نماز پڑھنا پسند بھی تو نہیں کرتے۔ کبھی آمین پر

مسجد سے نکال دیتے ہیں کبھی رفع الیدین پر ذلیل کرتے ہیں اس پر خود کو اصلی سنی کہتے ہیں ان کا خود کو صرف حنفی کہنا صحیح ہے سنی تو ہم ہیں

۴۲۔ سوال: گریہ جو ہر ایک کے پیچھے نماز ادا کرنے کا مسئلہ ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے آپ کا یہ مشورہ کیا معنی رکھتا ہے

جواب: ہر ایک کے پیچھے نماز پڑھنا بات اور تھی گردن گئی کچھ اور جلدی نماز پڑھنے والے اماموں کے ساتھ یہ بات نہیں بنتی!

اور دیکھئے ہر ایک کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم سیاسی فتنوں کے موقعہ پر ہے سیاسی فتنے کیا ہیں ان میں نہ پڑیئے

۴۳۔ سوال: وتر میں دعائے قنوت کا طریقہ اور دعا دونوں سمجھا دیجئے تو سبحان اللہ

جواب: وتر کی آخری رکعت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت ہاتھ[1] اٹھا کر پڑھیئے اور دعا یہ ہے۔ اسے دل لگا کر یاد کر لیجئے گا

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْ مَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْ

یا اللہ! جس طرح تونے اوروں کو ہدایت دی مجھے بھی یہ نعمت ملے۔ جس طرح تونے اوروں

مَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْ مَنْ تَوَلَّيْتَ

کو امن دیا مجھے بھی عافیت نصیب ہو۔ جس طرح تو اوروں کا والی ہو میرا بھی بن!

وَبَارِكْ لِيْ فِيْ مَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ

جو کچھ مجھے دیا اس میں برکت دے۔ مجھے اپنے تکلیف دہ فیصلوں سے بچائیے

تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

اے اللہ! تو جو چاہے کر سکتا ہے اور تیرے خلاف کچھ نہیں کیا جا سکتا ہے

---

[1] تحفۃ الاحوذی پہلا حصہ صفحہ ۲۲۲ سطر ۱۳

[2] کتاب مصنف ابن ابی شیبہ درحدیث ہی کی کتاب ہے

سجدہ سہو

۴۴۔ سوال: کبھی کبھی نمازی بھول بھی جاتا ہے۔ اس حالت میں کیا کرنا چاہیئے۔

جواب: اس بھول کا عربی نام سہو ہے۔ اور اس سہو میں دو سجدے ہیں ایک نہیں ہے مگر جس طرح بھول کی الگ الگ صورتیں ہیں۔ اسی طرح سجدہ سہو کی صورت بھی علیحدہ علیحدہ ہیں۔ مگر یہ سجدے ہر صورت میں دو ہیں بعض حالتوں میں سلام سے پہلے ہیں اور بعض حالتوں میں سلام کے بعد ہیں

حدیث یا سنت کی رو سے اس کی مختصر بات یہ ہے

۱۔ اگر چار کی بجائے تین رکعت کا گمان ہو تو ایک رکعت پڑھ کر دو سجدے کرلے (مسلم)

۲۔ اگر یہ رکعت کا گمان زیادہ ہے مگر اس کا یقین نہیں۔ تو بھی دو سجدے ہی کرے (بخاری اور مسلم)

۳۔ اگر ۵ رکعت کی بجائے ۴ کا گمان ہے تو بھی دو سجدے کرے

۴۔ مسجد سے نکل کر گھر آ پہنچا اور خیال گذرا کہ میں نے ۴ کی بجائے ۳ رکعت ادا کی تھیں۔ تب گھر ہی میں ایک رکعت ادا کر کے دو سجدے کرنے

۵۔ اگر ۳ یا ۴ رکعت والی نماز میں پہلے التحیات پر بیٹھنا بھول گیا ہے۔ تو سلام کر دو سجدے کرے۔ اس حالت میں اگر مقتدی نہ بولے تھے اور امام جو کھڑے ہی ہو گئے تب انہیں سبحان اللہ نہ کہنا چاہیئے۔ اور امام کے ساتھ کھڑے ہو جانا چاہیئے سبحان اللہ تو ان کے اٹھنے کے وقت تھا۔ اب نہیں (بخاری اور مسلم)

سہو کے یہ سجدے کمی میں گمان پر سلام کر لینے کے بعد ہیں اور زیادتی کے خیال پر سلام کر لینے سے پہلے ہیں ——— مگر سلام سے پہلے کا مسئلہ یہ نہیں کہ آخری رکعت میں التحیات ختم کر کے ایک طرف سلام پھیرا اور سجدے کیے اور پھر سے التحیات سے لے کر سلام تک آ پہنچے۔ یہ مسئلہ غلط ہے

سجدہ سہو کا وقت آخری سلام سے پہلے یا بعد میں ہے۔ التحیات اور

درود کے درمیان نہیں

۴۵۔ سوال: جب سے آپ مجھے سنت کے مطابق نماز ادا کرنے کی ہدایت فرما رہے ہیں۔ اس کے کچھ روز بعد سے میں اہل حدیث اماموں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہوں۔ کبھی کبھی امام صاحب مغرب، عشاء اور فجر کی نماز میں بعض ایسی سورتیں پڑھتے ہیں جن کے شروع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ کہتے اور کبھی بَلَىٰ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ کہتے۔ اور سورہ رحمٰن میں بار بار آنے والی آیت فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ کے جواب میں تو ہر بار کچھ پڑھتے ہیں۔ ذرا یہ مسئلہ بھی سمجھا دیجئے گا

جواب: یہ سورتیں تعداد میں (۹) ہیں۔ ان میں امام اور مقتدی دونوں کو برابر پر چلنا ہوگا۔ اس طرح کہ

۱۔ سورہ رحمٰن میں فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ جو آتا ہے۔ تو اس کے ساتھ (بعد میں) ہر مرتبہ دونوں یہ دعا پڑھیں لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ (یا اللہ ہم تیری کسی بات کو غلط نہیں کہتے)

۲۔ سورۃ ملک (پارہ ۲۹) کے آخر میں جو آیت ہے قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ (ان سے کہیے کہ اگر پانی کے تمام سوتے خشک ہو جائیں تب تمہارے لئے کون پانی لاسکتا ہے)

اس آیت پر امام اور مقتدی دونوں یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ (وہ اللہ جو تمام عالم کا پروردگار ہے پانی لا سکتا ہے)

۳۔ سورۃ قیامۃ (پارہ ۲۹) کے آخر کی یہ آیت اگر امام پڑھے أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ (کیا اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں) تو امام اور مقتدی دونوں اس آیت کے بعد یہ الفاظ کہیں سُبْحَانَكَ فَبَلَىٰ (کیوں نہیں وہ اللہ مردہ زندہ کرنے کی خامی سے پاک ہے

۴۔ سورہ مرسلات (پارہ ۲۹) میں جب امام پڑھے فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (اس کے بعد وہ لوگ اور کس بات پر ایمان لائیں گے) تب امام اور مقتدی دونوں یہ کہیں آمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهُ (ہم صرف اللہ پر ایمان لاتے ہیں

۵۔ سورۂ نبأ (پارہ ۳۰) میں اگر امام ﴿وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا﴾ (اس روز کافر افسوس کے ساتھ کہے گا بہتر تھا کہ میں مٹی ہوتا) کہے تب امام اور مقتدی دونوں یہ الفاظ پڑھیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ (یا اللہ میں کفر سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

۶۔ سورۂ اعلیٰ (پارہ ۳۰) میں جب امام اس سورہ کی پہلی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (پاکی ہے رب کی ذات کے لئے) پڑھے تو امام اور مقتدی دونوں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى (یا اللہ تو برتر ہے) آواز سے پڑھیں

۷۔ سورۂ غاشیہ (پارہ ۳۰) کی آیت ﴿إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم﴾ (آخر تمہیں ہماری طرف لوٹنا اور ہمیں تمہارا حساب لینا ہے) امام پڑھے تو امام اور مقتدی دونوں اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنَا حِسَابًا يَّسِيْرًا (یا اللہ ہمارے حساب میں رعایت فرما) کہیں

۸۔ سورۂ تین (پارہ ۳۰) کی آیت ﴿أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ﴾ (کیا صرف خدا ہی سب سے بڑا حاکم نہیں) اگر امام سے پڑھے تو امام اور مقتدی دونوں آواز ہی سے بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ (کیوں نہیں بے شک خدا سب سے بڑا حاکم ہے اور میں اس پر گواہ ہوں) پڑھیں

۹۔ سورۂ قارعہ (پارہ ۳۰) کی آیت ﴿وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ نَارٌ حَامِيَةٌ﴾ (پھر تم کیا سمجھے کہ ہاویہ کیا چیز ہے وہ دہکتی ہوئی آگ ہے) تو امام اور مقتدی دونوں اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ (یا اللہ مجھے دوزخ سے دور رکھیو) آواز سے پڑھیں

ان دو سورتوں کے سوا شاید کوئی اور بھی ہو اس وقت یاد نہیں پڑتی۔

جمعہ کی نماز اور خطبہ

پہلا سوال: کیا جمعہ کی نماز ہر بستی میں با جماعت پڑھنا واجب نہیں؟ یا اس کے لئے ایسا شہر ہونا چاہیئے جس میں کچہری بھی ہو جیسے آج کل کے تحصیلی شہر اور وہ بستی اتنی بڑی ہو کہ اس میں بسنے والے مسلمان وہاں کی بڑی مسجد میں نہ سما سکیں؟

جواب: قرآن مجید میں سورت جمعہ کی یہ آیت تو آپ نے بھی پڑھی اور سنی ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ

(مومنو! جمعہ کی اذان سنتے ہی مسجد میں نماز کے لئے پہنچ جاؤ)

اس آیت کی تشریح میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گاؤں بستی اور کچہری کی کوئی حد بندی نہیں فرمائی ـــــ خیال رہے کہ عید کی نماز بھی نماز جمعہ کی طرح ہر بستی اور گاؤں میں ہو سکتی ہے اور ہونا ہی چاہیئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا اور آپ ہی کا فرمانا بجا ہے لہذا

۱۔ جمعہ کی نماز ہر شہر محلہ اور گاؤں میں پڑھنا واجب ہے

۲۔ جمعہ کا وقت ظہر کی نماز ہی کا وقت ہے

۳۔ جس کسی پر نماز فرض ہے اس پر جمعہ بھی فرض ہے

(بیمار اور مسافر پر فرض نہیں)

۴۔ جمعہ کی نماز میں نہ آنے کی سزا اس شخص کو اس کے گھر سمیت جلا دینا ہے یہ حدیث مسلم شریف میں ہے

۵۔ جمعہ کے لئے غسل، صاف لباس اور خوشبو سنت ہے (مسند احمد)

۶۔ نماز جمعہ کے لئے مسجد میں سب سے پہلے آنے پر ایک اونٹ کی قربانی کا ثواب ہے۔ دوسرے نمبر والے کو گائے، تیسرے کو بکری، چوتھے کو مرغ اور پانچویں کو انڈے کی قربانی کا ثواب ہے (بخاری)

۷۔ جمعہ کے روز سورج نکلنے سے لے کر ڈوبنے تک ایک ایسی گھڑی ہے۔ جس میں دعا قبول ہوتی ہے

۸۔ جمعہ کے خطبہ کا وقت دوسری اذان سے لے کر ذرا دیر میں ختم ہو جاتا ہے۔ مگر واعظ بہت زیادہ دیر کر دیتے ہیں۔ ایسا نہ کرنا چاہیئے

حضرت سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ جمعہ پڑھ کر نکلتے تو دیواروں کا سایہ تلاش کرتے (بخاری، مسلم)

۹۔ جو شخص جمعہ کے لئے مسجد میں آئے خواہ امام خطبہ کہہ رہا ہو۔ تب بھی وہ دو سنت ضرور پڑھ لے

۱۰۔ امام ممبر پر بیٹھتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہے اور بیٹھے ہوئے سب لوگ علیکم السلام کہیں۔

۱۱۔ خطبے کے وقت امام کے ہاتھ میں لاٹھی یا چھڑی کچھ نہ کچھ ضرور ہونا چاہیئے

۱۲۔ نمازی خطبہ کے وقت واعظ کی طرف منہ رکھیں

۴۷۔ سوال: دونوں عیدوں کے مسئلے بھی بتا دیجیئے گا

جواب: عیدیں دو ہیں چھوٹی عید اور بڑی عید تھوڑی سی مدت ہوئی کہ دو عیدیں اور بنالی گئی ہیں

۱۔ عید میلاد۔ یہ عید رسول اللہ کی ولادت کے روز منائی جاتی ہے

۲۔ عید معراج یہ عید آنحضرت صلعم کے معراج کی رات منائی جاتی ہے

یہ دونوں عیدیں بدعت ہیں اگر رسول اللہ نے بدعت کو گمراہی نہ کہا ہوتا تو نہ معلوم بدعت کہاں تک اپنے پاؤں پھیلا لیتی

۴۸۔ سوال: بدعت کیا ہوئی؟ یہ لفظ تو آج سننے میں آیا

جواب: بدعت وہ کام ہے جسے دین سمجھا جائے مگر وہ دین نہ ہو

آپ نے کبھی سنا کہ صحابہؓ نے آنحضرت صلعم کی پیدائش اور معراج کی عید منائی ہو۔ یہ کام بدعت ہیں۔ دیکھو صاحب! رسول خدا کی محبت آپ کے راستے سنت پر چلنا ہے

۴۹۔ سوال: تو بدعت گناہ ہی ہوا نہ!

جواب: ایسا گناہ ہے جس پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ (ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی دوزخ کا ایندھن ہے)

۵۰۔ سوال: اس کا مطلب یہ ہوا کہ گمراہ شخص دوزخی ہے

جواب: یہی مطلب تو ہے!

دونوں عیدوں کے مسئلے: نماز سے پہلے غسل کرنا ہے ہو سکے تو عمدہ کپڑے اور خوشبو لگائیے۔ گھر سے عیدگاہ کی طرف ایک راستے سے جانا اور لوٹتے ہوئے دوسری راستے آنا سنت ہے اور نماز بستی سے باہر پڑھا جاتے اور آتے ہوئے

دنوں پر تکبیریں بلند آواز سے کہنا بھی سنت ہے تکبیریں یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

عیدگاہ میں عمارت، دیواریں اور محراب یا منبر نہ ہونا چاہیئے۔ عیدگاہ کا اصلی نام مُصَلّٰی ہے

تندرست اور ایسی ـــــ بیمار عورتیں بھی عیدگاہ میں آئیں۔ تندرست عورتیں نماز میں شریک ہوں اور ایسی ـــــ بیمار ـــــ جماعت سے علیحدہ رہیں مگر دعا میں ضرور شریک ہوں

اگر بارش یا کسی اور وجہ سے عید مسجد میں پڑھی جائے تو ایسی ـــــ عورتیں مسجد میں نہ جائیں۔ عید کی دو رکعت ہیں جمعہ کی مانند اس میں بھی الحمد اور سورت دونوں آواز سے پڑھنا ہے

عید کی نماز میں دونوں رکعتوں کے اندر تکبیریں بھی ہیں

پہلی رکعت میں سات ـــــ اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کل بارہ ہوئیں تکبیریں رکعت شروع کرنے کے وقت کہنا ہیں ان تکبیروں کی حدیث اس طرح سے ہے

عمرو بن عوف صحابی نے کہا۔ رسول اللہ صلعم نے دونوں عیدوں کی پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں (یہ حدیث ترمذی میں ہے)

نماز پڑھ کر نمازی اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں اور امام خطبہ کے لئے کھڑا ہو جائے اور اپنی بولی میں وعظ کہے

جمعہ کی نماز میں فرض سے پہلے خطبہ تھا، مگر عید میں نماز کے بعد خطبہ ہے اور دعا بھی خطبہ کے بعد ہے

عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت دونوں نہیں۔ کسی سے پہلے اور بعد میں نفل بھی نہیں

اگر عید جمعہ کے روز آپڑتی ہے تو نماز جمعہ کے لئے آنا فرض نہیں رہتا

بارش کی نماز

۵۱- سوال: بارش نہ ہو، سوکھا پڑ جائے تو اس کے لئے دعا کا کیا طریقہ ہے

جواب: اس نماز کا نام استسقا ہے۔ اس کا وقت سورج نکلنے کے بعد ہے۔ اور اس کی جگہ بستی سے باہر جنگل میں ہے۔ عید کی مانند اس کے لئے عمدہ لباس کی بجائے پھٹے پرانے کپڑے ہوں جنہیں دیکھ کر پروردگار کو اور ترس آجائے۔ اور بارش کا دروازہ کھل سکے۔ اپنی چادر اس طرح الٹائیں کہ چادر کا بایاں پلہ دائیں رخ پر آجائے اور دایاں پلہ بائیں طرف آجائے۔ اس نماز کی دعائیں یہ ہیں

۱- اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا : یا اللہ ہمیں مینہ کے پانی سے سیراب کر دے

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا : یا اللہ ہمیں مینہ کے پانی سے سیراب کر دے

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا : یا اللہ ہمیں مینہ کے پانی سے سیراب کر دے

قَطَقِطَا تَعَلَّا یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

امام یہ دعا قبلہ رو ہو کر پڑھے۔ دونوں ہاتھ الٹے اٹھائے دعا کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کر کے اپنے منہ پر ہاتھ پھیر لے اور دو رکعت نفل ادا کرے۔ اس نماز میں خطبہ پہلے ہے اور نماز خطبہ کے بعد ہے (مسند امام احمد، ابن ماجہ)

اس کی یہ دعائیں بھی ہیں

۲- اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا مَرِیْعًا غَیْرَ اٰجِلٍ[1] (یا اللہ ہمیں مینہ کے پانی سے سیراب کر ایسا پانی جس کا انجام اچھا ہو اور برسنے میں دیر نہ کرے)

۳- اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بِلَادَکَ الْمَیِّتَۃَ (یا اللہ اپنے بندوں اور چوپاؤں کو سیراب فرمائیو۔ اپنی رحمت عام کیجیو۔ اور اپنی بستیوں کو زندہ فرمائیو)

۴- اَللّٰھُمَّ جَلِّلْنَا سَحَابًا کَثِیْفًا قَصِیْفًا دَلُوْقًا ضَحُوْکًا تُمْطِرُنَا فِیْہِ رَذَاذًا (یا اللہ گھنگھور گھٹا اٹھے گرجتی چمکتی ہوئی آئے اور جل تھل ایک کردے

---

[1] ابوداؤد باب رفع الیدین فی الاستسقاء

بوندیں برسانے والا مینہ سیراب کر دے)

۵۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ، نَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ (یا اللہ تو ہی معبود اور غنی ہے ہم تیرے محتاج ہیں ایسا مینہ برسا جس کی بدولت قوت اور سہولت حاصل ہو)

بارش میں جمعہ کی نماز مسجد یا کسی بڑے ہال میں پڑھی جائے۔ اگر یہ سینما کا ہال نہ ہو وہ تو گرجا کا گھر ہے۔

عید الفطر کے خاص مسئلے: ۱۔ نماز سے پہلے فطرہ ادا کرنا اور فطرہ کی مقدار مختلف ہے اپنے ہاں کے عالم سے پوچھئے

۲۔ کچھ کھا پی کر عید گاہ جانا ہے

عید اضحیٰ کے خاص مسئلے: ۱۔ عید کا چاند نکلنے سے لے کر قربانی تک بال اور ناخن نہ کترنا چاہیئے

۲۔ نماز کے بعد قربانی چاہیئے

۵۲۔ سوال: عید و بارش کی نماز کے مسئلے تو آپ نے بتا دیئے اب سفر کی نماز کا ذکر کیجئے۔

جواب: سفر کی نماز ہی قصر ہے۔ قصر کے معنی کمی کے ہیں۔ سفر کی نماز میں تصرف فرضوں میں کمی کرنا ہے۔ اس طرح سے کہ ظہر، عصر اور عشا کے چار چار فرضوں کے دو دو فرض پڑھنا ہے۔ مگر مغرب کے فرض تین ہی رہیں گے اور فجر کی دو سنتیں بھی پڑھنا ہوں گی باقی نمازوں کی سنتیں اور نفل ضروری نہیں نفل بھی سنتیں ہی ہیں نفل نام بعد میں رکھا گیا سفر میں دو نمازوں کا جمع کرنا جائز ہے۔ ظہر کو عصر کے ساتھ اور مغرب کو عشا سے ملا کر اور قصر یوں شروع ہوتی ہے آپ گھر سے نکلے بستی سے باہر ہی ظہر کا وقت شروع ہو گیا یہاں ہی سے قصر واجب ہے۔ پردیس سے واپسی پر اگر اپنی بستی سے باہر کسی نماز کا وقت آ گیا تو قصر کا حق دار ہے اور اگر بستی میں قدم آنے پر وقت ہوا تو پوری نماز واجب ہے

ریل۔ کار۔ ہوائی جہاز۔ پیدل۔ تانگہ ہر ایک سفر ہی کی حالت ہے
جس مقام یا شہر میں ۳ دن سے زیادہ رہنے کا ارادہ ہو وہاں قصر نہیں (لفظ ارادہ کا خیال رہے یا اپنے ان کے اہل حدیث علماء سے پوچھیے)

لقمہ اور سجدہ سہو

۵۳۔ سوال: نماز باجماعت کی حالت میں لقمہ اور سجدہ سہو کیا ہوتے ہیں

جواب: امام قرأت میں کوئی لفظ یا آیت بھول گیا تو مقتدی کا وہ لفظ یا آیت آواز سے پڑھ دینا لقمہ ہوا۔ جو نفل اور فرض دونوں نمازوں کے لئے جائز ہے

اور سجدہ سہو ہے کمی کی حالت میں ——— سلام کے بعد
زیادتی کی حالت میں ——— سلام سے پہلے

اگر نماز میں امام بھول جائے تو مرد مقتدی آواز سے سبحان اللہ کہے گر عورت اپنے ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے ہاتھ کی پشت پر مارے اور سبحان اللہ نہ پڑھے

امام کی شرطیں

۵۴۔ سوال: امام کیسا ہو کیسا نہ ہو۔ یہ جھگڑا بہت رہتا ہے اس کی قوم کیا ہو۔ اس کا علم کتنا ہو۔ ذرا کھول کر بیان فرمائیے۔

جواب: امام نیکوکار ہو متقی ہو۔ صحیح قرآن پڑھنے والا اور نماز کے مسائل سے واقف ہو ایسا شخص ہر قوم اور نسل کا امامت کرا سکتا ہے

کانا۔ اندھا۔ لولا۔ لنگڑا اور نابالغ سب کی امامت جائز ہے

نابینا کی امامت: حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگوں پر جانے کے وقت ابن ام مکتوم کو مدینہ میں امام مقرر فرمایا (بخاری شریف)
حضرت عتبان صحابی بھی نابینا تھے اور امامت کراتے تھے

امامت کے کچھ اور مسئلے: حضرت عمرو بن سلمہ نابالغ تھے اور امامت کراتے تھے (نسائی جلد اول صفحہ ۸۰)

اپنے سے کم مرتبہ کی امامت: حضرت ابو حذیفہ کے غلام حضرت سالم امامت کراتے (بخاری باب امامۃ العبد)

سنت نمازوں میں سامنے قرآن رکھ کر جماعت کرانا یا علیحدہ نماز میں پڑھنا دونوں جائز ہیں (بخاری باب امامۃ العبد والمولیٰ)

ایک امام دو مسجدوں میں بھی نماز پڑھا سکتا ہے (بخاری مجتبائی ج اول صفحہ ۹۹)

بادشاہ بھی رعایا میں سے امام کا اقتدا کرسکتا ہے (" " " ")

امامت کے طریقے: ۱۔ امام تکبیر تحریمہ کے بعد سورت فاتحہ سے پہلے کی دعائیں بغیر آواز کے پڑھے (اور تکبیر تحریمہ پہلی تکبیر ہے)

۲۔ جہری نمازمیں امام آمین کے بعد ذرا دیر تک خاموش رہ سکتا ہے

۳۔ ایک اور سکتہ قراۃ ختم کرنے اور رکوع میں جانے کے درمیان بھی ہے یہ ذرا سی دیر خاموش کھڑے رہنا ہے تب اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے

رکوع کی دعائیں: ان دو میں سے کوئی دعا چند بار پڑھے

ا: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ (اے میرے رب تو بڑا ہے)

ب: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي

ج: رکوع سے اٹھتے ہوئے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ (سن لی اللہ نے اپنی حمد کرنے والے کی بات) اور قیام کی حالت میں حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى (یا اللہ میں تیری حمد بے حساب کرتا ہوں پاکیزہ اور برکت والے لفظوں میں جسے تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہے) کہے۔ قیام رکوع سے اٹھ کر کھڑا ہونا ہے

امام کے ساتھ جماعت اور صف بندی سے لیکر نماز ختم تک کے مسئلے

صف تیر کی مانند سیدھی کی جائے۔ صف بندی میں امام بھی حصہ لے مقتدی ایک دوسرے سے کندھا اور پیر ملائے رہیں مقتدی امام کی قرات اور تکبیریں غور سے سنیں اور امام کے آگے یا ساتھ نہیں بلکہ دو ایک سیکنڈ تاخیر کرکے چلیں۔ یہ مسئلہ بہت ضروری ہے

نماز میں عورتوں کے مسئلے: نماز کے ہر ایک رکن میں عورت اور مرد دونوں کا طریقہ برابر ہے۔ جس طرح مرد سجدہ تومہ التحیات پڑھے اسی طرح عورت پڑھے جس طرح مرد بیٹھے اور سجدہ کرے۔ اسی طرح عورت بیٹھے اور سجدہ کرے۔ اسی طرح تومہ کرے اور التحیات میں بیٹھے مرد ہی کی مانند عورت سینے پر ہاتھ باندھے رفع الیدین بھی کرے۔ رکوع میں

دونوں ہاتھوں کی انگلیاں پھیلا کر گھٹنوں پر رکھے اور رکوع کے بعد رفع الیدین کرے۔ سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے۔ پھر گھٹنے رکھنے کے ساتھ ہی سجدہ کرے دونوں سجدوں کے بعد تشہد کی مانند ذرا دیر کے لئے بیٹھے۔ اب دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر پہلے جسم اور پھر ہاتھوں کا اٹھانا ہے۔ گویا مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں

عورت کی امامت: عورت صرف عورتوں کی امامت کرا سکتی ہے۔ اور مرد امام کی طرح محراب میں کھڑی نہ ہو پہلی صف کے درمیان کھڑی ہو جائے جس طرح مرد تکبیر اور قرأت و سلام کرتا ہے وہ بھی کرے۔ نابالغ لڑکوں کی مانند کم عمر لڑکیاں جو قرآن صحیح پڑھ لیتی ہوں وہ بھی عورتوں کی جماعت کرا سکتی ہیں۔

عورتیں مسجد میں پنجوقتہ نماز میں شریک ہو سکتی ہیں

نیت:

نماز اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے اسے تکبیر تحریمہ کہا جاتا ہے

چار رکعت نماز فرض کہنا یا سنت کہنا یا نفل یا وتر کہنا یا عید دوگانہ یا اشراق کا لفظ کہنا یا ضحی یا استسقا کہنا بدعت ہے۔ نیت تو ارادہ ہے اور بولنا زبان کا فعل ہے۔ زبان کا فعل نیت نہیں قول ہے۔ نماز کے لئے اسے نیت کہنا بے معنی بات ہے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ایک ایک لفظ حدیثوں میں موجود ہے۔ مگر نماز کے شروع کرنے میں نیت کا قول سے ادا کرنا کہیں نہیں ملتا یہ بات عقل کی رو سے بھی تو غلط ہے

نماز میں پہلی تکبیر اللہ اکبر کے بعد مندرجہ ذیل دعائیں ہیں

۱- اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ (میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کر لیا ہے جو زمین اور آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ میں مومن ہوں مشرک نہیں ہوں

۵۵ سوال: نماز با جماعت میں امام کے پیچھے سورہ الحمد کا وِرد بیان

جواب: سورہ فاتحہ علیحدہ اور امام دونوں کے ساتھ پڑھنا فرض ہے[1] جس کا

---

[1] صفحہ ۵۰ سوال نمبر ۴۰ سے ملا کر پڑھو

ثبوت کھلی کھلی حدیثوں سے بیان کیا جاتا ہے

پہلی حدیث لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ ہے۔ معنی یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے بغیر کوئی نماز صحیح نہیں ہوتی

دوسری حدیث: حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں رسول اللہ نے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا کہ جو شخص سورہ فاتحہ کے بغیر نماز پڑھے اس کی نماز ناقص اور ناتمام ہے۔ حضرت ابو ہریرہ کے شاگرد نے عرض کیا اے بزرگ استاد! ہم امام کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہوں تب بھی سورہ فاتحہ پڑھیں؟ فرمایا تب بھی آہستہ آواز سے پڑھتے جاؤ (مسلم)

تیسری حدیث: عُبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ کی اقتدا میں صبح کی نماز پڑھی۔ تو آپ قرات میں رکنے لگے۔ سلام کے بعد فرمایا تم لوگ قرات تو نہیں کر رہے تھے۔ عرض کیا یا رسول اللہ ہم سورت پڑھ رہے تھے فرمایا سورت تو نہ پڑھو مگر فاتحہ ضرور پڑھو جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی (فاتحہ الحمد ہے) (ترمذی)

چوتھی حدیث: اس حدیث سے پہلے پانچ باتیں سمجھ لینا ضروری ہیں کہ تیسری حدیث تو حضرت عُبادہ بن صامت سے بیان ہوئی اور چوتھی حدیث دارقطنی کی ہے یہ صاحب بڑے پایہ کے محدث ہیں اور یہ حدیث نافع بن محمود سے شروع ہوتی ہے نافع حضرت عبادہ کے شاگرد ہیں تو تابعی بھی ہوئے تابعی وہ ہے جو صحابی کو دیکھے نافع نے حضرت عُبادہ کے ساتھ نماز پڑھی تو اُن کے سورہ فاتحہ پڑھنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی

اور یہ واقعہ اس نماز کا ہے جس میں ابونعیم امام تھے حضرت عُبادہ و نافع دونوں ابونعیم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے

اب حدیث کا ترجمہ پڑھیئے جس سے معلوم ہوگا کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے

نافع بن محمود فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ ابونعیم امام تھے اور میں صف میں عبادہ کے ساتھ نماز جہری میں تھا (جہری نمازیں ۳ ہیں۔ فجر مغرب عشاء) میں نے

عُبادہ سے کہا: آپ کو نماز میں کچھ عجیب سا عمل کرتے پایا ہے۔
عبادہ۔ کون سا عمل ہے مجھے بھی بتائیے
نافع۔ ابو نعیم جہری قرات فرما رہے تھے اور آپ بھی ان کے ساتھ ساتھ پڑھ رہے تھے
عبادہ۔ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ جہری نمازیں پڑھیں۔ ایک مرتبہ سلام کے بعد آنحضرت نے فرمایا۔ کیا میرے ساتھ قرات میں بھی کسی نے کچھ پڑھا ہے؟
عرض کیا۔ جی ہاں! ایسا ہی ہے۔ فرمایا میں حیران تھا کہ لوگ کیا کر رہے ہیں سنو میرے ساتھ جہری نمازیں فاتحہ کے سوا کچھ مت پڑھو۔ (دارقطنی)

پانچویں حدیث: تابعی محمد بن ابی عائشہ نے ایک صحابی سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جہری نماز کے موقعہ پر فرمایا۔ تم لوگ جہری نماز میں امام کے ساتھ سورت تو نہیں پڑھتے؟ عرض کیا۔ جی ہاں ہم ایسا کرتے ہیں۔ فرمایا صرف الحمد پڑھا کرو کوئی اور سورت مت پڑھو (مسند احمد وغیرہ)

چھٹی حدیث: انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نماز پڑھانے کے بعد ہم لوگوں سے دریافت فرمایا آپ لوگ امام کے ساتھ ساتھ کیا پڑھتے رہتے ہیں؟ ہم خاموش ہو گئے دوسری مرتبہ پوچھا تب بھی خاموش ہی رہے جب تیسری دفعہ فرمایا تو عرض کیا جی ہاں ایسا ہی ہے فرمایا سورہ فاتحہ کے سوا کچھ مت پڑھو (ابن حبان وغیرہ)

ساتویں حدیث: امام کے ساتھ سورہ فاتحہ کے فرض ہونے کی دلیل اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے عُبادہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی (سنن بیہقی)

آٹھویں حدیث: عُبادہ ہی سے روایت ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھے وہ سورہ فاتحہ بھی پڑھے (طبرانی فی الکبیر)

نویں حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص

ہے (ابن ماجہ وغیرہ)

ان مرفوع حدیثوں کے ساتھ صحابہ کرام کے آثار بھی پڑھیے۔ مرفوع حدیث کے معنے ہیں رسول اللہ کا حکم یا عمل اور صحابہ کے عمل یا قول کو اثر کہا جاتا ہے

۱۔ ایک صاحب یزید بن شریک ہیں انہوں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا۔ امام کے پیچھے الحمد پڑھنا کیسا ہے؟

حضرت عمر : ضرور پڑھو

یزید : اگر آپ امامت کر رہے ہوں تب بھی ضرور پڑھوں؟

حضرت عمر : جی ہاں

یزید : اگر آپ جہری نماز میں ہوں تب بھی ضرور پڑھوں؟

حضرت عمر: جی ہاں۔ جہری نماز میں بھی پڑھیے

(یہ روایت دارقطنی اور طحاوی حنفی دونوں نے اپنی اپنی کتاب میں بیان کی ہے)

۲۔ ابو عالیہ سے روایت ہے۔ میں مکہ معظمہ میں تھا حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ عرض کیا امام کے پیچھے فاتحہ پڑھوں۔ عبداللہ نے بیت اللہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اس گھر کے رب کی قسم کہ مجھے سورہ فاتحہ کے بغیر نماز پڑھتے ہوئے شرم آتی ہے (امام بخاری فی جزء القراۃ)

۳۔ ابو مغیرہ سے روایت ہے کہ ابی بن کعب امام کے پیچھے سورہ الحمد پڑھتے (بخاری فی جزء القراۃ)

۴۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کا فتویٰ ارشاد فرماتیں (بخاری فی جزء القراۃ)

۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ امام کے پیچھے الحمد ضرور پڑھو (بخاری فی جزء القراۃ)

۳۔ آمین کے مسئلے:

سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا ہے اور اس کے دو مسئلے ہیں

۱۔ اپنی [illegible] نماز میں جسے سری نماز کہتے ہیں۔ ان دو نمازوں میں ظہر اور

عصر کی چاروں رکعتیں اور سنت بھی ہیں۔ ان میں آمین تو ضرور ہے۔ مگر اسی طریق پر کہنی ہے جس طرح سورہ فاتحہ آہستہ طور پر پڑھی جاتی ہے

۱۰۲ امام کے ساتھ جہری نمازوں میں (جہری نمازیں وہ ہیں جن میں امام آواز سے قرأت کرے۔ جیسے فجر، مغرب، عشاء، جمعہ اور عیدین کی نمازیں) ان نمازوں میں امام آواز سے قرأت کرتا ہے تو آمین بھی آواز سے کہنی چاہیئے اور آمین کی آواز کو کھینچنا چاہیئے یہ سنت ہے اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے۔ یہ حدیث اسی کے ثبوت میں ہے!

حدیث ۱۔ حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی آنحضرت صلعم نے ولاالضالین کے بعد آمین بلند آواز اور آواز کو کھینچ کر کہی (ترمذی)

حدیث ۲۔ حضرت عبداللہ بن زبیر نے مدینہ کی مسجد نبوی میں نماز پڑھائی اور ان کے مقتدیوں نے اس زور سے آمین کہی جس سے مسجد گونج اٹھی

۵۶۔ سوال: مغرب کی نماز جس کا وقت بہت کم ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس نماز میں بھی لمبی سورتیں پڑھیں

جواب: جی ہاں لمبی سورتیں زیادہ مرتبہ پڑھیں اور چھوٹی سورتیں کم مرتبہ پڑھیں تھوڑی سی تفصیل یہ ہے اس میں پانچوں نمازیں شامل کی گئی ہیں

۱۔ نماز فجر	لمبی سورتیں	چھوٹی سورتیں
	سورہ روم	اعوذ برب الفلق
	سورہ ق	اعوذ برب الناس

جمعہ کی نماز فجر میں : سورہ سجدہ، سورہ دہر، سورہ کی قرأت پڑھی

۲۔ نماز ظہر اور عصر پہلی رکعت میں: سورہ بروج سورہ طارق سورہ تنزیل السجدہ ان سورتوں کے برابر کوئی دوسری سورت (ترمذی)

" " " " دوسری رکعت میں: ۱۵ آیتوں کے برابر کوئی سورت (ترمذی)

۴۔ نماز مغرب میں: لمبی سورتوں میں سے سورہ اعراف سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ سورہ مرسلات سورہ طور، سورہ دخان سورہ المص

اور چھوٹی سورتوں میں سورہ لم یکن الذین سے لے کر سورہ والناس تک کوئی سورت (حدیث کی مختلف کتابوں میں)

۵۔ نماز عشاء میں: سورہ منافقون، سورہ والتین

۶۔ جمعہ کی نماز میں: سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ سورہ ہل اتاک حدیث الغاشیہ سورہ المنافقون

۷۔ دونوں عیدوں میں: سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ سورہ منافقون سورہ غاشیہ اور سورہ الساعۃ (مسلم شریف) (کبھی وہ اور کبھی وہ!)

اور دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ پڑھنا بھی جائز ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں سورت اذا زلزلت الارض۔ دونوں رکعتوں میں پوری پوری پڑھیں[1]

---

[1] ابوداؤد باب الرجل یعید سورۃ واحدۃ

روزوں کے مسئلے

اب سے سوال کرنے والے زید اور جواب دینے والے عمر ہیں پہلا نام حضرت زید بن حارثہؓ کی وجہ سے رکھا گیا جن کا نام قرآن مجید کی سورہ احزاب میں ہے اور دوسرا نام امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ہے جو دین کے مسئلوں میں بے مثال تھے

۱۔ **زید:** حدیث کی پہلی کتاب میں ہم نے پڑھا تھا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ان میں نماز کا بیان تو ہو چکا ہے اب روزوں کے ضروری مسئلے بیان ہو جائیں تو اچھا ہے یہ تو معلوم ہے کہ رمضان کا پورا مہینہ روزوں کا ہے مگر روزہ کس وقت سے رکھا جائے اور کب افطار ہو فجر کے وقت سے لے کر سورج ڈوب جانے تک تو روزہ ہے گر جس طرح نماز کے متعلق آپ نے وہ مسئلے بتائے جو میرے دماغ میں نہ تھے۔ اور وہ مسئلے ضروری بھی تھے اسی طرح روزوں کے مسئلے بھی تو ہوں گے مہربانی فرما کر وہ بھی اس طرح سمجھائیے کہ اگر میں چاہوں تو وعظ میں سُنا سکوں اور سننے والے کہیں جزاک اللہ آپ نے یہ مسئلے صحیح صحیح بتائے ہیں

عمر: روزوں کے کچھ مسئلے ایک ساتھ بیان کئے دیتا ہوں اور پوچھنا ہوں تو فکر نہ کیجئے جو چاہیے دریافت کیجئے ہمارا کام دین کا بیان کرنا ہے

روزوں کی قسمیں کئی ہیں

۱۔ پورے رمضان کے روزے۔ یہ فرض ہیں

۲۔ نفلی روزے رکھو تو ثواب ہے نہ رکھنے سے گناہ نہیں

۳۔ دونوں عیدوں کے دن کا روزہ حرام ہے

۴۔ روزہ قضا۔ رمضان کے روزہ کی قضا فرض ہے اور کسی روزے کی قضا فرض نہیں

۵۔ منت کا روزہ (آگے پڑھو)

تین قسم کی منت کے روزے نہ رکھنا چاہئیں

اوّل: ایسی منت کا روزہ کہ اگر میری فلاں دشمن مر گئی تو میں اتنے روزے رکھوں

گی یہ روزہ حرام ہے
(۵) ایسی منت کا روزہ کہ اگر مجھے موٹر کا لائسنس مل گیا تو میں پیرانِ پیر کے نام کا روزہ رکھوں گا یہ روزہ بھی حرام ہے۔ لیکن منت میں اللہ کے نام کا روزہ رکھنا جائز ہے
۲۔ **زید** ۔ اتنے بڑے پیر صاحب اور اُن کے نام کا ایک روزہ بھی حرام ہو گیا یہ ضرور سمجھا دیجئے گا
عمر ۔ نماز اور روزہ دونوں عبادت ہیں عبادت کے معنی اپنے بندہ ہونے کا اقرار کرنا ہے بندے تو ہم اپنے پیدا کرنے والے کے ہیں ہمیں اور پیر صاحب دونوں کو خدا نے پیدا کیا ہے جس طرح پیر صاحب نماز میں اِیَّاكَ نَعْبُدُ (یا اللہ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں) کہتے ہم بھی ایاک نعبد کہتے ہیں۔ پھر ہم میں اور ان میں یہ فرق کیسے ہو گیا کہ ان کے نام کا روزہ رکھ لیا جائے
دیکھو میاں زید! پیر صاحب سب سے بڑے پیر ہی تو ہیں مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو ان سے کہیں بڑے ہیں اتنے بڑے کہ جن پر وحی آتی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسٰی علیہ السلام اور حضرت محمد علیہ السلام کی مانند! اللہ پاک نے اس وحی میں فرمایا!
وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۔ کسی بندے بشر کے لئے مناسب نہیں کہ اللہ تو اسے کتاب دے فیصلہ کرنے کی قوت دے اور اسے نبوت دے مگر وہ لوگوں سے کہے کہ تم میری عبادت کیا کرو! بلکہ وہ یہ کہے کہ عبادت کا تعلق صرف اپنے رب سے رکھو جیسا کہ تم اپنے نبی کی لائی ہوئی کتاب میں پڑھتے ہو اور دوسروں کو بھی بتاتے ہو
۳۔ **زید** ۔ بہت خوب! اس ایک آیت سے میرے تو چودہ طبق روشن ہو گئے معلوم ہوا کہ کسی پیر فقیر کے نام کی نذر نیاز بھی نہ کرنا چاہیئے
عمر ! میاں نذر نیاز بھی تو عبادت ہی کی سی ہے جو خدا تعالٰی کے سوا کسی کے نام پر نہ چاہیئے ——— لیکن پہلے روزوں کے مسئلے سُن لیجئے
ایک روزہ شک کا ہے یہ حرام نہیں لیکن اس کا رکھنا اچھا بھی نہیں شک

کا روزہ ہے رمضان کا چاند دیکھنے میں شک ہو جانا
اور متبرک دنوں کے نفلی روزے کئی ہیں
چھوٹی عید کے بعد دوسری تاریخ سے لے کر ۶ روزے۔ عرفہ کے دن کا ایک
روزہ۔ محرم کی نویں اور دسویں تاریخ کا ایک روزہ بھی اور دو روزے بھی ہیں۔ (چاند
کے) ہر مہینے میں ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ تاریخ کے ۳ روزے۔ ایک دن روزہ۔ دوسرے دن بے
روزہ تیسرے دن پھر روزہ۔ جب تک چاہو رکھتے جاؤ یہ بھی جائز ہے (شبہات کا روزہ
(اپنے ہاں کے اہل حدیث عالم سے پوچھئے) بعض لوگ جمعہ کے دن روزہ رکھ لیتے ہیں بہتر
یہ ہے کہ جمعہ کے ساتھ جمعرات کو بھی شامل کر لو

۴۔ زید: رمضان کا فرض روزہ کسی وجہ سے چھوڑا بھی جا سکتا ہے
عمر: بیماری اور سفر دونوں میں چھوڑا جا سکتا ہے اور ان دونوں کی حد اپنے عالم
اہل حدیث سے پوچھئے
(جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان میں مکہ معظمہ پر چڑھائی کی تو
آپ اور آپ کے صحابی روزہ رکھے تھے کچھ لوگ گرمی سے گھبرا کر رسول اللہ سے عرض گذار
ہوئے تو آپ نے پانی منگا کر سب کے سامنے پیا (مسلم اور ترمذی)
جو شخص سفر کی سختی نہ برداشت کر سکے اس کے لئے فرضی اور نفلی دونوں قسم کا
روزہ ترک کر دینا جائز ہے

۵۔ زید: تو ایسے روزہ کے لئے کچھ اور حکم احکام بھی ہیں
عمر: کیوں نہیں سفر اور بیماری دونوں حالتوں میں چھوٹے ہوئے فرضی روزے بعد میں
رکھنا ضروری ہیں رمضان کے چھوٹے جانے والے روزوں میں کچھ باتیں اور بھی ہیں
۱۔ عورت کی ماہواری میں چھوٹے ہوئے یہ روزے بعد میں رکھنا ہوں گے
۲۔ عورت کے زمانہ حمل میں چھوڑے ہوئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ روزے بعد میں
رکھنا ہوں گے
۳۔ ماں کے بچے کو دودھ پلانے کے زمانہ میں چھوڑے ہوئے یہ روزے بھی بعد
میں رکھنا ہیں

۴۔ مرد اور عورت دونوں کی ایسی حالت جس میں وہ روزہ رکھنے کے قابل نہ رہے
جیسے بڑھاپا ہے یا کوئی ایسا مرض جس میں ڈاکٹر انہیں روزہ رکھنے سے منع کر
سکتا ہے (نمبر ۲) میں ایک غریب کے لئے دو وقت کا کھانا دینا ہے کھانا کیسا ہو آپ
کی امانت پر ہے۔ یہ اللہ کا حق ہے اسے عمدہ طور پر ادا کرنا بہتر ہے)

۶۔ زید: بعض دفعہ انسان مستی سے رمضان کا روزہ رکھ کر توڑ دیتا ہے
عمر: توبہ کیجئے ایسا ہو ہی جائے تو اس پر دو میں سے ایک قسم کا جرمانہ ہے۔ دو مگاتار
ساٹھ روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ تو کفارہ ہوا اور اس کے ساتھ ماہ
رمضان گذرنے کے بعد دو ماہ کے بھی رکھے یہ قضا ہوئی

۷۔ زید: روزوں میں مسواک، سرمہ، عطر جیسی صفائی اور پاکیزگی کے کاموں اور
چیزوں کے استعمال میں کیا حکم ہے اور آپریشن کے لئے روزے کا حکم بتایئے؟
عمر: سرمہ، کاجل، روغن، مرہم آنکھ یا ناک کی ایسی دواؤں سے روزہ ختم ہوتا کیسا
مسواک کا بھی یہی مسئلہ ہے البتہ مسواک یا برش کے ساتھ کوئی دوائی دانتوں پر ملنے سے غالباً
سے بھی روزہ ختم نہیں ہوتا قے ہونے اور قے لانے میں فرق ہے۔ معمولی قے آنے سے
خیر سلا ہے اور زیادہ آنے یا لانے کو بھی اگر مرض سمجھے تو مریض کے لئے معافی ہی ہے
—— رمضان کے بعد ایسے اور ہر حالت میں چھوڑے ہوئے روزہ کی قضا روزہ ہے
آپریشن: یوں تو پاؤں سے کانٹا نکلنا بھی آپریشن ہے مگر اس حالت میں روزہ چھوڑنا
مسخرہ پن ہے اور وہ آپریشن جس میں کمزوری بڑھتی ہو اس میں روزہ نہ چھوڑنا خدا
کے انعام سے محروم رہنا ہے۔ اے زید! اس میں نیک نیتی سے خود ہی فیصلہ کر لینا چاہیے۔

اسی طرح جھوٹ، غیبت، بک بک، تاش بازی اور سینما وغیرہ جو کام شرع
کی رو سے منع ہیں روزوں میں ان سے بچنا اور بھی ضروری ہے ورنہ روزہ کھوکھلا رہ
جائے گا۔ کھوکھلا روزہ کس کام آئے گا۔

رمضان کے چاند میں ایک اور عید کے چاند کی شہادت میں دو دیندار شخصوں
کی گواہی کافی ہے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)
سحری میں جاگنا: سحری میں جاگنا اور کھانا پینا برکت کا سبب ہے (متفق علیہ) (روزہ

رکھنے کی نیت فجر ہونے سے پہلے نہ کرلی جائے تو اس روزہ کا ثواب نہ ہوگا (ترمذی)
(ابوداؤد صلاۃ) افطار میں جلدی کرنا سنت ہے (متفق علیہ)
افطار کھجور کے پانی سے کرنا سنت ہے
افطار کی دُعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّی لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ یا اللہ میں نے تیری رضا کے لئے روزہ رکھا اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے افطار کیا)
سحری کی دعا: بِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ (میں ماہ رمضان کے آج کے روزہ کی نیت کرتا ہوں)
روزہ میں غسل: روزہ میں بار بار غسل کرنے سے روزہ کو نقصان نہیں پہنچتا جب تک وہ خلوت سے پرہیز کریں خلوت سے فرضی روزہ میں کفارہ اور قضا دونوں کی مصیبت میں پڑ جائیں گے اور نفلی روزہ میں کسی طرح سے افطار کر لینا گناہ نہیں اگر سحری کھانے کے بعد اور فجر ہونے سے پہلے غسل واجب ہوگیا ہے اور فجر سے پہلے غسل نہیں کیا جا سکا تو روزے پر اثر نہ پڑے گا۔ روزہ فرض ہو یا نفلی ہو (ابوداؤد)
سختی کا روزہ ناجائز ہے: بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سفر میں کچھ لوگ جمع تھے اور ایک شخص پر چادر پھیلا رکھی تھی رسول اللہ نے پوچھا عرض ہوا یہ شخص روزے سے نڈھال ہو رہا ہے۔ فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے

سفر کی حد:

۸۔ زید: سفر کی حد کیا ہے۔ پیدل سفر، اونٹ، گھوڑے، بیل گاڑی، تانگے کا ہو یا ریل اور بحری و ہوائی جہاز کا ہو؟

عمر: سفر وہ ہے جسے ہم آپ دونوں سفر کہتے ہیں اور جس میں آپ کی بیان کی ہوئی تمام سواریاں آچکی ہیں۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ خدا اور نہ عالم کی رعاتیوں سے محروم رہنا اچھا نہیں۔ انعام سے فائدہ اٹھانا چاہیئے جائز ہونے نہ ہونے کی پوچھئے تو سفر میں روزہ رکھنا بھی جائز ہے اور روزہ ترک کرنا بھی جائز ہے
(بروایت حضرت انس بن مالک در نسائی)

۱؎ قسم کرادہ ظلوں پر منحصر ہے
(متفق علیہ)

پانی، نہلانے اور وضو اور طہارت کے مسئلے

۱- زبید: پانی، نہانے اور پاک وصاف رہنے اور وضو کے ضروری مسئلے مطابق حدیث کے بیان فرمایئے

عمر: حدیث کی رُو سے اس بارے میں زیادہ چھان بین نہیں۔ دین تو آسان راستہ ہے آسان راستے پہ چلنے میں تکلیف نہیں ہوتی۔

جس پانی سے نہلانے یا وضو کرنے کو جی نہ چاہے اس سے نہ کیجیئے نالہ یا نہر ہے اور کتا اوپر سے تیر کر نکل گیا ہے تو ہرج نہیں اگر جی نہ چاہے تو اس میں بھی ہرج نہیں گھر کے برتنوں، ڈول، بالٹی اور حمام میں کتا منہ ڈال گیا ہے تو اس پانی کو کسی کام میں لانے کی بجائے اُس سے نالی صاف کر دیجیئے اور برتن مٹی سے مانجھ کر پانچ مرتبہ دھو لیجیئے بس پاک ہو گیا۔ اگر بلی یا چوہا پانی میں منہ ڈال جائے تو ناپاک نہیں ہوتا ہاں دل نہ چاہے تو نہ سہی

نہانے کا اسلامی طریقہ: جو طریقہ واجب غسل کا ہے اور واجب وہ کام ہے جس کے نہ کرنے پر گناہ ہو پہلے بدن پر کی ناپاکی دھونا ہے۔ اب ہاتھ پاک کر کے وضو کرنا ہے خاص............ غسل کے لیے وضو کے بعد پہلے سر پہ تین مرتبہ پانی اونڈیلنا ہے۔ پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف پانی اُونڈیلیئے۔ نہر تالاب اور حوض ہو تو وضو کے بعد تین اوک سر پر پانی اونڈیل کر چاہے غوطہ لگائے۔ چاہے یہ کیجیئے چاہے وہ کیجیئے دین میں بڑی وسعت ہے ــــ پیر آخر میں دھونا بہتر ہے اگر ٹب یا چھوٹا حوض ہے۔ تو بدن نجس ہونے کی صورت میں ایسا ہی جی اس میں بیٹھ کر نہانا نہ چاہے گا

دیکھیئے نہر اور تالاب کے کنارے پر ایسا وضو پانی میں ہاتھ ڈال کر کرنا جائز ہے مگر ٹب اور حوض یا مسجدوں کے حوض پر ایسا نہ چاہیے۔ پاک ہاتھ سے پانی لے کر وضو کیجیے۔ نفاست اصل دین ہے

بول و براز کی حالت میں ایسی انگشتری جس پر خدا یا رسول ؐ کا نام یا آیت ہو بیت الخلا جاتے وقت علیحدہ کر دی جائے۔ نہ ایسی کتابیں اور دوسری تحریریں ہمراہ

ہوں جن پر کوئی آیت لکھی ہو

عمر: اب قضائے حاجت کی دعائیں سنئے

شروع میں ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

(یا اللہ تیری پناہ چاہتا ہوں ہر قسم کی ناپاکی اور نجاست سے)

اور فارغ ہونے پر غُفْرَانَکَ اَللّٰھُمَّ پڑھے

(یا اللہ تیری طرف سے مغفرت کا امیدوار ہوں)

دونوں دعائیں بیت الخلاء سے باہر اور کمر بند کھولنے اور باندھنے سے پہلے

اور بعد کی ہیں

بول و براز میں ڈھیلے کا استعمال ضروری نہیں دونوں میں پانی کافی ہے

طہارت کے بعد بایاں ہاتھ صابن یا مٹی سے خوب صاف کیا جائے۔ پانی نہ ہو تو ڈھیلا یا

کاغذ یا کپڑا بھی کافی ہے۔ یہ مسئلہ امام ابن القیم نے اعلام میں لکھا ہے جو ان کی مشہور کتاب ہے

غسل واجب مرد و عورت دونوں کے لئے یکساں ہے۔ عورت کو سر کی مینڈھی کھولنا

ہوگی۔ غسل سے پہلے وضو اور وضو سے پہلے ناپاک مقام کا دھونا ہے۔ یا یہ ماہواری کے

بعد کا غسل ہو اگر جنابت کے غسل میں عورت مینڈھی نہ بھی کھولے تو جائز ہے مگر بالوں

کی جڑ ضرور تر کر لی جائے

وضو کے مسئلے: وضو میں نیت کرنا واجب ہے اور نیت کے بعد بسم اللہ

کہنا سنت ہے

وضو کرنے کے بعد یہ دعا پڑھنا سنت ہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ

مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ

سُبْحَانَکَ وَاَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ (میں اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے

اللہ وحدہ لاشریک کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد اس کے برگزیدہ بندے

اور رسول ہیں۔ یا اللہ مجھے توبہ کی توفیق عطا کر اور پاک رہنے والوں کے گروہ میں رکھیو

پاک ہے تو اپنی تعریف کے ساتھ نہیں کوئی معبود تیرے سوا ہم تجھ سے بخشش

مانگتے ہیں اور تیرہی طرف ہی لوٹتے ہیں)

اگر بول و براز کیا ہو تو پانی سے طہارت ضروری ہے طہارت کے بعد دونوں
ہاتھ پہنچوں تک دھونا اور انگلیوں میں خلال کرنا بھی ہے پانی کم ہے یا سردی ہے یا ریل
اور بس پر بیٹھے ہیں یا کسی کام کی جلدی ہے۔ تو ان حالتوں میں ہاتھ، منہ، ناک، چہرہ، کہنی،
پیر دو دو مرتبہ یا ایک ایک بار دھونا تو فرض ہی ہے ورنہ ۳ مرتبہ کلی ہے ۳ ہی بار ناک
میں پانی کھینچنا ہے ۳ ہی دفعہ چہرے کا کانوں کی لو تک ٹھوڑی اور پیشانی تک دھونا ہے۔ مرد
ہے تو داڑھی بھی تر کرے اور انگلیوں میں خلال بھی کرنا ہے کہنی تک دونوں کلائیاں ۳-۳
مرتبہ ذرا اوپر تک دھونا ہے کہنی پر سے ہاتھ کی طرف سے پانی نہ لے جانے یہ سنت ہاتھ
کی طرف کہنی کی جانب سے پانی لانا ہے اب مسح ہے اس طرح کہ دونوں ہاتھ پانی
سے تر کر لیجیے۔ اور ہاتھوں کو پیشانی کے اوپری بالوں سے لے کر گردن کے بالوں تک ادھر
سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر پھیر دیجیے۔ آخر میں دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے کے پاس
والی انگلی کانوں کے اندر پھرائیے اور تر انگوٹھا کانوں کی پشت کی طرف پھیر دیجیے۔

سر کا مسح: مسح سر کا افضل ہے سر کی بجائے مرد عمامہ پر مسح کرے مسح میں دو کام
بدعت ہیں گردن کا مسح بدعت ہے اور کانوں کے بعد کلائیوں کا مسح بھی بدعت ہے۔

وضو کا آخری عمل دونوں پیر ٹخنوں کے ذرا اوپر تک دھونا اور اس میں انگلیوں کا
خلال ہے وضو پورا ہو گیا چلیے نماز کو!

مسواک کا مسئلہ رہ گیا ہے مسواک کرنا سنت ہے مسواک کے لئے
خاص یا عام قسم کی پابندی نہیں لکڑی کی ہے تو سبحان اللہ! برش ہے تو مضائقہ نہیں یہ
دانتوں کی صفائی کے لئے منجن یا ٹوتھ پیسٹ ہے تو اور بھی بہتر ہے شریعت کا منشا دانتوں
اور منہ کی صفائی سے ہے غذا اور پانی دونوں اس راستے سے جاتے ہیں۔ دانتے خوب
خوب صاف کیجیے تاکہ سانس اپنے ساتھ بری ہوا لے کر اندر نہ جائے۔ اس سے آپ
بیمار ہو کر مر بھی جائیں تو ممکن ہے

پتاووں اور موزوں کا مسح: پتاوے چمڑے کے بنتے ہیں موزے سوت، اون
اور ریشم سے بنتے ہیں۔ ریشم سے مراد آج کل کا جھوٹا ریشم ہے جس کا پہننا جائز ہے۔ مگر

مرد کے لئے اصلی ریشم کے موزے کیا ریشم کا ہر کپڑا حرام ہے۔ نیلاوروں پر مسح کرنا جائز ہے
موزے پر بھی مسح جائز ہے۔ اس میں دبیز او پتلے سے بحث نہیں۔ البتہ چاک
ہو نہ ہو جیسے موجائے رکھنے اور ایسا ہو سنہ پر سلا لیجئے اور فل بوٹ پر بھی مسح جائز ہے

وضو ختم ہونے کی وجہیں: بول و براز کی راہ سے کسی شے کا نکلنا وضو ختم کر دیتا ہے۔
نماز میں یہ حالت ہو جانے سے ان رکعتوں کا دہرانا بھی ہے جو آپ نے پہلے پڑھی ہیں
لیٹ کر یا ٹیک لگا کر اونگھ جانا بھی وضو نہیں رہنے دیتا۔ غشی طاری ہونا بھی وضو ختم کر
دیتا ہے۔ جن چیزوں سے وضو ختم ہو جاتا ہے انہی سے تیمم بھی ختم ہو جاتا ہے

وضو ختم نہ ہونے کی وجہیں: بیٹھے ہوئے بلا ٹیک اونگھنے سے وضو ختم نہیں ہوتا بیوی
کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے بھی وضو پر اثر نہیں پڑتا (اور بیٹھنے کے معنی خود کر لیجئے گا)

تیمم:

اور تیمم پاک مٹی سے وضو کرنا ہے اس حالت میں کہ پانی نہیں ملتا اور نماز کا
وقت جا رہا ہے یا پانی تو ملتا ہے مگر بیمار ہیں اور وضو کرنے سے بیماری بڑھنے کا خطرہ ہے
بیماری میں یا پانی نہ ملنے پر غسل واجب ہو بھی تیمم کافی ہے (خواہ دس سال تک پانی
نہ ملے۔ حدیث)

اور تیمم اس طرح کیا جائے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں کھول کر مٹی سے مس
کیجئے بائیں ہاتھ پر دایاں ہاتھ ذرا مارئیے۔ مٹی زیادہ لگ گئی ہے تو پھونک سے کم کر دیجئے
تب دونوں ہاتھ چہرہ پر پھیر دیجئے تیمم ہو گیا
تیمم کے لئے دو مرتبہ ہاتھ مٹی پر لگانا اور کلائی پر مسح کرنا سنت نہیں بلکہ دین
میں زیادتی ہے

طہارت کے تین مسئلے صرف عورتوں کے لئے

پہلا ماہواری کا مسئلہ ہے

دوسرا نفاس کا مسئلہ ہے

تیسرا ——— استحاضہ کا مسئلہ ہے

ماہواری: یہ مسئلہ عام ہے۔ اس کی کم مدت صرف ایک قطرہ ہی ٹپک پڑنا ہے مگر اس میں
غسل دوسرے روز کیا جائے۔ جتنے دن کسی کو ماہواری رہے اس کے بعد غسل کیا جائے

عورت پر ان دنوں کے روزوں کی قضا ہے مگر ان دنوں کی نمازوں کی قضا نہیں۔ اور قضا شریعت کے کسی چھوٹے ہوئے عمل کا پورا کرنا ہے

نفاس کے مسئلے: روزہ اور نماز دونوں میں نفاس اور ماہواری ایک ہی جیسے ہیں نفاس زچگی کے بعد آنے والا خون ہے اس میں زیادہ سے زیادہ چالیس روز تک نماز اور روزہ قضا کیے جائیں۔ ماہواری کے عام دنوں سے زیادہ خون آنا استحاضہ ہے اور اس میں نماز روزہ دونوں پر عمل کرنا چاہیئے۔ استحاضہ میں نماز کے لئے بدن کی نجاست دور کرنا ضروری ہے بدن میں قوت ہو اور پانی آسانی سے مل جائے تو ہر نماز کے لئے یا جتنی نمازوں کے لئے جی چاہے غسل کر لیا جائے۔ مگر یہ کام سردی کے موسم میں پورا ہونا مشکل ہے۔ کوئی عورت کر سکے تو اس کی خوشی گناہ نہیں ہے استحاضہ میں ہر نماز کے لئے وضو کر لیا جائے جن صورتوں میں وضو جائز ہے۔ ان میں تیمم بھی جائز ہے۔

گدی اور رومالی میں نجاست رہ جانا مجبوری ہے۔ اگر دور کی جا سکے تو بہتر ہے۔ خونی بواسیر میں بھی رومالی کا یہی مسئلہ ہے اس میں عورت اور مرد دونوں برابر ہیں۔ استحاضہ والی عورت اپنے شوہر کے حقوق ادا کر سکتی ہے۔ مگر علاج کرانے اور صحت یاب ہونے کے بعد بہتر ہوگا (اس میں صرف جائز نہ دیکھیے) جو عورت پہلی مرتبہ ماہواری اور اس کے ساتھ استحاضہ میں لپٹ جائے۔ اسے اپنے خاندانی عورتوں سے ان کی ماہواری کے دنوں کی تعداد پوچھ لینا چاہیئے وہ اس تعداد کے مطابق روزے اور نماز قضا کرے

اس حالت میں قرآن کی تلاوت اور مسجد میں جانا استحاضہ والی عورت قرآن مجید کی تلاوت کر سکتی ہے مسجد میں بھی جا سکتی ہے۔ مگر ماہواری اور نفاس میں یہ دونوں کام جائز نہیں۔ ہاں صبح و شام اور کھانے پینے کی دعائیں پڑھنا اور کلمہ کلام کی اجازت ہے

ماہواری اور استحاضہ میں اپنے اور دوسروں کے لئے کھانا پکانا جائز ہے ایک دوسرے کے پاس اٹھنا بیٹھنا جائز ہے دوسروں کو غسل کا سامان دینا جائز ہے ہاں بھی ہیں۔ فرزند اور شوہر کی ان کے غسل میں اپنے ہاتھوں سے مالش اور کنگھا کرنا بھی جائز ہے شوہر یا باپ۔ بھائی یا فرزند اعتکاف میں ہیں تو یہ (عورت) خود کو مسجد سے باہر بیٹھ کر ان کے سر میں تیل یا عطر مل سکتی ہے مسجد کی کھڑکی سے باہر بیٹھ کر بھی

اور مسجد کی عدت سے ادھر رہ کر بھی جا سکتی ہے۔ مگر اس دور میں یہ رواج کہاں رہا صرف مسئلہ رہ گیا ہے۔ نفاس میں عید کی نماز پر جانا بھی جائز ہے مگر نماز نہیں پڑھنا

ناپاک زمین۔ فرش۔ کپڑا۔ بدن کی طہارت اگر کچی زمین پر بول کیا گیا ہے تو اس پر ایک ڈول پانی بہا دو۔ خشک ہوتے ہوتے زمین بھی پاک ہو جائے گی۔ اگر فرش پختہ ہے۔ پانی سے نالی تک تر کر کے کپڑے کے ساتھ جگہ کو دو تین مرتبہ ملنے کے بعد اس پر سے پانی بہا دو

خون کے دھبے کچی زمین پر سے کھرچ دینا اور پختہ فرش سے دھونا اور نشان مٹا دینا کافی ہے۔ کپڑے پر سے کھرچ کر پانی سے دھونا بہتر ہے۔ کچے گوشت کے دھبے سے نجاست نہیں آتی۔ انسانی بدن کا خون بھی نجس نہیں مگر دھو لینا بہتر ہے

دوسری قسم کی نجاستیں: ماہواری کے ساتھ استحاضہ اور نفاس کے دھبے پانی سے دھونا ضروری ہیں۔ کپڑے پر خون کا نشان رہ جاتا کوئی بات نہیں۔ نجاست نہ رہے یہی کافی ہے۔ دودھ پیتے بچے کے پیشاب سے کپڑا نجس ہو جائے تو پانی کے چھینٹے کافی ہیں مگر دودھ پینے والی بچی کے بول والا کپڑا دھونا ضروری ہے۔ مرد اور عورت کے بول و براز کا ہر حالت میں دھو لینا ضروری ہے۔ حرام جانوروں کے خون اور گوشت کے دھبے کا دھونا بھی واجب ہے غیر اللہ کے نام کے ذبیحہ میں زمین جسم۔ کپڑا۔ برتن ہر ایک کا پاک کر لینا واجب ہے

نجس برتن کی طہارت: برتن میں دودھ۔ پانی یا کھانا ہے کتے نے اس میں منہ لگا دیا تو پوری چیز نجس ہے۔ اسے پھینک کر برتن ۵ ۔ ۷ مرتبہ مٹی سے مانجھنا اور بعد میں پانی سے دھونا چاہیے۔ اس موقعہ کی کوئی دعا نہیں۔ جہاں مٹی نہ ملے صابن سہی۔ لندن اور پیرس میں مٹی کہاں۔ تانبے اور مٹی کے برتنوں کا ایک ہی سا مسئلہ ہے

جمے ہوئے گھی میں سے کتے نے کھایا ہے تو اس کے کھائے ہوئے نشان تک گھی کھرچ کر پھینک دو باقی پاک ہے خشک آٹے کا بھی یہی مسئلہ ہے اگر یہ چیزیں کھانا گوارا نہیں تو یہ بھی مگر مسئلہ یہی ہے جوتا بول و براز کے چھینٹوں سے بچائے رکھو اس کے تلے کی صفائی زمین اور پختہ فرش سے خود بخود ہوتی جاتی ہے۔ نماز پڑھتے وقت اور مسجد میں جوتوں سمیت جاتے ہوئے یہ دیکھ لو۔ اگر تلوے میں گیلی مٹی کیچڑ۔ گوبر وغیرہ ہو تو زمین پر رگڑ کر صاف کر کے نماز پڑھ لیجیے شہروں کی مسجدوں میں استعمالی جوتے سے نماز پڑھنا محض تکلف ہے یہ مسئلہ جنگل اور سخت زمین کے لئے ہے

اگر عورتوں کی چادر کا کنارہ چلتے وقت زمین سے لگتا جا رہا ہے۔ راستے میں گندے پانی کی نالیاں بھی آتی ہیں۔ اگر بعد میں یہ حصہ خشک ہو گیا ہے تو نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ مگر اس سے بچنا بہتر ہے اب یہ مسئلہ صرف گاؤں کے لئے رہ گیا ہے۔

——— طہارت اور وضو اور تیمم کے مسئلے بھی ختم ہوئے۔ ———

اصحابِ صفہ

مصنف : شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ

ترجمہ مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی

ضخامت : چھوٹا کتابی سائز : ۵۲ صفحات۔ رنگین آرٹ پیپر ٹائیٹل

کتابت اور طباعت دیدہ زیب۔ قیمت : ۹ روپے

ناشر : مکتبہ نذیریہ۔ چناب بلاک اقبال ٹاؤن۔ لاہور نمبر ۱۸

مکتبہ نذیریہ کے مالک و مدیر مولانا محمد حنیف یزدانی ایک صاحب دل سلفی العقیدہ عالم ہیں۔ تبلیغ مسلک اور اشاعت اسلام کا جذبہ وافر رکھتے ہیں وہ ایک ناشر کتب ہونے کے ناطے سے ہر قسم کی کتابیں شائع کرنے کا حق رکھتے ہیں جن سے مالی منفعت حاصل ہوتی ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ عموماً ایسی کتب کی اشاعت میں مصروف ہیں جو مسلک اہل حدیث کی حقانیت واضح کرنے والی ہوں۔ ان کا یہ جذبہ صادقہ اب تک کتاب و سنت کی تبلیغ و تشہیر کی نہایت مؤثر کارکردگی کا باعث ہوا ہے۔ انہوں نے اب تک جتنی کتابوں کی اشاعت کی ہے ان میں حضرت امام ابن تیمیہؒ، مولانا ابو یحییٰ امام خاں نوشہرویؒ۔ مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ، مولانا محمد اسماعیل سلفی اور دیگر بلند پایہ علماء و صلحاء کی کتابیں اور خود اپنی تصنیفات و تالیفات بھی مسلکی مسائل پر بھی تصنیف فرما کر مکتبہ نذیریہ کے زیر اہتمام شائع کی ہیں۔

زیر نظر کتاب حضرت امام ابن تیمیہؒ کی طرف سے ایک استفسار کا جواب ہے۔ جس میں اصحابِ صفہ کے سلسلے میں پھیلائی گئی غلط فہمیوں کا مدلل اور مسکت ازالہ کیا گیا ہے۔

ہفت روزہ الاعتصام لاہور، ۱۹ر اکتوبر ۱۹۸۴ء

زکوٰۃ کے مسئلے

ا۔ زید - نماز، روزہ اور نہلانے دھونے، دفنانے کے جو مسئلے آپ نے بتلائے۔ روزمرہ کی ضرورت کے لئے یہ کافی ہیں اب زکوٰۃ کے مسئلے بیان کیجئے

عمر : سب سے پہلے زکوٰۃ نہ دینے کی سزا کا ذکر کیا جاتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَہٗ مُثِّلَ لَہٗ مَالُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِھْزِمَتَیْہِ یَعْنِیْ شِدْقَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتَاھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ (سورۂ آل عمران) (رواہ مسلم شریف)

از حضرت ابوہریرہ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے خدا نے مال دیا مگر اس نے زکوٰۃ نہ دی قیامت کے دن وہی مال سانپ کی شکل میں (جس کے سر پر دو کالے کالے داغ ہوں گے) اس کے گلے کا ہار ہوگا اور مالک کے دونوں ہونٹ اپنے دانتوں سے پکڑ کر کہے گا۔ اسے سنتا ہے! میں تیرا وہ مال اور خزانہ ہوں جس میں سے تو نے زکوٰۃ نہ دی اس کے بعد رسول اللہ نے یہ آیت پڑھی۔ بخیل لوگ دل میں گرہ نہ لگا رکھیں کہ اللہ نے اپنی رحمت سے دنیا میں جو مال اور دولت انہیں عنایت فرمایا ہے وہ ان کے لئے فائدہ مندہی ہے! نہیں۔ اگر وہ اس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کریں گے تو قیامت میں وہی مال ان کے لئے تکلیف دہ ہوگا اس طرح کہ وہ ان کے گلے کا ہار بنا دیا جائے گا"

اور سوال کرنے کے مستحق کا مسئلہ سمجھنا بھی ضروری ہے۔ زکوٰۃ کا ایک تعلق خدائی حکم کی تعمیل سے ہے اور دوسرا تعلق زکوٰۃ کے اصلی حقداروں سے ہے ان دونوں حق دار محروم رہ جاتے ہیں اور غیر مستحق لوگ زکوٰۃ لے جاتے ہیں۔ غیر مستحق شخصوں میں زیادہ تر دو قسم کے لوگ ہیں۔ پیشہ ور سوالی اور دوسرے کسی دینی پیشے کی آڑ میں زکوٰۃ اڑا لے جانے والے۔ یہ دونوں گروہ بڑے خطرناک ہیں۔ خدا ان دونوں پیشہ وروں کو

اس برے پیشہ سے بچائے زکوٰۃ دینے والوں کو اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے
بے موقعہ خرچ کرنے سے بچنا چاہیئے

زکوٰۃ دینا فرض ہے: خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر دل اور جان سے ایمان لانے کے ساتھ ہی چار کام فرض ہو جاتے ہیں (۱) پنجوقتہ نماز (۲) ماہ رمضان کے روزے (۳) زکوٰۃ (۴) بیت اللہ کا حج

یہاں تیسرے کام (زکوٰۃ) کے ضروری مسئلے بیان کئے جاتے ہیں

زکوٰۃ کی شرطیں: زکوٰۃ اس مال پر ہے جو جائز طور پر حاصل ہو ناجائز اور حرام طریقوں مثلاً جوا، سود، شراب، چوری اور جھوٹ سے حاصل کئے ہوئے مال کی خیرات اور زکوٰۃ دینا بے کار ہے (خیرات عام صدقے کو کہتے ہیں جیسے فقیر کو آٹا یا روٹی دینا) جو شخص ان کاموں سے توبہ کر لے جس طرح توبہ کرنے سے پہلے گناہ دھل جاتے ہیں۔ اسی طرح سود خوار اور چور کی توبہ سے اس کا پہلا مال صدقہ اور زکوٰۃ دینے کے قابل ہو جاتا ہے

حاصل شدہ رقم میں پاک اور حلال مال میں سے سال بھر کا خرچ کرنے کمانے کے بعد اس بچت پر زکوٰۃ ہے جس کی مقدار مقررہ حد تک پہنچ جائے جیسے یکم ماہ شوال میں پانچ ہزار روپیہ تجارت یا ورثہ سے حاصل ہوا تو اس کی زکوٰۃ اگلے سال اس روز واجب ہوگی جس روز یہ رقم حاصل ہوئی نہ یہ کہ آئندہ سال پانچ ہزار روپیہ پر زکوٰۃ دینا ہوگی۔ بلکہ آئندہ سال کی یکم شوال تک اس پانچ ہزار میں سے کھانے پینے۔ حج کرنے مکان بنانے بیاہ۔ شادی۔ علاج وغیرہ کے بعد جس قدر رقم باقی رہ گئی اس رقم پر زکوٰۃ ہے اور اگر اب بھی زکوٰۃ کے مقررہ نصاب سے ایک روپیہ کم رہ گیا ہے تو اس پوری رقم پر زکوٰۃ نہ ہوگی۔ زکوٰۃ تو اس رقم پر ہے جو پورے ۳۶۰ دن آپ کے پاس رہی رہے ۳۶۰ دن ایک سال کے ہیں) زکوٰۃ کا یہ ایک سال چاندی، سونے اور سکوں کے متعلق ہے کاغذ کے نوٹ اور موجودہ روپیہ جو چاندی کا نہیں وہ بھی سکے ہیں۔ ان نوٹوں اور روپوں پر چاندی کے نرخ کے مطابق زکوٰۃ بھی ہے جس کی تفصیل آگے بیان ہوگی

مگر پیداوار کا معاملہ سونے اور چاندی سے مختلف ہے: غلہ اور خشک میوہ

میں ان کے حاصل ہونے سے ایک سال بعد زکوٰۃ نہ ہوگی۔ بلکہ یہ چیزیں جس وقت کھلیان سے باہر آئیں۔ اسی روز ان پر زکوٰۃ واجب ہے تفصیل آگے آئے گی۔

مال پر زکوٰۃ واجب ہے یا مال والے پر واجب ہے؟

زکوٰۃ مال پر واجب ہے اس حکم کے مطابق اگر مال کم عمر بچے یا یتیم یا دیوانے آدمی کا ہے تو اس مال پر بھی زکوٰۃ واجب ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ جس طرح کم عمر بچوں اور دیوانوں پر نماز روزہ اور حج نہیں۔ اسی طرح ان پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں۔ یہ مسئلہ قرآن اور حدیث کے خلاف ہے کیونکہ زکوٰۃ مال کے ذمے ہے اور روزہ و نماز شخص کے ذمے ہے۔ مال ہوگا تو زکوٰۃ بھی ہوگی

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيْمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ

(ترمذی) حضرت شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں فرمایا جو مال یتیم کا متولی ہو تو متولی اس مال سے تجارت کرے نہ یہ کہ اس کا مال زکوٰۃ میں ہی ختم ہو جائے

اور متولی وہ شخص ہے جس کی نگرانی میں یتیم کا مال و دولت رہے

زکوٰۃ کا موسم:

ماہ رمضان کے روزوں اور حج بیت اللہ کے دنوں کے مانند زکوٰۃ کا مہینہ اور دن مقرر نہیں۔ جب پورا سال ختم ہو اپنی زکوٰۃ حقداروں کے حوالے کر دیجیے۔ اگر کسی محلہ یا بستی یا علاقہ میں اہل حدیث کے معتبر حضرات نے بیت المال قائم کیا ہو اور آپ کو ان پر بھروسہ ہو تو یہ زکوٰۃ ان کو دیجیے۔ اور اپنے ہاں کے حقداروں کی فہرست بھی ان کو بھیج دیجیے

زکوٰۃ کا نصاب اور مدت: زکوٰۃ کی ہر ایک جنس پر سال تمام میں ایک مرتبہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے چاندی ۵۲½ تولہ پر اور سونا ۷½ تولہ پر زکوٰۃ ہے

زیور پر زکوٰۃ: استعمالی زیور پر زکوٰۃ دینا ثواب ہے اور نہ دینے پر انشاء اللہ گناہ نہ ہوگا گو جو زیور اپنے روپیہ کی حفاظت کے لئے بنوایا جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

اگر چاندی کا زیور ہے تو چاندی کی قیمت کے حساب سے اور اگر سونے کا ہے تو سونے کی قیمت کے حساب سے زکوٰۃ دی جائے

غلوں پر زکوٰۃ: ہر وہ اناج غلہ ہے جو پیس کر یا بھون کر یا جوش دے کر کھایا جا سکے مثلاً گیہوں، چنا، جو، جوار، باجرہ، مکئی، منڈل، لنگنی اور ہر قسم کی دالیں۔ غلہ جس وقت کھلیان سے باہر آئے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے

غلہ میں زکوٰۃ کا نصاب: ہر ایک قسم کے اناج اور ہری قسم کی پیداوار مثلاً کپاس اور گنا میں زکوٰۃ مقرر ہے اسے نصاب کہتے ہیں۔ فرق صرف پیداوار کے طریقے میں ہے۔ اگر زمین بارانی ہے تو دسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ ۲۰ یا ۲۵ من میں اس سے کم پر زکوٰۃ نہ ہوگی اور اس وزن میں زکوٰۃ ۲ من ۲۰ سیر ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو پیداوار کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں

نہری، چاہی، ٹیوب ویل وغیرہ کی پیداوار میں بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ بیس من پر ایک من ہوگی: زکوٰۃ کا یہی نصاب مندرجہ ذیل چیزوں میں بھی ہے کپاس، یہ حدیث ابوداؤد کی کتاب الخراج میں ہے، گنے کی قیمت پر ہے بیسواں حصہ، شہد نکلنے پر ہے مگر ہمارے ہاں اتنا شہد ہے کہاں!

ضروری ہدایت: آج ۱۹۷۰ء میں پیداوار کی ہر ایک جنس پر سرکاری لگان بھی دیا جاتا ہے جو زکوٰۃ کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ یہ مسئلہ غور کے قابل ہے کہ سرکاری لگان کے علاوہ زکوٰۃ پوری دی جائے یا لگان کی رقم وضع کر لی جائے[1]

مویشی کا نصاب زکوٰۃ: بکری اور بھیڑ پر چالیس سے لے کر ایک سو بیس تک ایک بھیڑ یا بکری ہوگی ایک سو بیس سے لے کر دو سو تک دو بھیڑ یا دو بکریاں ہوں گی دو سو سے لے کر تین سو تک تین بھیڑ یا تین بکریاں ہوں گی۔ تین سو کے بعد فی سو پر ایک بھیڑ یا ایک بکری ہوگی

---

[1] چارہ، گھاس وغیرہ بھی شامل۔ مویشی پر زکوٰۃ کا مسئلہ علماء سے دریافت کر لیجیے

اگر انتالیس بھیڑ یا بکری ہیں تو ان پر زکوٰۃ نہیں۔ اور اگر ایک سو انیس ہیں تو ان پر دوسری بکری یا بھیڑ کی زکوٰۃ نہیں۔

گائے بھینس مادہ اور نر پر زکوٰۃ کی حد یا نصاب ان میں تیس مادہ نر سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور واجب الادا تعداد یں ان کا یہ نصاب ہو گا

تیس گائے یا بھینس مادہ نر پر گائے یا بھینس کا ایک سالہ بچہ
چالیس " " " " " " " دو سالہ "
ایک دو سالہ اور دوسرا یکسالہ بچہ دونوں دیں

مویشی کی زکوٰۃ میں ضروری ہدایت: مویشی کی زکوٰۃ میں نہ تو مالک دبلے اور بیکار کانے اور لنگڑے جانور دے اور نہ تحصیلدار ان کے سانڈوں پر نظر رکھے۔ جو مویشی مالک نے دودھ اور نسل کشی کے لیے پال رکھے ہیں وہ بھی نہ لیے جائیں

یہ مسئلہ سرکاری تحصیلداروں کے لئے تھا۔ اگر اسلامی سرکار یہ زکوٰۃ نہ لے تو مستحق گاہوں میں بھیج دیجئے

اسے یاد ... لیکن یہ چیزیں اب عمل میں نہیں نہیں کہ لوگوں کے پاس مویشی کی بہتات نہیں

وہ چیزیں جن پر زکوٰۃ واجب نہیں (۱) جواہرات ہیں یہ پتھر کی قسم سے ہیں اور ان کے سبز سرخ، زرد، سفید کئی رنگ ہیں۔ یہ انگوٹھی اور گلے کے ہار وغیرہ میں کام آتے ہیں۔ ایک جواہر ہزاروں روپوں کا بھی ہوتا ہے اور ایک ٹکے کا بھی

(۲) موتی: یہ جو سمندر سے نکلتے ہیں جیسے کوئی دانہ سیاہی لیے ہوئے۔ کوئی زیادہ سپید کوئی زرد، ان میں سے کسی قسم کی رنگت کے موتی پر زکوٰۃ نہیں موتی کی بعض قسمیں نقلی بھی ہیں ان پر بھی زکوٰۃ نہیں۔

مندرجہ ذیل چیزوں پر بھی زکوٰۃ نہیں

(۱) رہائشی مکان کی لاگت پر (۲) دیوان خانے کی لاگت پر (۳) مہمان خانے کی لاگت پر (۴) سواری کی گاڑی۔ کار، تانگہ، موٹر سائیکل، سائیکل اور دوسری قسم کی تمام سواریاں بھی اس میں شامل ہیں (۵) گھر کا تمام سامان برتن، فرنیچر وغیرہ سینے پرونے کی مشین

ریڈیو پر (۶) اور اسی طرح ان ذریعوں کی قیمت پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں جن ذریعوں سے غلہ یا پھل حاصل ہوتے ہیں جیسے زمین اور کنوئیں کی قیمت ہے

کارخانے کرائے کی عمارتیں کرائے کی سواریاں وغیرہ پیداوار کی ان چیزوں کی آمدنی پر زکوٰۃ واجب ہوگی کارخانے کی آمدنی پر مگر کس حساب سے؟ کرائے کی عمارتوں پر کرائے کی سواریوں کی آمدنی پر اور اس قسم کے دوسرے ذریعوں پر بھی

لیکن!

اس قسم کی آمدنی میں یہ باتیں قابل غور ہیں

ا۔ ان قسموں کی شکست وریخت پر لاگت آتی رہتی ہے۔ تو کیا لاگت کی رقم وضع کر لی جائے؟

ب۔ لاگت سے پہلے یا لاگت کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے

کہ اگر اس آمدنی کی زکوٰۃ پیداوار کی مانند تسلیم کر لی جائے تو غلے اور پھلوں کی مانند حاصل ہونے کے ساتھ ہی زکوٰۃ بھی ادا کی جائے۔ اور اگر اس آمدنی کو سونے چاندی یا ان کے سکوں کے مطابق تسلیم کیا جائے تو ان کی زکوٰۃ سال تمام کے بعد ادا کی جائے

پنشن: یہ زرعی پیداوار کی مانند ہے یا عام تجارتی آمدنی کی سی ہے؟ پنشن کی رقم پر کب زکوٰۃ واجب ہوگی؟ ہر سال کے بعد جو رقم بچ جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی

تنخواہ: البتہ ماہانہ تنخواہ ہو یا سالانہ۔ اس میں سالانہ بچت پر زکوٰۃ واجب ہوگی نہ کہ آج ہی ہم سو روپیہ تنخواہ لائے اور اس پر زکوٰۃ واجب ہوگئی

مال تجارت پر زکوٰۃ کا مسئلہ اپنے اہل کسے اہلحدیث عالم سے پوچھئے

زکوٰۃ کن کاموں پر خرچ کی جائے؟ اس کے آٹھ مصرف ہیں (۱) محتاج (۲) مسکین جو کھل کر سوال نہ کر سکے (۳) زکوٰۃ وصول کرنے والوں کی تنخواہیں (۴) مشرکوں کو مواحد بنانے کے لئے (۵) قیدیوں کی رہائی کے عوض (۶) قرضدار کی قرض سے نجات دلانے کے لئے (۷) راہ خدا میں (۸) بے توشہ مسافروں کے لئے

زکوٰۃ کے مسئلے بھی ختم ہوئے

حج کے مسئلے

۱- زبیدہ: سبحان اللہ! آپ نے کس عمدہ طریقے سے اتنے مسئلے سمجھا دیے ہیں۔ اب حج کے مسئلے بیان کیجئے۔ آپ نے تو حج کیا بھی ہوگا! امید ہے کہ آپ یہ مسئلے بہت خوبی سے سنائیں گے

عمر: مناسب یہ ہے کہ پہلے مقامات حج بتائے جائیں

مقاماتِ حج: (۱) یلملم اہل پاکستان اور ہندوستان کا میقات ہے۔ یہاں پر احرام باندھا جاتا ہے

(۲) اطوی: جدہ سے آگے اور مکہ معظمہ سے ادھر یہ میل پر ہے۔ جس میں ایک شب قیام مستحب ہے۔ مگر معلم لوگ حاجیوں کو یہاں رکنے نہیں دیتے

(۳) صفا اور مروہ۔ بیت اللہ سے باہر دو چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔ ان پر سعی کی جاتی ہے

(۴) منیٰ مکہ معظمہ سے ۵ میل کے فاصلے پر ہے۔ یہاں عرفات سے واپسی پر قربانی کی جاتی ہے۔ ۸ ذوالحجہ کو ظہر اور عصر کی نماز ادا اس کے بعد مغرب عشاء کی نماز ادا کر کے رات کو قیام اور دوسری صبح کی نماز ادا کر کے عرفات کی طرف روانہ ہوتا ہے

(۵) جمرۃ العقبہ اس پر کنکریاں مارنا ہے

(۶) جمرۃ الاولیٰ۔ اس پر بھی کنکریاں مارنا ہے

(۷) وادی محسر۔ یہاں سے جلدی گزر جانا ہے

(۸) مشعر الحرام (مزدلفہ) منیٰ اور عرفات دونوں کے درمیان میں ہے یہاں عرفات سے واپسی پر رات ضروری ہے۔ اس کی ایک جانب وادی محسر اور دوسری طرف وادی عرنہ ہے۔

(۹) وادی عرنہ یا وادی نمرہ: یہ بھی عرفات اور مزدلفہ دونوں کے درمیان ہے یہاں نویں کو سورج ڈھلنے تک قیام کرنا ہے

(۱۰) عرفات: مکہ معظمہ سے ۹ میل دور اور حرم کی حد سے باہر ہے جو شخص مقررہ وقت پر یہاں نہ پہنچے اس کا حج نہیں ہوتا

اور بیت اللہ کے اندر یہ مقامات ہیں

۱۔ کعبہ: درمیان میں ہے اور طواف اسی کعبہ کا کیا جاتا ہے

۲۔ مطاف: کعبہ کے چاروں طرف جس میں طواف کرتے ہوئے چلنا ہوتا ہے

۳۔ رکن یمانی: صرف ہاتھ سے چھونا ہے

۴۔ رکن شامی: اس کا بھی کوئی عمل نہیں

۵۔ رکن عراقی: اس کا بھی کوئی عمل نہیں

۶۔ حجر اسود: ایک پتھر ہے کہ ایک طواف کے بعد اس پر بوسہ دیا جاتا ہے۔ اور ہجوم کے وقت بوسہ کی بجائے اس کی طرف ہاتھ کر کے ہاتھ کو بوسہ دینا ہے یہی استلام ہے

۷۔ حطیم: کعبہ کی شمالی جانب ایک خطہ سا ہے جو کعبہ میں نکلا ہوتا ہے۔ اس کا کوئی عمل نہیں

۸۔ حجر اسماعیل: یہ بھی حطیم ہی میں داخل ہے حضرت اسماعیل اور حضرت ہاجرہ دونوں ماں بیٹے اسی جگہ دفن ہیں یہاں بھی حج کا کوئی عمل نہیں مگر مرحومین کے لئے دعا پڑھنے میں کوئی حرج نہیں

۹۔ مقام ابراہیم: مربع (چوکور) قسم کا زمین سے اٹھا ہوا مقام ہے جس پر چار ستون ہیں۔ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنانے کے دنوں میں قیام فرمایا ہے۔ یہاں دو نفل پڑھیے اور طواف کعبہ کے بعد بھی دو رکعت نفل ادا کئے جاتے ہیں

۱۰۔ معجن: باب کعبہ کے نیچے مطاف (نمبر ۲) کی سطح پر ہے اس کا کوئی عمل نہیں

۱۱۔ ملتزم: یہ حجر اسود اور باب کعبہ کی درمیانی جگہ ہے اس سے چمٹ کر دعا کیجیے یہ دعا قبول ہوتی ہے

۱۲۔ زمزم: بیت اللہ کے اندر کنواں ہے اس کا کوئی عمل نہیں۔ جی چاہے تو اس کا پانی پیجیے

۱۳۔ منبر: کعبہ کے مشرق اور مقام ابراہیم کے شمال میں ہے اس کا بھی کوئی عمل نہیں

۱۴۔ باب بنی شیبہ: مقام ابراہیم کے سامنے نصف دائرہ کی شکل میں ہے۔ اس کا نام باب السلام بھی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسی دروازے سے تشریف فرما ہوتے اور اسی سے باہر جاتے۔ اس کا بھی کوئی عمل حج میں داخل نہیں

عمر : زبیدہ صاحب! اب ہم حج کے بعد سے متعلق بیان کرتے ہیں۔ جہاں کچھ اور پوچھنے کی ضرورت ہو شرم نہ کیجئے۔ علم حاصل کرنے میں شرم نہ کرنا چاہیئے

حج کے پورے مسئلے : حج کرنا زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔ اور ایک کے بعد دوسرا حج نفل ہے

حج فرض ہونے کی شرطیں ۱۔ مرد اور عورت دونوں بالغ ہوں۔ تو ان پر فرض ہے
۲۔ اس سفر میں عورت کے ساتھ مرد محرم ہو۔ محرم وہ شخص ہے جس سے نکاح حرام ہو۔ مثلاً باپ۔ بھائی۔ بیٹا۔ چچا۔ ماموں۔ پوتا۔ نواسہ وغیرہ۔ اگر محرم نہ ہو تو اپنے محلہ کے کسی نیک مرد کے قافلہ میں جانا بھی جائز ہے شوہر کے ہمراہ حج کرنا جائز بلکہ بہتر ہے
۳۔ تندرست ہونا تاکہ سفر کی تکلیف نہ ہو وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا (حج ان لوگوں پر فرض ہے جو سفر خرچ اور جسمانی قوت رکھتے ہوں)
۴۔ مال دار ہونا: تاکہ حج کے لئے ضروری رقم ہمراہ لے جانے کے بعد گھر بار کا خرچ اور جو کاروبار ہو رہا ہے وہ بھی پہلے کی مانند جاری رہے

سفر حج کے لئے گھر سے لے کر واپسی تک کا لباس: گھر سے نکلنے پر کوئی خاص لباس لباس کی رنگت اور مرد کے لئے خاص قسم کا عمامہ یا ٹوپی نہیں۔ اسی طرح عورت کے لئے سبز، سرخ یا سفید رنگ کا لباس سب برابر ہیں (مرد کے لئے سرخ رنگ کا لباس تو حرام ہی ہے) سواری میں بیل، موٹر، جہاز، بحری جہاز، بس، کار، اونٹ، گھوڑا اور گدھا سب یکساں ہیں

حج سے واپسی پر کسی خاص قسم کا جلیس اور وضع قطع محض دکھلاوا ہے۔ ان بناوٹوں سے ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ واپس آکر حاجی کہلوانا بھی اچھا نہیں

گود کے بچے کا حج : اس کا ثواب بچے اور اس کے ہمراہ لے جانے والے دونوں کے لئے ہے مگر اس بچے پر جوان اور مالدار اور تندرست ہونے پر حج فرض ہوگا۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ایک قافلہ روحاء مقام پر تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کی ملاقات ہوئی۔ اور دریافت فرمایا آپ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا یارسول اللہ ہم مسلمان ہیں۔ ان میں سے ایک عورت نے گود کے بچے کو ہاتھوں پر اٹھا کر عرض کیا۔ یارسول اللہ

اللہ اس بچے کا حج بھی ہو جائے گا؟ فرمایا" نعم، ولک اجرہ" وہی بات ہے مگر ثواب تیرے لئے ہے۔ (مسند امام احمد۔ ج ۷ ص ۱۰۲)

حج بدل کا مسئلہ

ایک صاحب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرض کیا میرا والد بوڑھا پھونس ہو گیا ہے اس کے لئے سفر محال ہے۔ اگر میں اپنے باپ کی طرف سے حج کروں تو اس کا فرض ادا ہو سکتا ہے؟ رسول اللہ صلعم نے فرمایا بے شک تمہارا اپنے باپ کی طرف سے حج کرنا تمہارے باپ کے حج میں شمار ہوگا۔ اس حکم کے مطابق بوڑھے، بیمار وہ اس شخص کی طرف سے بھی حج کیا جا سکتا ہے جو سفر سے ڈرتا ہو۔ حج بدل اسی کا نام ہے۔ مگر یہ حج صرف وہ شخص کر سکتا ہے جس نے اپنا حج پہلے سے کر لیا ہو

حج کے مہینے: جس طرح حج کے لئے ۸۔۹۔۱۰ ویں ذوالحجہ تین روز مقرر ہیں۔ اسی طرح حج کے مہینے بھی مقرر ہیں۔ قرآن مجید کی آیت "اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ" جو ہے۔ تو اس آیت کے معنوں میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کے لئے یہ مہینے مقرر فرمائے ہیں۔ شوال۔ ذی قعدہ۔ ذی الحجہ۔ مطلب یہ ہے کہ حج کے لئے شوال یا ذی قعدہ کے مہینہ یا ذی الحجہ کے ابتدائی عشرہ میں سفر شروع کر دے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "سنت یہی ہے کہ مسلمان حج کے مہینوں میں حج کا سفر کریں"

ذوالحجہ کے پہلے عشرہ کو حج کے دنوں میں شمار کرنے کا مطلب ہمارے زمانہ میں اور بھی صاف ہو گیا۔

کراچی سے ۷ ویں ذی الحجہ کو ہوائی جہاز پر بیٹھ کر ۷ ویں ذی الحجہ یا ۸ ویں کو دن میں مکہ معظمہ پہنچا جا سکتا ہے۔ اور حج کا پہلا دن ۸ ویں ذی الحجہ کی تاریخ کو پہلے مکہ معظمہ پہنچنا ہے

حج کی قسمیں تین ہیں (۱) حج افراد (۲) حج قران (۳) حج تمتع

پہلی قسم حج افراد: صرف حج کے لئے احرام باندھنا ہے خواہ کسی مہینہ میں کہ کے اندر جائے۔ دسویں ذی الحجہ سے پہلے یہ احرام کھولا نہیں جا سکتا۔ اس حج کے اندر عمرہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ حج افراد والے حج پورا کرنے کے بعد عمرہ کر سکتے ہیں

دوسری قسم حج قران ہے۔ اس میں عمرہ اور حج دونوں کے لئے احرام کی نیت کرنا ہے عمرہ ادا کرنے کے بعد بھی احرام باندھے رہیئے اور حج کرنے تک اسی حالت میں رہیئے۔ مگر حج افراد کی مانند اس میں تکلیف زیادہ ہوگی

تیسری قسم حج تمتع ہے اس میں صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھیئے طواف صفا و مروہ کی سعی کے بعد احرام کھول دیجئے چاہے کوئی سا مہینہ ہو یہ احرام کھولنے کے بعد پھر ۸ ذی الحجہ کو احرام باندھیئے اہل حدیث کی تحقیق میں یہ حج افضل ہے

احرام میں جائز کام

۱- آئینہ دیکھنا
۲- انگشتری پہننا
۳- پھول سونگھنا
۴- بٹوا یا پرس اپنے پاس رکھنا جس میں روپے، نوٹ، زیور، سونا، چاندی ہیرا موتی سب جائز ہیں
۵- فل لیس کے سوا ہر قسم کے جوتا کا استعمال اور موزے گھٹنوں سے نیچے
۶- غسل (۷) عورت مرد کا سر کے بال دھونا

احرام میں ناجائز کام

۱- احرام رنگین یا دھاری دار منع ہے
۲- پورے موزے - جوتا گھٹنوں سے اوپر منع ہیں
۳- فل بوٹ۔ سلا ہوا کپڑا (شلوار) سے لے کر کوٹ۔ دستار۔ ٹوپی۔ کلاہ۔ کنٹوپ۔ رومال۔ حجامت۔ خوشبودار تیل عطر۔ کنگھا۔ شکار کرنا۔ جانوروں کا ذبح کرنا۔ مچھلی پکڑنا۔ غلیظ قسم کی بات چیت۔ بیوی سے مقاربت یا صرف بوس و کنار یہ سب منع ہیں

(۸) آپریشن۔ علالت میں دوا اور دانت اکھڑوانا مگر ان پر فدیہ دینا ہوگا (۹) ضرورت پر ایسا جانور ذبح کرنا جس کی صحت کا یقین ہو (۱۰) ھدی ہو یا وحشی جانور یا پالتو جانور ذبح کرنا اور ھدی قربانی کا وہ جانور ہے جو احرام باندھتے کے وقت قربانی کے لئے ساتھ لیا گیا ہو (پاک و ہند کے لئے یہ صرف مسئلے کے طور پر ہے ورنہ ان ملکوں کے لوگ ہی ہمراہ نہیں لے جا سکتے) مگر خود اس میں سے نہ چکھے (۱۱) سانپ، بچھو، چیتا، شیر، بھیڑیا، باولا کتا، وغیرہ موذی جانور کا مارنا (۱۲) محرم کا انتقال ہونے پر اس کے احرام ہی کے دونوں کپڑوں کا کفن (۱۳) شکار کا گوشت کھا لینا جبکہ کھانے کو کچھ نہ ملا ہو

یلملم سے آگے ۱۔ مقام ذی طویٰ میں شب بھر قیام ہے۔ یہ مقام یلملم سے جاتے ہوئے مکہ معظمہ کے راستے میں پڑتا ہے۔ یہاں پر قیام مستحب ہے

۲۔ مکہ معظمہ کے اندرون میں داخل ہونا

کعبہ کا پہلا طواف قدوم: سب سے پہلا کام بیت اللہ کے سات طواف کرنا ہیں۔ جن میں مردوں کے لئے پہلے ۴ طواف چھاتی تان کر فخر سے کرنا ہیں اور پچھلے ۳ طواف سادہ طریق پر ہیں یہ طواف قدوم ہوا عورت بھی سات ہی طواف کرے مگر سادہ طور پر کرے سمجھ گئے نہ آپ؟

دوسرا طواف: **افاضہ کہلاتا ہے**: یہ طواف عرفات و مزدلفہ سے لوٹ کر منیٰ میں قربانی کے بعد کا ہے۔ جو واجب ہے اس کے ترک کرنے پر قربانی لازم آتی ہے۔ اس طواف کے چکر بھی سات ہی ہیں

تیسرا طواف: مکہ معظمہ سے اپنے وطن کی طرف لوٹتے ہوئے کا ہے۔ اس میں بھی سات طواف ہیں اور طواف قدوم کی مانند پہلی چار گردش میں چھاتی تان کر ہیں باقی ۳ گردش میں کوئی فرق نہیں

اور۔ اور طواف: جتنی مرتبہ اور جتنی جتنی تعداد میں چاہے کیجئے ثواب کی حد نہیں مگر واجب نہیں ہیں اور واجب وہ کام ہے جس کے نہ کرنے پر گناہ ہو

عُمرہ اور حج دونوں کے ملے جلے مسئلے

جہاں عمرہ اور حج دونوں کے اعمال اکٹھے ہوں وہاں سے صرف حج کے اعمال شروع ہوں گے

احرام کیا ہے ۵-۲ گز لمبی اور سوا گز چوڑی چادر۔ احرام ہوگیا۔ یہ چادر رنگ دار نہ ہو ریشم کی بھی نہ ہو دھاری دار بھی نہ ہو (اور مجبوری میں ہر قسم کا کپڑا جائز ہے)

احرام اور اس کے حکم: احرام میقات پر باندھے میقات کے معنی اس مقام کے ہیں جہاں سے احرام باندھ لینا چاہیئے۔ پاکستان اور ہندوستان کا میقات یلملم ہے سمندری اور ہوائی جہاز دونوں پر جہاز والے قدرے پہلے احرام باندھنے کی آواز لگاتے ہیں۔ میقات پر پہنچنے سے پہلے احرام باندھنا بہتر ہے۔ میقات پر سے گزر جانے سے احرام باندھنے پر

فدیہ دینا واجب ہوگا۔ اور فدیہ ایک مویشی قربانی کا ہے ہوائی جہاز والے مسافر جو سوار ہونے کے ساتھ ہی احرام باندھ لیتے ہیں احرام کے لئے غسل شرط نہیں اور غسل میں حرج بھی نہیں

تلبیہ: یہ دعا ہے جو احرام باندھنے کے ساتھ آواز سے پکاری جائے اور دعا ان لفظوں میں ہے

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ!

لبیک کی دو شکلیں اور بھی ہیں: اگر صرف عمرہ کے لئے احرام ہے۔ تو ایک مرتبہ یوں کہے اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ بِعُمْرَۃٍ۔ یا اللہ میں حاضر ہوں عمرہ کرنے کے لئے

اور اگر حج اور عمرہ دونوں کے لئے احرام ہے تو وہ ایک مرتبہ اس طرح کہے

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ بِحَجٍّ وَّعُمْرَۃٍ یا اللہ میں حج اور عمرہ دونوں کیلئے حاضر ہوں

اور حج کی ان دونوں قسموں عمرہ اور حج میں؟ عمرہ کو چھوٹا حج کہا جاتا ہے۔ یہ حج احرام سے لیکر بیت اللہ کے پہلے طواف کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ چاہے شوال کا مہینہ ہو خواہ ذی قعدہ کا ہو خواہ ذوالحجہ کی سات ذی ہو۔ اس صورت میں حج کے لئے آٹھویں ذوالحجہ کے روز مکہ معظمہ سے پھر احرام باندھے تفصیل آگے آئے گی

مکہ معظمہ میں داخلہ

یلملم سے احرام باندھ لیا۔ جہاز نے جدہ میں اتارا۔ یہاں سے سواری پر بیٹھے مکہ معظمہ سے ادھر ایک مقام ذی طوی نام کا ہے۔ اس میں رات بسر کرنا ثواب ہے۔ لیکن واجب نہیں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ ذی طوی ہی سے مکہ معظمہ جائے کسی راستے سے جائے۔ اور جب بیت اللہ دور سے نظر آئے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّمَھَابَۃً وَّزِدْ مِنْ شَرَفِہٖ وَکَرَمِہٖ مِمَّنْ حَجَّہٗ اَوِ اعْتَمَرَہٗ تَکْرِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّبِرًّا (یا اللہ اس گھر کی عزت۔ شرف اور اس کا مرتبہ اور دبدبہ اور زیادہ

بخشیو اور جو شخص اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اُسے بھی دنیا میں بندگی اور عالی مرتبہ اور دبدبہ اور بھلائی کی توفیق دیجیو۔

بیت اللہ میں حاضری کا قاعدہ اور ادب: باوضو ہونا بہتر ہے۔ پہلے حجرِ اسود کو بوسہ دے کر طواف شروع کرے (طواف ہے کعبہ کے چوطرفہ گھومنا) طواف کرتے ہوئے رکن یمانی پہنچے تو اسے بوسہ نہ دے صرف ہاتھ سے مس کرے (مس کرنا چھونا ہے)

احرام کی حالت میں عورت کیلئے ان چیزوں کے استعمال کی اجازت ہے

سلا ہوا کپڑا قمیص۔ بنیان۔ کوٹ۔ شلوار۔ موزے۔ پہننا دستانے۔ جوتی بوٹ۔ زیور رنگین پوشاک۔ چہرے کے سوا اپنا تمام بدن ڈھانپنا واجب ہے۔ لیکن غیر مرد کے سامنے منہ پر نقاب ڈال لے

طواف میں کس طرح چلنا ہے: طواف میں مرد کو پہلے تین طواف سینہ تان کر کرنا چاہیئے۔ احرام کی چادر کے دونوں کنارے سامنے کی طرف رہیں اور باقی ۴ طواف معمولی انداز سے کرنا ہے

گر عورت کو ساتوں طواف ہی معمولی انداز سے کرنا چاہیئے۔ (یہ مضمون قدرے دوسری مرتبہ بیان ہوا

اور اس پہلے طواف کا نام طوافِ قدوم ہے

۲۔ **زبیدہ:** جناب حج کے مسئلوں کا دوبارہ بیان ہونا مضائقہ نہیں۔ آپ تو اس پابندی کے ساتھ بیان کر رہے ہیں۔ جیسے آپ اور میں دونوں ساتھ ساتھ مکہ سے احرام باندھ کر حج کر رہے ہیں

عمر: دیکھو بھتیا! دین کے ارکان میں حج ہی ایک ایسا رکن ہے جس کے مسئلوں کا تفصیل اور ترتیب کے ساتھ بیان کرنا اور یاد رکھنا ضروری ہے۔ اب آگے بیت اللہ کے اوپر اور اندرونی مسئلے

طواف میں یہ دو کام اور بھی ہیں۔ حجرِ اسود کا بوسہ اور رکن یمانی کا مس (صفحہ ۹ نمبر ۳)

۱۔ ساتوں طواف پورا کرنے کے بعد مقام ابراہیم پر دو نفل ہیں اس طرح کہ مقام ابراہیم نمازی اور کعبہ کے درمیان رہے (مشکوٰۃ) یہ جب وہاں جاؤ گے تب صحیح طور پر ذہن نشین ہو گا

۲- اب بیت اللہ کے باہر صفا اور مروہ دونوں پہاڑیوں میں سعی کرنا ہے اس کے لئے بیت اللہ سے حرم کے دروازہ باب الصفا میں ہو کر باہر نکلے (حرم کے چاروں طرف چار دروازے ہیں)

۳- اور آیت إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ پڑھتا ہوا سعی کے لئے صفا پر آجائے قبلہ رو ہو کر دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگے (اس مقام کی دعا پڑھے) صفا سے مروہ پر آنے کے لئے معمولی چال سے آئے

۴- مگر درمیانی میدان سے گزرتے ہوئے رفتار تیز کر دے

۵- اور مروہ پر چڑھتے ہوئے آہستہ چلنا چاہیئے

۶- اسی طرح مروہ سے اترتے ہوئے میدان میں تیز چال چلنا ہے

۷- اور مروہ کی چوٹی پر پہنچ کر بھی وہی دعا پڑھے جو صفا پر پڑھی تھی

صفا اور مروہ کی اس گردش کا نام سعی ہے جس کے سات پھیرے ہیں جو مروہ پر ختم ہوتے ہیں۔ بیمار، کمزور، بوڑھے مرد یا عورت دونوں سواری پر بھی سعی کر سکتے ہیں سواری میں رکشا سے لے کر اونٹ اور کار سب برابر ہیں

یہاں تک عمرہ اور حج دونوں کے اعمال ایک ہی ہیں - اب:

۱- اگر عمرہ کا احرام ہے۔ تو حجامت کے بعد احرام کھول دیجئے

۲- حجامت میں مرد کے لئے پورا سر منڈانا یا پورے سر کے بال کٹوانا دونوں کی اجازت ہے مگر منڈوانا بہتر ہے

۳- عورت اپنی دونوں کنپٹی کے بال ترشوا دے

۱- اگر عمرہ کی بجائے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ہے یا صرف حج ہی کا احرام ہے تو سعی کے بعد احرام بھی رہے گا- اور احرام کے اعمال بھی بدستور رہیں گے عمرہ سے فارغ ہو کر احرام میں رہنے والے (حج افراد اور حج قران والے) دونوں کو برابر یہ اعمال کرنا ہوں گے

آٹھویں ذوالحجہ سے لے کر حج ختم ہونے تک کے اعمال یہ ہیں: آٹھویں ذوالحجہ یوم الترویہ ہے۔ ترویہ کے معنی دل کی ڈھارس کے ہیں اور یہاں اس کے معنی اللہ تعالی کے بار بار ذکر سے دل کو ڈھارس دینا ہے

احرام حج اور مکہ معظمہ سے منیٰ کو روانگی (مکہ معظمہ سے عرفات کے راستے میں ایک

وادی کا نام منیٰ ہے (اور وادی کھلی جگہ کو کہتے ہیں جیسے میدان) حضرت ابراہیم نے حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کو اسی منیٰ میں قربانی کرنے کے لئے زمین پر لٹایا تھا منیٰ مکہ معظمہ سے ۵ میل دور ہے

۲۔ یوم ترویہ میں نماز ظہر سے پہلے احرام باندھ لے۔ خیال رہے کہ عمرہ کے بعد آٹھویں ذوالحجہ تک مکہ معظمہ میں قیام کیجئے۔ یہ آپ کی خوشی پر منحصر ہے یا شہر سے باہر کسی اور جگہ یا کسی گاؤں یا وادی میں اپنا خیمہ لگا کر رہیئے لیکن مکہ معظمہ میں قیام رکھنے سے طواف کرنے اور پانچوں نمازیں حرم بیت اللہ میں پڑھنا بے حد ثواب ہے اس سال (۱۹۵۸ء) میں عرب کے بادشاہ سلطان سعود اب حرم بیت اللہ کو دور تک وسیع کر رہے ہیں جس سے حاجیوں کو حرم میں نماز ادا کرنے کے لئے آسانی سے جگہ مل جائے گی۔

ترویہ کے روز ظہر سے پہلے احرام باندھ کر منیٰ روانہ ہو جایئے زبان پر لبیک والی دعا ہو۔ وہیں ذوالحجہ کی چاروں نمازیں (ظہر، عصر، مغرب، عشا) منیٰ ہی میں ادا کرنا ہے اور آٹھویں تاریخ کی رات بھی منیٰ ہی میں گذارنا ہے نویں تاریخ کی فجر کی نماز بھی منیٰ میں پڑھنا ہے

عرفات کے احکام: عرفات اس میدان کا نام ہے جہاں نویں تاریخ کو امام کا خطبہ سنا جاتا ہے جسے عام لوگ حاجیوں کا حج قبول والا میدان کہتے ہیں حج کا خطبہ عرفات میں نہیں بلکہ مسجد نمرہ میں ہوتا ہے۔ پس منیٰ سے نویں تاریخ کو دن چڑھے عرفات کے لئے کوچ کرنا ہے اگر آپ موٹر کار میں سوار ہیں تو ذرا سی دیر میں عرفات پہنچ سکتے ہیں۔

نمرہ میں نمرہ عرفات سے ملی ہوئی ایک وادی کا نام ہے۔ عرفات میں داخل ہونے سے پہلے نمرہ میں اترنا ہے۔ اور زوال کا وقت ہونے کے بعد نماز ظہر اور عصر دونوں ملا کر نمرہ ہی میں ادا کر کے عرفات میں داخل ہونا ہے۔ اس سے پہلے نہیں

عرفات کے اعمال یہاں امام کا خطبہ سننا ضروری ہے خطبہ کے بعد موقف (ایک مقام) میں آجایئے۔ اگر چاہیے تو جبل الرحمۃ میں آبیٹھیے۔ دونوں حالتوں میں عرفات کے قریب ٹھہرنا ضروری ہے۔ اگر موقف اور جبل الرحمۃ میں جگہ نہ ملے تو عرفات میں جہاں جگہ مل جائے وہاں پر ٹھہرنا ہے۔ اس کا بھی موقف یا جبل الرحمۃ کا ثواب ہے انشاء اللہ

عرفات میں لبیک اگر موقف اور جبل الرحمۃ یا عرفات میں قبلہ رو کھڑے دعا مانگنا رہے تو بہت ثواب ہے۔ دعاؤں کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا بھی ہے جتنی دیر میں سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔ عرفات میں پڑھنے کی کئی دعائیں ہیں ان کے ساتھ اگر اور دعائیں بھی کرنا ہو تو بسم اللہ شوق سے کیجئے۔ عرفات میں سورج ڈوبنے تک دعائیں کرتے رہیئے تو آپ کے لئے بہتر ہے۔

مزدلفہ اور وادی محسّر

۱۔ عرفات سے غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ کی طرف واپس آ جائیے
۲۔ نماز مغرب عرفات میں ہرگز ادا نہ کیجئے
۳۔ بلکہ مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء دونوں جمع کرکے پڑھنا ہے
۴۔ یہ راستہ اگر دوسروں کی تکلیف کے بغیر تیز روی سے طے ہو تو بہتر ہے ورنہ جیسے جیسے چل سکتے ہیں لیکن لبیک والی دعا آواز سے کہتے رہنا ضروری ہے

مزدلفہ میں ایک رات قیام رکھنا ہے اگر وہاں قیام نہ کیا گیا تو ایک قربانی دینا ہوگی مشعر الحرام میں دوسری صبح کو فجر کی نماز مزدلفہ ہی میں پڑھیئے اور سورج نکلنے سے پہلے آہستگی سے مشعر الحرام نامی پہاڑی پر آ جائیے۔ یہ پہاڑی مزدلفہ ہی میں ہے۔ یہاں قبلہ کی طرف منہ کرکے دعا کی جائے اور کلمہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ بار بار پڑھے۔ یہاں سے بھی سورج نکلنے سے پہلے روانہ ہو جائیے۔ یہ سفر وادی محسّر سے روانگی کا ہوگا اور مسافت تیز رفتاری سے طے کرنا مناسب ہوگی

حج کی دعائیں

۳۔ **زبیدہ:** آپ نے حج کی ایک آدھ دعا ہی بتائی ہے۔ اگر تمام دعائیں **لکھوا** دیں تو جب میں حج کے لئے جاؤں ایک ہی جگہ دیکھ کر یاد کر لوں

عمر: تم خوب سمجھے میرا ارادہ بھی یہی تھا کہ پہلے مسئلے سنا دوں ان کے بعد دعائیں بیان کر دوں۔ اچھا سنیئے اور لکھتے بھی جایئے

پہلی دُعا: احرام باندھنے کے ساتھ ہی آواز سے بار بار یہ دعا پڑھے لَبَّیْکَ! اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ! لَبَّیْکَ! لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ! اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ (میں حاضر ہوں یا اللہ! تیرا کوئی شریک نہیں! تو ہی تعریف کے

لائق ہے۔ تو ہی دانا اور اپنی بادشاہی میں لاشریک ہے)

دوسری دُعا اگر عمرہ کا احرام ہو تو ایک دفعہ کافی ہے۔ مگر اس سے پہلے اوپر والی دعا بھی ہے اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ بِالْعُمْرَۃِ (یا اللہ میں حج میں عمرہ کا قصد رکھتا ہوں)

تیسری دُعا اگر عمرہ اور حج دونوں کا احرام ہے ایک مرتبہ کافی ہے اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ بِالْعُمْرَۃِ وَالْحَجِّ (یا اللہ میں عمرہ اور حج دونوں کا قصد کرتا ہوں)

چوتھی دُعا خانہ کعبہ کو دور سے دیکھ کر ایک سے زائد مرتبہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّمَھَابَۃً وَّزِدْ مَنْ شَرَّفَہٗ وَکَرَّمَہٗ مِمَّنْ حَجَّہٗ اَوِ اعْتَمَرَہٗ تَکْرِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا (یا اللہ! اپنے گھر کی عزت و تعظیم اور دبدبہ اور زیادہ کیجیو۔ اور جو شخص اس گھر کی عزت و تعظیم اور دبدبہ عمرہ یا حج کرنے سے بڑھائے اسے بھی یہ خوبیاں عنایت کیجیو)

پانچویں دُعا یہ دعا طواف میں حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان پڑھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اے ہمارے رب! ہمیں دونوں جہان میں عزت دیجیو اور دوزخ سے بچائیو)

چھٹی دُعا حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ بِخَیْرٍ (مسلم) (یا اللہ! مجھے جتنا رزق عنایت ہو اس پر صبر کی توفیق دیجیو اور ضرورت کی جو چیزیں میں حاصل نہ کر سکوں۔ میرے لئے ان میں آسانی کیجیو)

ساتوں طواف پورے کرنے کے بعد مقام ابراہیم کی طرف بڑھنا ہے اور اس موقعہ پر آیت کو وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی پڑھتا ہوا آگے بڑھے

ساتویں دعا بیت اللہ سے باہر دو پہاڑیاں صفا اور مروہ نام کی ہیں ان کی سعی کی جاتی ہے۔ سعی نام ہے ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی تک آنا۔ اس سعی میں سات چکر ہیں تو باب الصفا سے نکلتا ہوا سیدھا صفا پہاڑی پر یہ آیت پڑھتا ہوا جائے اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ (صفا اور مروہ دونوں خدا کی نشانیوں میں سے ہیں)

آٹھویں دُعا یہ چھٹی دعا کے اخیر سے ملا کر پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ

لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ (مسلم) (اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے اسی کے لئے تعریف کرنا سزاوار ہے اور وہی ہر شے پر مختار ہے)

نویں دعا سعی میں صفا اور مروہ کے درمیان یہ دعا ہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ (یا اللہ مجھے بخش دیجیو اور رحم فرمائیو۔ تو ہی صاحب جلال اور صاحب عزت و توقیر ہے

دسویں دعا اور صفا پر سے کعبہ کی طرف دیکھتا ہوا یہ دعا پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ (خدائے واحد لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی بادشاہت ہے زندگی اور موت کا وہی مختار ہے اسے ہر شے پر اختیار ہے جس خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس نے اپنا وعدہ[1] پورا کیا۔ اپنے بندے[2] کو فتح دی اور کفار کی جماعتوں[3] کو ناکام لوٹایا)

گیارھویں دعا صفا اور مروہ کے درمیانی حصہ میں یہ دعا پڑھتا ہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ (یا اللہ معاف فرمائیو اور مجھ پر رحم کیجیو یا اللہ تو بڑا جلالی اور عزت والا ہے

بارھویں دعا دوبارہ احرام کی دعا جو آٹھویں ذوالحجہ کو باندھتے ہیں اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ بِحَجَّۃٍ (یا اللہ میں حج کے لئے حاضر ہوں) کے بعد لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکُ لَاشَرِیْکَ لَکَ (یا اللہ میں حاضر ہوں اے خدائے برتر تیرا کوئی شریک نہیں۔ تو ہر قسم کی تعریف کے لائق ہے۔ نعمت تیری ہی بادشاہت ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں

یہ دعا بار بار بلند آواز سے پڑھتا ہے

---

[1] اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے بعد رسول صلعم کے فتح مکہ معظمہ پر ظاہر کرنے کا وعدہ فرمایا تھا [2] اشارہ ہے اپنے بندے جناب رسول اللہ کو بالآخر فتح دی [3] اللہ تعالیٰ نے جنگ خندق میں کفار کے لشکروں کو شکست دے کر ناکام لوٹایا

تیرھویں دعا

عرفات کی دعا جس میں قبلہ کی طرف منہ رکھنا بھی ثواب ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِهِ الرِّیَاحُ (خدائے واحد لاشریک کی سدا بادشاہت ہے۔ تعریف کا مستحق ہے ہر شے پر قادر ہے۔ یا اللہ میرے دل کان اور آنکھ ہر ایک شے کو نور سے روشن فرما۔ یا اللہ دین میں سمجھ کے لئے میرا ذہن کھول دیجئیو اور میری مشکل آسان فرما۔ دل کے وسوسے غربت اور قبر کے فتنے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں انقلابات کے فتنوں سے تیری امان چاہتا ہوں اور شور و شر کی تند آندھیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

چودھویں دعا :میدان عرفات میں پڑھنے کی عام دعا ہے لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ (مسلم) حاضر ہوں میں اے خدائے پاک تیرا کوئی شریک نہیں تمام تعریف کا تو ہی اہل ہے تو ہی داتا ہے تو ہی بے کسی شریک کے بغیر تمام جہان کا بادشاہ ہے

یہاں کے لئے چھوٹی لبیک یہ ہے لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ لَبَّیْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْكَ وَالْعَمَلُ (مشکوٰۃ) یا اللہ میں حاضر ہوں تو سراپا خیر و برکت ہے تیری ہی طرف لوٹنا ہے اور تیرے ہی حضور ہمارے اعمال پیش ہوتا ہے

پندرھویں دعا :میدان عرفات کی ایک دعا یہ بھی ہے جو مشکوٰۃ باب الوقوف بعرفۃ کی دوسری فصل میں ہے اَللّٰہُ اَكْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَكْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی (ترجمہ) ...... صرف خدا کے لئے ہے ...... صرف اسی کیلئے تعریف ہے

اللہ تعالیٰ تا صلا شریکسے کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی بادشاہت ہے وہی تعریف کے لائق ہے
یا اللہ مجھے ہدایت دیجیو اور میرے گناہوں کو تقویٰ کے پانی سے معاف کر دیجیو یا اللہ دنیا اور
عاقبت دونوں جہانوں میں میرے گناہ معاف کیجیو۔

سولھویں دعا عرفات سے واپسی پر مزدلفہ نے کی دعا یہ ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ بڑائی صرف اسی ذات خداوندی کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں،
جو ملک بزرگی کے ساتھ صرف اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہے

عمر: دیکھو زید! یہ دعائیں وقت پر یاد نہ ہوں گی جس سال حج جانے کی تمہاری نیت ہو
دعاؤں کی تلاوت کے ساتھ ان کا ورد بھی شروع کر دو: پھر دیکھو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے
ان کے یاد ہونے میں تمہارا سینہ کس طرح کھل جاتا ہے

ضروری اظہار راقم مؤلف نے حج کا یہ حصہ حاجی محمد اسحاق حنیف امرتسری کو
دکھا لیا ہے۔ حج کے مسائل پر ان کے عملی طریقے سے آگاہ
ہونے کی وجہ سے ممدوح نے جا بجا سرخ نشان سے کہیں اضافہ کیا اور کہیں اصلاح کی!
ان کا حج میرے اس کام بھی آ ہی گیا!

۴۔ زید: قربانی کے مسئلے رہ گئے ہیں جن میں ہدی بھی ہے۔ براہ عنایت قربانی اور
ہدی کا فرق بھی سمجھا ہی دیجئے

عمر: قربانی اور ہدی میں فرق دریافت کرنا تمہارا یہ سوال مجھے بہت پسند ہے۔
مسئلوں میں تحقیق کرنے سے شوق بڑھتا ہی ہے۔ جزاک اللہ! اے زید! اب غور سے سنو

ویسے تو ھدی بھی قربانی ہی ہے مگر ہدی اس مویشی کا نام ہے جسے حاجی
اپنے ہمراہ لے جائے اور جو جانور وہ منیٰ یا مکہ معظمہ سے خرید کرے وہ ہدی نہیں قربانی
ہے۔ ہدی کا معاملہ ہے بھی مشکل۔ راستے بھر اس کی خاطر داری کرتے رہیئے اونٹ ہو تو
اس پر سواری نہ کیجیئے بیمار پڑ جائے تو اسے خود ذبح کیجیئے نہ دوسرے کے ہاتھ سے
ذبح ہونے میں آپ کا مشورہ ہو اور نہ اس کا گوشت کھائیے۔ بلکہ اسے چھوڑ کر اپنا سفر
جاری رکھئے۔ اب ہدی جانے اور اس کا مالک! ایسی ہدی کا ان جانے لوگ ذبح کر سکتے ہیں
اور اس کا گوشت بھی کھا سکتے ہیں مگر مالک نہیں کھا سکتا۔ ہدی آپ کے قافلے کے ہمراہ
چلے گی اتیاز کے لئے اگر وہ گائے ہے تو اس کے گلے میں کسی قسم کے چمڑے کا ٹکڑا ہو

قلادہ لٹکا دیجیے۔ اونٹ ہے تو اس کی گردن کی دائیں طرف کوہان کی طرف سے ایک چیری کا ایسا کو چلا دیجیے جس سے خون بہ نکلے مگر خون پونچھیے نہیں یہ بطور نشان کے رہے گا۔
اور قربانی معلوم ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ یہ قربانی اگر منیٰ میں خریدیے تو آسان ہے

۵۔ زید: قرآن مجید میں جو آیت فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ آتی ہے تو احصرتم کے کیا معنی ہوئے اور هدی کیا ہوئی

عمر: جو قرآن مجید میں اِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ (البقرۃ) فرمایا تو اس کا مطلب ہے کہ اگر احرام حج باندھنے کے بعد کسی وجہ سے مکہ معظمہ کا سفر کرنا محال ہو جائے

مثلاً، بیماری، آندھی، بارش یا اس ملک میں جنگ چھڑ جانے سے، تب؛

(۱) اگر ہدی ہمراہ ہے تو اسے ذبح کر کے احرام کھول دیجیے
(۲) اور اگر ہدی ہمراہ نہیں تب احرام ترک کرنے پر ایک قربانی واجب ہوگی
(۳) اور اگر سکون اور حیثیت کے بعد جانور نہیں دستیاب ہو سکے تو بہتر ہے۔ ورنہ جہاں امن اور حوصلہ دونوں میسر ہوں وہاں اس بات سے سبکدوش ہو جائیے قربانی کے جانور میں بعد کے جانور جیسی صفتیں لازم ہیں

احصار کے اثر سے گھر لوٹ آنے یا نہ آنے، دونوں صورتوں میں، یہ حج واجب کی صورت میں سر پر رہے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے ایک مرتبہ یا ایک سے زیادہ مرتبہ حج کر لیا ہے۔ مگر یہ احصار اس ایک یا زیادہ دفعہ کے بعد پیش آیا ہے تو اب اس احصار سے یہ حج آپ پر واجب کر دیا ہے۔ خواہ اسی ملک میں کہیں مقیم رہیے یا پاکستان لوٹ آئیے رحج کے مسئلے ختم ہوگئے

نکاح کے مسئلے

۱۔ **زید:** شریعت کے مسئلوں میں نکاح اور طلاق کے مسئلے بھی تو ضروری ہیں ان کی مناسب باتیں سمجھا دیجئے

عمر: اے زید! تمہارا مفتی بننے کا ارادہ تو نہیں۔ نماز روزہ حج اور زکوٰۃ کے مسئلے بیان ہو گئے یہی بہت ہیں

۲۔ **زید:** مولانا صاحب! موجودہ مدرسوں میں دینیات کی کتابوں میں شریعت کے مسئلوں کی دو چار باتیں ہوتی ہیں ہم شرع محمدی کی بھلی بھلی باتیں بھی نہ حاصل کر او پر کی جماعتوں میں پہنچے تو ہماری تعلیم ہی کیا ہوئی

عمر: اچھا صاحب سنئے! منگنی جسے ہم کڑمائی کہتے ہیں اور نکاح دونوں میں لڑکی کا ولی شریک ہوگا جو اس کا باپ ہوگا اور اگر باپ نہیں تو دادا ولی ہوگا ولی خود یا کسی عورت کے ذریعے لڑکی سے پوچھ لے اگر لڑکی راضی ہے تو منگنی اور نکاح درست ہے نہیں تو غلط! نکاح کے وقت مہر بھی ہوگا روپیہ زیور زمین بوٹا کچھ سہی جس پر دلہن راضی ہو جائے۔۔۔ گویا مال نہیں تو لڑکی کی تعلیم کی ذمہ داری بھی مہر ہی ہے تعلیم خواہ قرآن مجید کی کوئی سورت ہو یا کوئی اور دینی و دنیوی تعلیم ہو یہ بھی مہر ہی ہے ۔۔۔ مال کی صورت میں نکاح سے پہلے یا اس کے بعد جس وقت پر دلہن راضی ہو مہر ادا کرنا ہے اور تعلیم تو نکاح کے بعد ہی ہوگی

عدت کے مسئلے: اس بارے میں عدت کے مسئلے جاننا بھی ضروری ہیں عدت وہ دن ہیں جو عورت کو طلاق ملنے یا خاوند کی وفات کے بعد اپنا دوسرا نکاح کرنے سے پہلے ضروری گزارنے ہیں خاوند فوت ہو گیا ہے تو عدت ۴ مہینے ۱۰ دن ہے اور اگر خاوند نے طلاق دی ہے تو عدت تین مہینے ہوتے تیسری قسم طلاق خلع ہے جس میں عورت خاوند کو کچھ مال دے اس طلاق کی عدت ایک مہینہ ہے

طلاق کے مسئلے: طلاق کی بہت سی قسمیں ہیں مگر عام قسمیں یہ ہیں

۱۔ **رجعی طلاق:** خاوند نے ایک یا دو طلاقیں کہہ دیں مگر تین مہینے کے اندر

اندر پھر رضامند ہوگیا کوئی ہرج نہیں
خاوند پھر کبھی ناراض ہوگیا اور بیوی سے اس نے کہا میں نے طلاق دی یا میں
نے تجھے اتنی طلاقیں دیں تو یہ بھی ایک ہی طلاق ہوگی۔ اس کے بعد بھی خاوند ۳ مہینے میں
بیوی سے صلح کر سکتا ہے۔ ان دونوں حالتوں میں پھر سے نکاح نہ پڑھانا چاہیئے وہ پہلا نکاح
ہی اب تک کافی ہے
اگر تیسری مرتبہ پھر مرد نے یہی کیا اور اس پر ۳ مہینے گذر گئے اب دونوں میں صلح
نہیں ہو سکتی دونوں اپنی اپنی راہ دیکھیں

۹۔ طلاق قطعی: عربی میں اسے بتّہ کہا جاتا ہے۔ اس میں سخت سے
سخت الفاظ ہوں گے یہ طلاق ایک مرتبہ کہنے کے بعد دونوں میں جدائی ہوجائے گی

۱۰۔ زبیدہ: بیوی بھی اپنے خاوند سے طلاق حاصل کر سکتی ہے؟
عمر: ان حالتوں میں اس کو طلاق لے ہی لینا چاہیئے (۱) خاوند کنگال ہو (۲) نکمّا نکھٹو ہو
(۳) سدا بیمار رہے ۔۔۔ دین دار ہوکر بیوی کو اچھا نہ لگے

۱۱۔ زبیدہ: اور کون کون سی عورتوں سے نکاح نہ کرنا چاہیئے
عمر: ان رشتہ دار عورتوں سے کسی حالت میں نکاح نہ کرنا چاہیئے ماں حقیقی اور سوتیلی۔
بہن حقیقی اور سوتیلی، خالہ، پھوپھی، بھانجی اور بھتیجی سے
اہل حدیث کے نزدیک بیوی کی سوتیلی ماں سے نکاح اس لئے جائز ہے کہ
اس عورت کو نہ تو اس نے جنا اور نہ دودھ پلایا
بیوی کو دودھ پلانے والی اور دودھ پلانے والی کی بیٹی سے بھی نکاح جائز نہیں
جو رشتہ دار عورتیں اپنی حقیقی ماں کی وجہ سے حرام ہیں وہی رشتہ دار عورتیں اپنی دودھ پلائی کی
ذات سے بھی حرام ہیں اور جو عورتیں اپنے حقیقی باپ کی رشتہ داری کی وجہ سے حرام ہیں
وہی عورتیں اپنے دودھ پلانے والی کے خاوند کی وجہ سے بھی حرام ہیں
(نکاح اور طلاق کے مسئلے ختم ہوئے)

---

[۱] یہ مسئلہ زاد المعاد جلد دوم صفحہ ۲۰۳ حکم صلے اللہ علیہ وسلم فی الافتراق باعسار الزوج میں ہے

میّت اور جنازے کے مسئلے

۱۔ زبیدہ: انسان کا آخری حق باقی رہ گیا اس کی وفات کے قریب اور کفن دفن اور جنازہ کے مسئلے بیان فرما دیجیے

ثمر: بے شک باجی یہ اس کا آخری حق ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مشہور صحابی حضرت طلحہ ابن براء کی نزع کے وقت ان کے ہاں تشریف لائے گھر والوں کو تین باتوں کی ہدایت فرما کر واپس ہوئے

۱۔ اس موقع پر میّت کے قریبی رشتہ داروں کو یہ دعا پڑھنی چاہیے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهُ (صحیح مسلم) مرد کے لئے مِنْهُ اور عورت کے لیے مِنْهَا پڑھو

۲۔ مجھے بروقت جنازہ جانے کی خبر کی جائے

۳۔ جنازہ لے جانے کے لئے جلدی کی جائے

مردہ گھر میں پڑا رہنا اچھا نہیں: رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لاش کا گھر والوں کے سامنے پڑا رہنا اچھا نہیں" (ابوداؤد)

میّت پر حلقہ بنا کر یہ کام کرنے منع ہیں: میّت کے گرد حلقہ بنا کر [illegible] جنہیں کام کرنا حرام ہیں بین کرنا بال نوچنا سینہ یا چہرہ یا بدن کا کوئی حصہ پیٹنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسے کام کرے وہ ہماری امت میں نہیں سب کام [illegible] بھی حرام ہیں

میّت کا غسل: میّت کو وہ شخص غسل دے جو امانت دار ہے

میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کی میّت کو غسل دے سکتے ہیں۔ حضرت علی رضؓ نے اپنی اہلیہ حضرت فاطمہ کی میّت کو غسل دیا جاہلوں نے یہ بات بنا رکھی ہے کہ کسی ایک کی موت سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے جس سے دونوں ایک دوسرے کے لئے نامحرم ہو جاتے ہیں کیا یہ لوگ دین کو حضرت علی سے زیادہ سمجھتے تھے

میّت کے بدن پر پانی کتنی مرتبہ ڈالا جائے جن حصوں پر غلاظت کا شک ہو پہلے انہیں دھو لیا جائے

اب ۔۔۔؟

پہلے میت کے سر پر پانی ڈھالا جائے پھر دائیں حصہ پر قدموں تک پانی ڈھالا جائے پھر بائیں طرف قدموں تک پانی ڈھالا جائے یہ عمل دو مرتبہ سے لے کر سات مرتبہ تک کیا جا سکتا ہے جیسی ضرورت ہو

عورت کے سر کے بال: یہ بال کھول کر دھوئے جائیں اور غسل کے بعد مین بینڈھی گوندھ کو پیٹھ کی طرف کر دی جائیں (بخاری)

اگر چاہیں تو میت کے بدن پر کی قمیص یا کرتہ نہ اتاریں مگر بدن دھونا بہت ضروری ہے (بخاری)

غسل دینے والے میت کو غسل دینے کے بعد میت کے جسم کے عیب نہ بتائیں اور خوبیاں ضرور سنائیں (ابو داؤد، ترمذی)

غسل کا پانی گرم ہو اس میں بیری کے پتے پڑے ہوں آخری مرتبہ پانی میں مشک کافور حل کیا ہو متفق علیہ)

بیری کے پتے میسر نہ ہوں تو صابن سہی کافور نہ ملے تو کوئی اور خوشبو سہی

غسل دینے والوں پر نہانا واجب نہیں میت ناپاک تو نہیں

محرم کی میت: (محرم وہ شخص ہے جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھ لیا ہے) اسے غسل دیا جائے مگر کفن نہ پہنایا جائے احرام ہی اس کا کفن ہے اس کا چہرہ اور سر دونوں نہ ڈھکے جائیں (نسائی) اس کے بدن یا احرام سے کسی قسم کی خوشبو نہ لگائی جائے (نسائی) ۔۔۔۔۔وہ خدا کے سامنے حالت احرام میں پیش ہو گا (حدیث)

کفن کے مسئلے: کپڑا قیمتی نہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی بی بی زینب کے کفن کے لئے اپنا تہبند عنایت فرمایا (ابو داؤد، مسند احمد) جس سے ثابت ہوا کہ استعمالی کپڑا بھی کفن میں جائز ہے حضرت ابو بکر نے وصیت میں اپنے اوڑھنے کی چادر کو بطور کفن استعمال کرنے کا حکم فرمایا (بخاری)

حضرت سعد ابن ابی وقاص نے نزع کے قریب اپنا ایک پرانا جبہ نکلوا کر فرمایا میں یہی جبہ پہن کر جنگ بدر میں قریش سے لڑا آج میرا کفن اسی جبہ کو رکھنا [1]

---

[1] کتاب الجنائز بحوالہ تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۱۹

کفن میں ایک چادر سے لے کر تین تک ہوں اس سے زیادہ نہ ہوں ان کا طول اور عرض جس قدر میت کے لئے کافی ہو کفن میں سلا ہوا کپڑا جائز ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کے کفن میں اپنا جبہ عنایت فرمایا[۵] جبہ جیسے اور کوٹ کفن کو ۳ مرتبہ خوشبو میں بسا لیا جائے میت کی پیشانی میں سجدہ کی جگہ پر کافور یا کستوری ملنا چاہیئے

عورت کا کفن: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کے کفن کے لئے یہ کپڑے عنایت فرمائے اپنا تہ بند ایک کرتہ مرحومہ کی اوڑھنی ایک اور چادر اس چادر کے بعد ایک اور کپڑا (ابو داؤد)

جنازہ لے جانے کی رفتار: رفتار دھیمی نہ ہو۔ اگر بارش سخت دھوپ یا سردی کی شدت ہے تو میت سمیت سب لوگ سواری پر جا سکتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک صحابی حضرت ابن دحداح کے جنازہ کے ہمراہ گھر سے پیدل اور واپسی میں سواری پر تشریف لائے (ابن ماجہ)

مصنف: ہر مسئلہ پر عمل کے لئے فخراً رہنمائی منع ہے۔ ضرورت کے لئے ایسا عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں

جنازہ کے ہمراہ واپسی تک آگ نہ ہونا چاہیئے سگریٹ میں بھی آگ ہوتی ہے یہ بھی آتے جاتے نہ پئیں بلکہ سگریٹ تو ویسے بھی نہ پینا چاہئیں۔ جنازہ دیکھ کر میت کی عزت کے لئے کھڑا ہو جانا اچھا ہے (متفق علیہ) عورتوں کا جنازے کے ہمراہ جانا منع ہے

جنازہ پڑھنے کے لئے وضو: یہ مسئلہ نماز کے وضو کی مانند ہے اس کے لئے تیمم کا معاملہ غلط ہے عذر ہو تو جائز ہے

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا اور میت اندر لے جانا جائز ہے ان حضرات کا جنازہ ان کی میت مسجد نبوی میں لے جا کر پڑھا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل اور ان کے بھائی کا جنازہ مسجد میں پڑھا[۱] حضرت ابوبکر صدیق کا جنازہ مسجد میں پڑھایا گیا[۲] حضرت عمر ابن الخطاب کا جنازہ مسجد میں پڑھا گیا[۳] حضرت سعد بن ابی وقاص کا جنازہ بھی مسجد میں پڑھا گیا[۴]

---

[۵] نسائی صفحہ ۲۱۱ [۶] بیہقی [۱] صحیح مسلم، ترمذی [۲] سنن ابو داؤد وغیرہ [۳] موطا امام مالک [۴] صحیح مسلم

نماز جنازہ ان وقتوں میں نہ پڑھی جائے جب سورج نکل رہا ہو جب سورج ڈوب رہا ہو جب سورج عین سر پر ہو (زوال میں)

میت کا پلنگ بار بار زمین پر رکھنا منع ہے: میت کا پلنگ اٹھانے کے بعد صرف جنازہ کے لئے زمین پر رکھا جائے (بخاری اور مسلم) یہ رسم عام ہو گئی ہے کہ قبرستان لے جانے سے پہلے یہاں اور وہاں رکھ کر میت کا چہرہ دیکھا جاتا ہے

ایک سے زیادہ میتوں کا جنازہ: مردوں عورتوں اور بچوں سب کا ملا جلا جنازہ بیک وقت ایک ساتھ پڑھنا جائز ہے

ام کلثوم زوجہ حضرت عمر ابن خطاب اور زید ابن حضرت عمر ابن الخطاب دونوں کا جنازہ ایک ساتھ پڑھا گیا

جنین پر نماز جنازہ: جو بچہ مردہ پیدا ہو اس پر نماز جنازہ نہیں ہے۔ جو بچہ پیدا ہونے کے ساتھ ذرا یا زیادہ آواز دے اس پر نماز جنازہ لازم ہے تیم مردہ کی دعا اس کے ماں باپ کے لئے ہوگی ...

نماز جنازہ اس طرح سے ہے: صفیں اکہری ہوں تین ہوں یا پانچ ہوں یا سات ہوں مرد یا لڑکے کی میت پر امام اس کی گردن کے سامنے اور عورت یا لڑکی کی میت پر امام اس کی کمر کے سامنے کھڑا ہو

امام تکبیر کہے اور مقتدی بھی تکبیر کہیں۔ پھر سورۂ الحمد اور اس کے بعد کوئی اور سورت بھی ہو سورہ کے بعد تکبیر ہو۔ اس میں امام و مقتدی دونوں ہاتھ اٹھائیں اور باقی تکبیروں کے ساتھ بھی ہاتھ اٹھا کر پھر باندھ لیں تکبیریں چار سے لے کر سات تک ہیں دوسری اور تیسری تکبیر کے درمیان درود شریف پڑھا جائے

تیسری اور چوتھی تکبیر کے درمیان دعا پڑھی جائے یہ دو دعائیں ہیں

(۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ (ترجمہ صفحہ ۱۲۸ پر دیکھئے)

(۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ (اے اللہ بخش دے ہمارے زندوں اور مردوں کو اور حاضر اور غائب چھوٹے اور بڑے مرد وعورت سب کو اے اللہ تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے اسلام ہی پر زندہ رکھ اور جس کو ہم میں سے موت دے تو اس کو ایمان پر ہی موت دے)

اگر میت بچہ کی ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا (اے اللہ اس کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنا اور اسے ہمارے لئے اجر وذخیرہ کر اور اس کو ہمارا شفاعت کرنے والا اور جس کی شفاعت قبول ہو دیسا بنا)

اگر میت لڑکی ہو تو تینوں جگہ اِجْعَلْهُ کی بجائے اِجْعَلْهَا اور شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً پڑھنا چاہیئے —— اس نماز میں امام اگر آواز سے سورہ الحمد اور دوسری سورہ پڑھے تو زیادہ ثواب ہے[1]

الحمد تو مقتدی ساتھ ساتھ پڑھیں مگر سورہ صرف سنتے جائیں لا یغو دنہ پڑھیں جس مقتدی کو دعائیں یاد نہ ہوں وہ امام کے ہر جملے کے ساتھ آمین یا آمین کہتا رہے۔ نماز جنازہ دوسری نمازوں کے مطابق اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کے ساتھ ختم ہوتی ہے۔ دائیں اور بائیں دونوں طرف اسی طرح عمل کیا جائے سلام کے بعد کوئی دعا کوئی نہیں پھانسی شدہ کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے[2]

خودکشی اور قومی خیانت کرنے والے پر نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں (ابوداؤد)

قبر کے مسئلے: زنانہ میت کو اس کا شوہر بھی قبر میں اتار سکتا ہے اور غیر محرم مرد بھی اتار سکتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی رقیہؓ کی میت حضرت طلحہ نے قبر میں اتاری یہ بی بی کے رشتہ دار نہ تھے[3]

---

[1] المشارب الوسدی صفحہ ۲۲

[2] بخاری وتذکرہ حضرت امر [3] مسند امام احمد

وبا اور جنگ کی میتیں ایک سے زیادہ ایک قبر میں رکھی جا سکتی ہیں ان میں جو شخص اتباع سنت میں بہتر ہو اس کی لاش قبلہ کی طرف رکھی جائے[1]

غیر محرم مرد اور عورت ایک قبر میں نہ رکھے جائیں آسامی میں بغلی اور صندوق دونوں یکساں ہیں صندوق قبر کے درمیان میں نالی ہے قبر ذرا گہری کھودی جانا چاہیئے آسامی کھلی ہو سات میں میت سے جانا اور دفن کرنا دونوں جائز ہیں[2]

قبر اور آسامی اور تربت میں ان چیزوں کا استعمال حرام ہے: اینٹ۔ چونا سیمنٹ پختہ آسامی۔ چاردیواری اور گنبد وغیرہ بنانا سب حرام ہیں

اور قبر پر یہ امور جائز ہیں: ۱۔ قبر کے اوپر (تربت) پر پانی کا چھڑکاؤ کرنا جائز ہے

۲۔ کنکریاں بچھانا جائز ہے

۳۔ قبر کے مشرق کی طرف کھڑے ہو کر ان شخصوں کا نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے جو جنازے میں شریک نہیں ہو سکے

قبر میں میت اتارتے وقت دعا بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ پڑھی جائے (بخاری)

آسامی میں پہلے میت کے پاؤں رکھیئے (ابوداؤد)

آسامی پختہ اینٹوں سے بند نہ کی جائے

قبر بھرتے ہوئے تین اوک دونک مٹی سرہانے کی طرف سے پھینکی جائیں (ابن ماجہ)

تربت (قبر کی اونچائی) زیادہ بلند نہ ہو (مسلم)

قبر کے سرہانے پتھر بطور نشان رکھنا جائز ہے (ابن ماجہ)

اور قبر پر بیٹھنا یا قبر سے ٹیک لگانا منع ہے (ترمذی)

دفن کے بعد کی دعا ۱۔ قبر پوری طرح تیار ہو جائے تب اس کے اردگرد کھڑے ہو کر دعا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ[3]

---

[1] بخاری [2] ابوداؤد [3] بخاری مدنی ام کلثوم

مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ پڑھے (ترجمہ صفحہ ۱۲۸ پر دیکھئے)

۲۔ اس دعا کے بعد ل کر یا بیٹھ کر کوئی دعا پڑھنا نادرست ہے۔

۳۔ فاتحہ خوانی کی رسم بدعت ہے

۴۔ تعزیت کے لئے ایک مرتبہ جانا چاہیئے۔ اس بارے میں حدیث لَاتَعْزِيَةَ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً (تعزیت صرف ایک ہی دفعہ ہے)

۵۔ وارثوں کو یہ دعا پڑھنا چاہیے اَللّٰهُمَّ اٰجِرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهُ (یا اللہ مجھے اس مصیبت کا اچھا بدلہ عنایت فرما اور مرحوم کا اچھا جانشین مقرر کر) یہ بار بار پڑھتے رہنا چاہیے

۶۔ تیجا۔ ساتواں چالیسواں بری جاہلوں کے رسوم اور گناہ ہیں

۷۔ قبرستان میں جائے تو یہ دعا پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ

۸۔ قبرستان میں دعا کے لئے جانا مستحب ہے۔ مگر اس کے لئے خاص وقت اور دن نہ ہونا چاہیئے

جنازہ اور میت کے مسائل ختم ہوئے

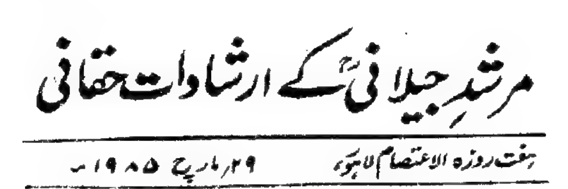
ترجمہ دعا صفحہ ۱۲۵ اور ۱۲۸: یا اللہ اس پر بخشش رحمت اور عفو درگزر فرما اس کا رہنا عزت سے ہو، گھر فراخ ہو ٹھنڈے پانی اولے اور برف سے اسے نہلا دیجیو اسے گناہ سے پاک کیجیو جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہو جاتا ہے یہاں کے گھر بار سے وہاں کا گھر بار بہتر دیجیو اور عذاب قبر اور دوزخ سے بچائیو!

ملخص از کتاب الجنائز مولانا عبدالرحمان صاحب مبارکپوری

ا[illegible] [illegible]ب [illegible] [illegible]ں مسائل [illegible] حدیثوں کے حوالے [illegible] وہ [illegible] امام [illegible] تیمیہ اول ابوالبرکات عبدالسلام رحمہ اللہ تعالیٰ کی [illegible] منتقی الاخبار سے لئے گئے اور انہوں نے یہ حدیثیں صحیح بخاری ، صحیح مسلم ، ابوداود ، نسائی ، ترمذی ، ابن ماجہ اور دوسری کتابوں کی صحیح و حسن حدیثوں سے جمع کئے :

(صحیح اور حسن حدیث میں اتنا ہی فرق ہے جتنا امتحان کے اندر فرسٹ ڈویژن فسٹ اور فرسٹ ڈویژن سیکنڈ میں فرق ہے)

امام خان



مرتب : مولانا محمد حنیف یزدانی

ضخامت : درمیانہ سائز ۲۰۰ صفحات ۔ رنگین کارڈ کور

قیمت : ۱۸ روپے

ناشر : مکتبہ نذیریہ ۔ جامع مسجد قبا ۔ جناح بلاک اقبال ٹاؤن ۔ لاہور ۱۸

مکتبہ نذیریہ کے مالک و مہتمم مولانا محمد حنیف یزدانی ایک عالم باعمل ہیں جو وعظ و تذکیر کے ساتھ ساتھ تبلیغ و تشہیر دین کے لیے بلند پایہ کتب شائع کرتے رہتے ہیں۔ اب تک بے شمار دینی کتابیں اس مکتبہ کی طرف سے شائع ہوئی ہیں جو قبول عام کا اعزاز حاصل کر چکی ہیں۔ مولانا موصوف توحید و سنت کی تعلیم عام کرنے کے لیے کتب کا انتخاب کرتے ہیں اور بڑے اہتمام سے ان کی اشاعت کرتے ہیں تاکہ وہ صوری اور معنوی دونوں حیثیتوں سے جاذب قلب و نظر ہوں۔ زیر نظر کتاب کا یہ دوسرا ایڈیشن ہے جو اس کی افادیت و قبولیت کا بین ثبوت ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ پانچویں اور چھٹی صدی ہجری کی وہ بلند و بالا شخصیت ہیں جن کا علم و فضل، زہد و تقویٰ اور تمسک بالتوحید والسنۃ ان کے عہد سے لے کر آج تک مسلم ہے۔ وہ اپنی گوناگوں صفات کے صاحب قلم بھی تھے جس کا ثبوت ان کی تصانیف غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب آج تک مہیا کر رہی ہیں۔ ان کتب میں آپ نے توحید و سنت کے ساتھ ساتھ دینی تصوف پر بھی اپنے ارشادات رقم فرمائے ہیں جو اہل علم و فکر کے لیے مشعل راہ ہیں۔ مرور زمانہ سے ان کی شخصیت کے ساتھ بعض دور از کار عقائد وابستہ کر دیے گئے ہیں اور خصوصاً برصغیر ہند و پاک میں ان کی ولایت کو محض یا فوق الفطرت

کمالات سے ملوث کر دیا گیا ہے۔ مولانا یزدانی نے ان شرکیہ عقائد کی تردید کے لیے حضرت الشیخ ہی کے ارشادات کو یکجا کر کے یہ کتاب مرتب فرمائی ہے۔ جس سے ان سے منسوب تمام غلط نظریات کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر دے اور کتاب کے قاری کو راہ ہدایت نصیب فرمائے۔

اسلامی ریاست کے اساسی اصول و تصورات

مصنف: مولانا سید محمد داؤد غزنوی

ضخامت: درمیانہ سائز۔ چالیس صفحات۔ رنگین آرٹ پیپر

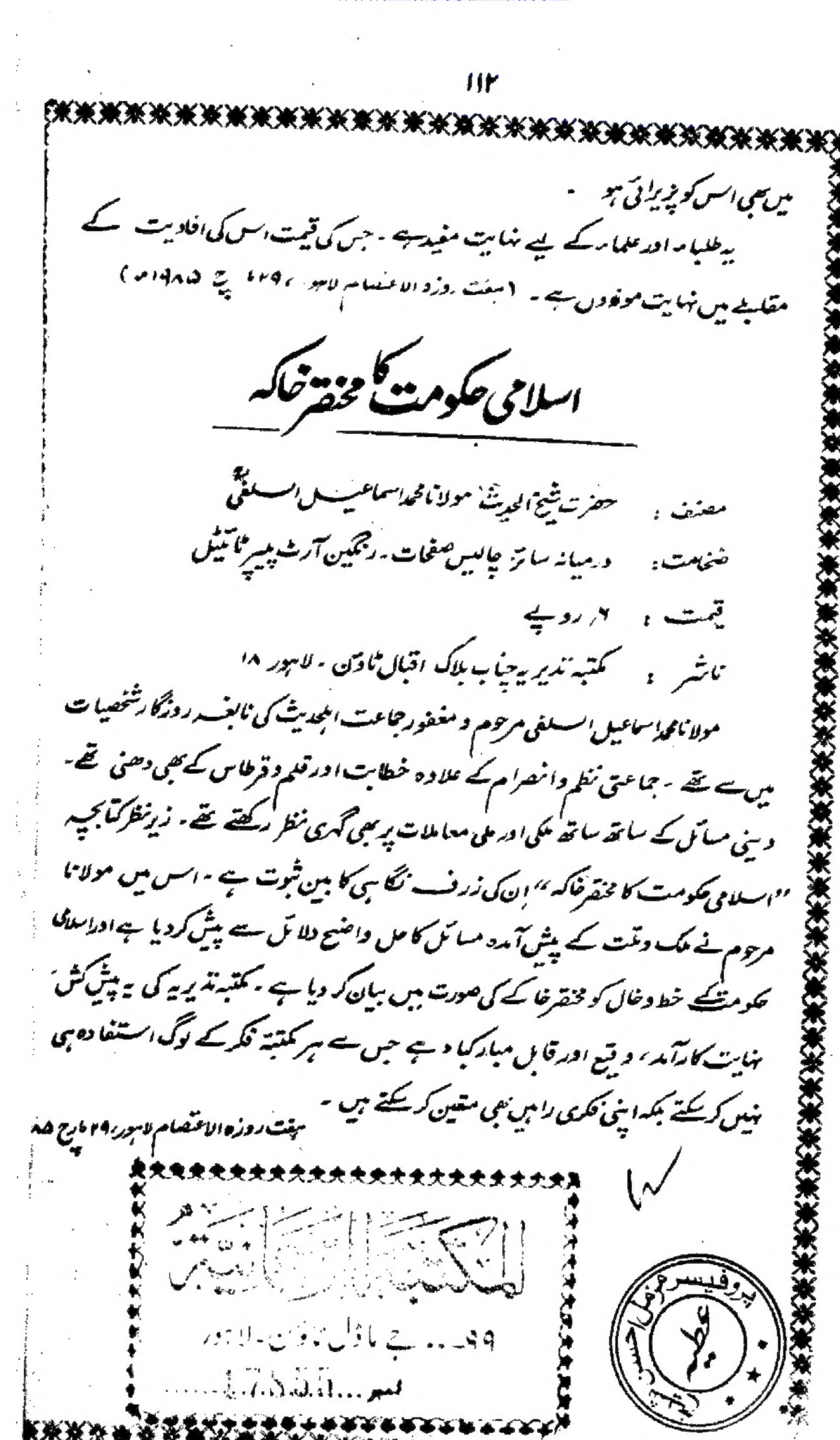
قیمت: ۶/ روپے

ناشر: مکتبہ نذیریہ چناب بلاک اقبال ٹاؤن۔ لاہور نمبر ۱۸

مکتبہ نذیریہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ مولانا داؤد غزنوی علیہ الرحمہ کے مختلف مضامین کو یکجا کر کے "مقالات مولانا محمد داؤد غزنویؒ" کے نام سے شائع کر چکے ہیں۔ زیر نظر مقالہ "اسلامی ریاست کے اساسی اصول و تصورات" ان میں شامل نہیں تھا۔ مولانا محمد حنیف یزدانی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس کمی کو پورا کرتے ہوئے اس مقالہ کو الگ خوبصورت کتابی صورت میں شائع کر دیا ہے۔

اس کتاب میں مولانا مرحوم نے اسلامی طرز حکومت کے صحیح اصول و قواعد فرماتے ہوئے اہل پاکستان کے سامنے اسلامی حکمران کی تصویر پیش کر دی ہے۔ اہل پاکستان کے سامنے اسلامی حکمرانی کی تصویر پیش کر دی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس کی افادیت کے پیش نظر موجودہ قومی اسمبلی کے ممبران تک اس کا ایک ایک نسخہ ضرور پہنچنا چاہیے تاکہ اس جمہوریت نواز ملک کے نمائندوں کے سامنے اسلامی طرز حکومت کے نقوش اجاگر ہوں اور وہ اپنے دستور کا اس کی روشنی میں جائزہ لے سکیں۔

یہ کتاب قانون اور عمرانیات کے طلباء کے لیے نہایت مفید ہے۔ اس لیے یونیورسٹی



میں بھی اس کو پذیرائی ہو۔

یہ طلباء اور علماء کے لیے نہایت مفید ہے۔ جس کی قیمت اس کی افادیت کے مقابلے میں نہایت موزوں ہے۔ (ہفت روزہ الاعتصام لاہور، ۲۹ مارچ ۱۹۸۵ء)

اسلامی حکومت کا مختصر خاکہ

مصنف : حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل السلفیؒ

ضخامت : درمیانہ سائز چالیس صفحات۔ رنگین آرٹ پیپر ٹائیٹل

قیمت : ۶/ روپے

ناشر : مکتبہ نذیریہ چناب بلاک اقبال ٹاؤن۔ لاہور ۱۸

مولانا محمد اسماعیل السلفی مرحوم و مغفور جماعت اہلحدیث کی نابغہ روزگار شخصیات میں سے تھے۔ جماعتی نظم و انصرام کے علاوہ خطابت اور قلم و قرطاس کے بھی دھنی تھے۔ دینی مسائل کے ساتھ ساتھ ملکی اور ملی معاملات پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔ زیرِ نظر کتابچہ "اسلامی حکومت کا مختصر خاکہ" ان کی ژرف نگاہی کا بین ثبوت ہے۔ اس میں مولانا مرحوم نے ملک وملت کے پیش آمدہ مسائل کا حل واضح دلائل سے پیش کر دیا ہے اور اسلامی حکومت کے خط وخال کو مختصر خاکے کی صورت میں بیان کر دیا ہے۔ مکتبہ نذیریہ کی یہ پیشکش نہایت کارآمد، وقیع اور قابل مبارکباد ہے جس سے ہر مکتبۂ فکر کے لوگ استفادہ ہی نہیں کر سکتے بلکہ اپنی فکری راہیں بھی متعین کر سکتے ہیں۔

ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۲۹ مارچ ۸۵ء